

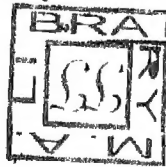


# کتابیں و نسخ المسج

کا

دوسرا حصہ

تولڈ شرف کے بیان میں جسکو ریورنڈ مولوی عکال الدین  
ڈی ڈی نے فائدہ عام کیلئے مقام قمر سرسہ ۱۹۲۲ء میں  
لکھا اور لیجن ہبک سائیٹی پنجاب کی طرف سے



امریٹیشنل ریس میں بیان ۱۹۲۷ء کی چھپا

CHECKED-2002

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U56441

۲۳۲  
۶۲۲۵  
پہلی فصل  
کیفیت زمانہ تولد نجد کے بیان میں



URDU STACKS

9 JUN 1972

جس زمانہ میں ہمارا خداوند مسیح تولد ہوا تھا اس زمانہ میں دریا  
دنیا کے اُن چین تھا کہیں جنگ و جدل نہ تھا ہر طرف صلح تھی۔  
یہودی لوگ اُن ایام میں زیادہ تر مسیح موعود کے منتظر تھے۔ اور  
کرتے تھے کہ اب وہ آئیوا لے۔ اور درمیان بعض غیر قوموں  
بھی مسیح کا بہت چرچا اور اشتیاق تھا خصوصاً مالک شہر قیہ  
اور سپتواجنٹ کے سب سے بھ اشتیاق زیادہ ہوا تھا طاسطس  
سیوطی نیوس دورومی موعود جو بھی دین کے مخالف ہیں اپنی کتابوں  
میں لکھتے ہیں (طاسطس ۵ باب فصل ۱۳) بھ گمان عام تھا کہ  
یہود میں سے کوئی بادشاہ نکلیگا (سیوطی نیولس ۳ باب) تمام شہرتی  
میں بھ پورا نا خیال ہمیشہ تا یم۔ اُن ایام میں بموجب تقدیر الہی  
جو ملک یہودیہ سے نکلیں گے حکمرانی کریں گے۔ یہ خیال ضرور  
تھا کہ عہد آدم سے چلا آتا تھا اور ابراہیم کے وقت سے ملا کی نبی  
اسکی خوب تشبیح اور تصدیق نبیوں سے مفصل ہو چکی تھی

جن ایام میں مسیح خداوند تولد ہونے پر تھا اُن دنوں اس خیال پر زیادہ زور اس لئے ہوا تھا کہ پیشین گوئیوں کا وقت پورا ہوا نظر آتا تھا و پیشین گوئیاں کلام اللہ میں ایسی ہیں جو مسیح کی پھلی آمد کا وقت دکھلاتی ہیں (پیدائش ۲۷-۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲،

۱۲۳  
 اُسکو مسیح آ کے مارے گا۔ اب دیکھو کہ یعقوب کی پیشین گوئی کے موافق ۱۲۳۴  
 برس بعد واؤد کے وقت سے یہود کی بادشاہی قائم ہوئی اور ۱۳۵۴  
 برس تک رہی اور اسیری کے وقت جاتی رہی اور اُسکے قدموں کے  
 درمیان کے حاکم ہونے شروع ہو گئے جو کہ ملک یہودا کے حاکم یا بادشاہ  
 کھلاتے رہے اور پھر متفرق فرقوں کے لوگ تھے جو یہودا کے حاکم  
 کھلائے اُن میں سے آخری شخص ہیرودیس ادونی بادشاہ تھا جو تولد  
 شریف کے وقت باقی تھا چند مہینوں کے بعد ہولناک موت سے مواجہہ  
 شیر خوار بے قصور بچوں کے خون سے اسکے گناہوں کا پیالہ بھر دیا گیا  
 تھا تب گویا مسیح نے اُسکو اپنی الوہیت کی شان سے مارا ہے پس پیشین  
 گوئی سراسر برحق تھی۔

پھر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جب بابل میں اسیر تھے اور سلطنت  
 یہودا جاتی رہی تھی یقیناً و انبیاء پیغمبر کے دل میں خلجان تھا کہ مسیح کب  
 آئے گا کیونکہ سلطنت یہودا تو چلی گئی ہے اب آنے میں کیا دیر ہے تب  
 اُسکو قدموں کے نیچے کے حکام کا زمانہ بتلایا گیا تھا تاکہ سب مژدین کی  
 تسلی ہو کہ سترہ ہفتے مقرر ہوئے یعنی ۴۷۰ برس اور ٹھیک ۴۷۰ برس  
 جب پورے ہوئے مسیح آ گیا یعنی ہیرودیس بادشاہ کے عہد میں آیا  
 اور وہ سلطنت یہودا کے قدموں کے نیچے کا آخری حاکم تھا اور تولد مسیح

کے چند ماہ بعد ہوا ہے۔

(ف) دانیال کی پیشین گوئی ستر ہفتوں کی بابت مختلف طور سے مفروں نے بیان کی ہے سب سے بہتر کتاب اس بیان کے سمجھنے کو سٹرانڈرسن صاحب آل آل ڈی مہتمم پولیس شہر لنڈن کی کتاب ہے جس کا نام (دی لنگ آف دی پرنس) ہے یہ صاحب ابھی لنڈن میں موجود ہیں اور جو حساب ہفتوں کا انھوں نے ایک ایک دن بلکہ گھنٹے بھی جمع کر کے نکالا ہے وہ صحیح معلوم ہوتا اور بڑی محنت سے نکلا ہے اس کتاب کا ترجمہ ضرور اردو میں چاہئے۔

## دوسری فصل

### یحییٰ معمر ابن ذکریا کا تذکرہ

یہ شخص خدا کی طرف سے دنیا میں صرف اسی لئے پیدا ہوئے مسیح کے آگے بھیجا گیا کہ مسیح پر گواہی دے اور بتلائے کہ یہی یسوع موعود مسیح ہے (یوحنا ۱-۷) اس شخص کا تذکرہ مسیح کے بیان میں اور اناجیل کے متفرق مقاموں میں ایسا رلاما لکھا ہوا ہے کہ ہندی باسانی سمجھ نہیں لیتا پس میں اس کا بیان کسی قدر باختصار کیجا کرتا ہوں۔

یحییٰ کا اصلی نام یوحنا ہے اور یہ لفظ مخفف ہے (یہوہ حنان) کا بمعنی خدا سخاوت مہربان ہے یہ نام اس کو خدا نے دیا تھا پس مراد کہ

جیسے وہ شخص مسیح کا پہلا مناد ہو کے خدا تعالیٰ کے فضل کا مقام مسیح میں دکھلایگا اور اسکا بیان اپنے اقوال میں کرے گا ویسے وہ اپنے نام سے بھی الہی فضل کا بیان کرے یہی سبب ہے جو فرشتہ کہتا ہے کہ اُسکا نام یوحنا رکھنا (لوقا ۱-۱۳ و ۶۳)

**یوسیفس** کہتا ہے کہ یوحنا کو سب لوگ نبی جانتے تھے اور وہ بیتنا ویا کرتا تھا اور اُسکا بیتنا ایسا نہ تھا جیسے علماء دین تو مریدوں کو دیتے تھے مگر کچھ اور ہی قسم کا بیتنا تھا، اس موع کے قول سے اور اُس کلام سے جو انجیلوں میں یوحنا کے بیتنے اور تعلیم کی بابت مرقوم ہے صاف ثابت ہے کہ دین یہود کے انتظام کی صورت میں تبدیلی کا شروع اسی یوحنا سے ہوا ہے کیونکہ وہ عہد عتیق اور عہد جدید کا درمیانی نبی ہے۔ یہودیوں نے اُسکا خاص قسم کا بیتنا دیکھ کر اُسکو یوحنا بیتنا دینے والا نام دیا اور وہی نام مشہور ہو گیا۔

اس یوحنا کی بابت دونی دو باتیں لکھ گئے تھے اور دو نام اس شخص کو دے گئے تھے جن میں ہمارے لئے بڑی ہدایت ہے خدا کی طرف سے **اول** (یعنی ۴۰-۳) میں اُسکو قول **تورا** لکھا ہے بمعنی آواز دہنہ کی آواز۔ اور یوحنا نے آپ کہا کہ میں پکارنے والے کی آواز ہوں۔ (یوحنا ۱-۲۳) اور ہم اس شخص کے کلام میں تمام نبیوں کی آوازوں کا



خلاصہ دیکھتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ دنیا کی حدوں تک جہاں انجیل شریف جاتی ہے پھر یوحنا مسیح کا پہلا سبب رسولوں سے پھلے مسیح کی بابت آواز تو ہی گواہی دیتا ہوا مرثوم ہے۔ پھر دیکھو اسکی آواز کیا ہے یہ ہواہ کے لئے راہ تیار کرو ہمارے الوہ کے لئے شاہ راہ۔ اور ظاہر ہے کہ وہ دلوں کی تیاری یسوع مسیح کے لئے چاہتا ہے تاکہ مسیح ہمارے دلوں میں سکونت کرے پس مسیح کون ہے یہ ہواہ الوہ جو مجسم ہو کے ظاہر ہوا۔

دویم (ملاکی ۳-۱) میں اس شخص کو خدا نے میرا رسول کہا ہے کیونکہ یسوع مسیح جو خدا سے خدا ہے یوحنا اسکی پیشی کا رسول ہے اور اسی لئے وہ انبیاء سابقین سے افضل مرتبہ کا شخص ہے (متی ۷-۲۸) پھر دیکھو خداوند یسوع مسیح نے اسکو جلتا وچمکتا چراغ بتلایا ہے (یوحنا ۵-۳۵)۔

یوحنا فرقہ کاہنوں میں سے تھا جو دینی خدمت کے لئے مخصوص تھے داؤد نے خیمہ جلیل کی خدمت کے لئے کاہنوں میں سے ۴۴ باریدار مقرر کئے تھے ان میں ایسا نام کاہن آٹھواں باریدار تھا اس ایساہ کی نسل سے ذکر آیا ہوا جسکا بیٹا یہ یوحنا ہے (۱ تو ۳-۱۰ لوقا ۱-۵)۔

یوحنا کی پیدائش بالہی انتظام معجزانہ طور سے ہوئی کیونکہ اسکی والدہ الیسا باسنجہ بڑھی تھی اور والد بھی بڑھا تھا اور یہ دو تولد لے گئے (لوقا ۱-۷) اور خدا پرست آدمی اور مشرع تھے۔

جب ذکر یا اپنی باری کی نوبت میں پہلے شریف کے مقام  
 قدس میں نہ قدس الاقداس میں خوشبو جلاتا تھا تب مذبح کے ذہنی  
 طرف فرشتہ کھڑا ہوا نظر آیا جس نے یوحنا کی بابت ذکر یا کو بشارت  
 دی اور اُسکا حال پچھلے سے بتایا اور کہا کہ میں جبریل ہوں (لوا- ۵  
 سے ۱۷) لیکن ذکر یا سے بڑی غلطی ہوئی کہ وہ نیچر ہی قاعدہ پر نگاہ  
 کر کے فرشتہ کی بات پر یقین نہ لایا اور نشان مابھکا تب اُسکو سزا  
 کے طور پر دہکی اور ملا مرت کے ساتھ بیٹھ نشان دیا گیا کہ تا تولد یوحنا  
 تیری زبان میں سے ٹوٹ گویا اُسی سلوب ہو جائیگی تو بول نہ سکے گا تاکہ  
 تجھے معلوم ہو جائے کہ فطرت پر فاضل کا پورا پورا مہر وقت اختیار ہے  
 وہ جو چاہے سو کرے اُسکے کاموں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اور اس  
 لئے بھی زبان بند ہوئی کہ اب موسوی انتظام بند ہوتا ہے مسیحی انتظام  
 کھلنے والا ہے (۱-۴۰) اس شخص کی زبان تھمیا دس ماہ تک بند رہی  
 ہوگی کیونکہ جب وہ اپنی باری کے دن پورے کر کے اپنے گھر گیا تب  
 اُسکی زوجہ حاملہ ہوئی اور نو ماہ بعد جنم تھی۔ باری کے دن کتنے تھے  
 اس بارہ میں گرسول صاحب نے بڑی محنت اور کوشش سے دریافت  
 کیا ہے کہ باری ہفتہ ہفتہ کی تھی اور پھر کہ ماہ اکتوبر میں ذکر یا اپنے گھر  
 گیا تھا (دیکھو تفسیر الفردایت ۳۳ کے ذیل میں)۔

**فائدہ:-** اگر گریسول صنا کا بیان صحیح ہے کہ وہ ماہ اکتوبر میں  
 گھر گیا تھا تو معلوم ہو جائے کہ ماہ اکتوبر سال عام کا پھلا مہینہ تھا جسے  
 جنوری پھلا مہینہ ہے اور بھی اکتوبر جو سال عام کا پھلا مہینہ ہے یہودیوں  
 کے سال مقدس کا ساتواں مہینہ تھا اور نام اسکا ایسا ہے تھا (اسلا ۸-  
 ۱۲) پس وہ جو (لوا ۱-۳۶) میں چھٹا مہینہ لکھا ہے وہ الیسات کے حمل کا  
 بھی چھٹا مہینہ ہوا اور سال عام کا بھی چھٹا ہوا جو ماہ مارچ ہے پس جبکہ  
 مارچ میں الیسات کا چھٹا مہینہ ہوا جو مریم کے حمل ثمر لپ کا پھلا مہینہ  
 ہے تو مسیح کی پیدائش ضرور دسمبر میں ہوئی ہوگی۔ جب یوحنا ۶ ماہ کا بچہ  
 والدہ کے شکم میں تھا اُس وقت جبریل فرشتے نے آ کے مریم کو ناری  
 کو مسیح کی بشارت دی تھی اور اثناء کلام میں کہا تھا کہ الیسات چہ ماہ سے  
 حاملہ ہے۔ اُن دنوں میں الیسات پر وشلیم کے جنوب کی طرف بیس  
 بائیس کوس کے فاصلہ پر کوہستان حیرون میں درمیان ایک بستی کے  
 تھی (جبکا نام یوتہ ہے اور یہ بستی اب تک آباد ہے کلام اللہ میں  
 اس بستی کا نام نہیں لکھا صرف ایک شہر لکھا ہے)۔ پس مریم یوتہ شہر  
 کو چلی گئی جو کاسنوں کی بستی ہے تاکہ الیسات سے ملاقات کرے۔  
 اور جو کچھ فرشتہ سے سنا ہے اُسکی بابت باہم باتیں کریں۔ جب گھر میں  
 داخل ہوئی اور الیسات کو سلام کیا تب سلام کی آواز سننے کے یوحنا ۶ ماہ

کا بچہ اپنی والدہ کے رحم میں خوشی سے اچھلا اور الیسا ت روح القدس سے بھر گئی جیسے پیغمبر اللہ کی روح سے بھر جائے اور کلام کرتے ہیں اور جو کلام اُس نے کیا وہ الہامی کلام ہے اُس میں غیبی اور گھری اور مفید باتیں ہیں (لوقا ۱-۳۹ سے ۴۵)۔

پھر مریم تین مہینے کے قریب وہاں رکھے واپس آئی اور الیسا کے جننے کا وقت آ گیا اور یوحنا پیغمبر تولد ہوا۔ تولد کے بعد جب آٹھ دن آ یا جو سندوستان میں چھٹی کا دن کھلاتا ہے اور بیویوں میں وہ نام رکھنے کا اور غنتہ کا دن مقرر ہے اُس روز کا معاملہ بھی جو یوحنا کے گھر گذرا عجیب ہے دیکھو (۵۷ سے ۶۶) جب نوکریا کی زبان کھل گئی اور اُس نے ہام کلام کیا اُس کلام میں مسیح کی نسبت اور اس یوحنا کی نسبت جو کہہ رہا تھا وہ سب غور اور توجہ کے لائق ہے۔ (۶۷ سے ۸۰) کیونکہ وہ کلام خدا روح القدس کا کلام ہے اور اس میں عہد عتیق و جدید کا ربط دکھلایا ہے۔

گیرمیل صاحب کے بیان کے موافق یوحنا کی پیدائش ماہ جون میں ہوئی ہوگی۔ غرض یوحنا تولد ہو کے انھیں اطراف میں پرورش پاتا رہا اور لکھا ہے کہ ظہور کے دن تک بیابان میں رہا (لوقا ۱-۸۰) اس سے مراد وہ بستیاں ہیں جو مردہ سمندر کی طرف بیابان میں ہیں

وہ اُسی طرف رہا۔ اور مسیح خداوند اُس کے تولد کے چھ ماہ بعد بیت اللحم میں تولد ہو کے اور ٹھیکاً چنار ماہ تمصر میں رہ کے ناصرہ میں آگیا اور اسی جگہ میں پرورش پائی۔ جب طبری یوس قیصر کا سالہ جلوسی آیا تب خدا کی طرف سے یوحنا مبعوث ہوا کہ اپنا کام شروع کرے۔ خدا کا حکم تھا کہ تیس برس کی عمر میں کاہن خدمت کا کام شروع کرے اگنتی ۱۱۔ (۳) ضرورہ یوحنا نے تیس برس کا ہو کے کام شروع کیا ہوگا اس سے پہلے کام کا شروع کرنا جائز نہ تھا اور ظاہر ہے کہ یوحنا مسیح سے چھ ماہ بڑا ہے تو مسیح کی عمر سو قوت ۱۱ ۲۹ برس کی ہوگی پھر اسی سن کے آخر میں مسیح بھی تیس برس کا ہو کے اپنا کام شروع کرتا ہے اس لئے یوحنا کا کام چھ ماہ پہلے اور مسیح کا کام چھ ماہ بعد شروع ہوتا ہے اور وہ طبری یوس قیصر کا سالہ جلوسی ہے اور تواریخ روم سے ثابت ہے کہ طبری یوس سالہ رومی میں اگستس کی موت سے دو برس پہلے اُسکے جیتے جی سلطنت کرنے لگا تھا پس ۷۶۵ - ۷۵۰ کے یعنی مسیح تولد ہوا ہے رومی شہ میں جو رومائس بادشاہ کا سن ہے شہر روم کی بنیاد کے وقت سے اور یہی سن ہیلرودیس کلاں کی موت کا ہے۔

یوحنا نے مبعوث ہو کے جو جو کچھ کیا اُس سب کا خلاصہ مقصد یہ

ھے کُرُسنے کہا تو بہ کر و کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے۔  
 آسمان کی بادشاہی یا خدا کی بادشاہی سے مراد یوحنا کی پیروی تھی کہ وہ  
 آسمانی سلطنت جکا ذکر (دانیال ۲-۳۴ و ۳۵ و ۷-۱۳ و ۱۴ و ۱۸) میں ہے اب دُنیا میں آتی ہے اور اُس سلطنت کا سلطان جو سلطان  
 السلاطین ہے یسوع مسیح ہے جو اب ظاہر ہوا چاہتا ہے پس تم اُس  
 سلطنت کی رعیت بننے کو تیار ہو جاؤ اور یہ تیار رہی دلی سچی توبہ سے  
 ہوتی ہے تاکہ خداوند خدا دلوں میں سکونت کرے۔

**فائدہ** واضح ہو کہ دانیال کی پیشین گوئی کے موافق کس دیوئی  
 کے بعد ماد یوں اور فارس سیوں اور یونانیوں اور رومیوں کی  
 سلطنتوں کا دُنیا میں ہونا اور عین رومی سلطنت کے ایام میں مسیحی  
 دین کا اُٹھنا کمال درجہ پر مسیحی دین کی صداقت کا اظہار ہے۔ اور  
 یہ بھی خوب یاد رکھئے کہ مسیحی دین نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ وہ  
 آسمانی سلطنت ہے۔

اور سمجھ جو یہودی لوگ یوحنا کے پاس بیتما لینے کو بکثرت آنے  
 لگے تھے یہی سبب تھا کہ وہ آسمانی بادشاہی کے منتظر تھے اور اس  
 میں شامل ہونے کے لئے مخصوص ہونا چاہتے تھے اسی لئے اپنے  
 قدیمی دستور سے الگ یوحنا کا بیتما لینے کو دُڑے چلے آئے تھے

اور وہ اُنکو بہتسا پانی میں دیتا اور مسیح کی باتیں سُناتا تھا اور وہ سب اپنے گناہوں کا اقرار کر کے بہتسا لیتے تھے۔ اُنھیں ایام میں مسیح خداوند بھی یوحنا کے پاس آیا تاکہ بہتسا لے اس بات کا ذکر رسالہ روم میں آئیگا کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ اس وقت یہی معلوم کرنا ہے کہ یوحنا کا تمام کلام اور کام مسیح کے لئے تھا۔ اُس نے یہودیوں کو بہتسا اس لئے دیا کہ توبہ کر کے مسیح کے لئے تیار ہوں اور روح القدس کا بہتسا مسیح سے جا کے پائیں اور جو کچھ تعلیم اُس نے دی اُسکا مرکز مسیح کی منادی ہے اور کوئی دوسری بات نہیں ہے اُس نے مسیح کی ذات الہی شان دکھلائی اور اُسکے کاموں کا بیان کیا اور اُسکی تعلیم کے مقاصد اور مطالب ظاہر کئے اور یہ سب کچھ خدا سے معلوم کر کے کہا (دیکھو متی ۳-۱ سے ۱۲ مرقس ۱-۲ سے ۱۲ لوقا ۳-۲ سے ۲۰ یوحنا ۱-۶ سے ۲۰ وغیرہ)

اس یوحنا کے بیان میں وہ خاص الفاظ جو مسیح کے حق میں ہیں اور بھت فکر کی لائق ہیں یہ ہیں (یوحنا ۳-۱۳) یسوع مسیح اوپر سے ہے (۳۵) یسوع مسیح خدا کا اکلوتا اور پیارا بیٹا ہے (۱-۲۹ و ۳۶) وہ خدا کا برہ ہے جو جہان کا گناہ اٹھا لیتا ہے (متی ۳-۱۲) یسوع مسیح روح القدس کا بہتسا دیتا ہے (یوحنا ۳-۲۹) یسوع مسیح دہا ہے یعنی

یعنی کلیسا کا مالک اور خاوند (۳-۳۶ و ۳۳) یسوع مسیح کو قبول کرنے والا ابدی زندگی پاویگا اور جو کوئی اُسکو قبول نہ کرے گا اُسکے اوپر خدا کا قہر رہے گا۔

یوحنا نے دنیا میں تھوڑے ہی دن کام کیا پھر وہ شہید ہو گیا۔ اور شہادت کا قصہ یوں ہے کہ ہیرودیس انیٹی پٹر ولد ہیرودیس سکلا ملک جلیں کی چوتھائی کا حاکم جو ایک عیاش آدمی تھا اور اپنے غریب بھائی ہیرودیس فلپ کی زوجہ سبابة ہیرو دیا س کو جھگالایا تھا اور اُس قسم کے بدی کے کام بھی کیا کرتا تھا یوحنا پیغمبر نے اُسکو اسکی بدی پرست کی تہی اور کہا تھا کہ اپنے بھائی کی زوجہ رکھنا تجھے جائز نہیں ہے اس بات پر اُس نے خفا ہو کے یوحنا کو قلعہ مکیرس میں قید کر دیا تھا جہاں وہ بے قصور شخص ڈیرہ برس قید رہا۔ جب اس ہیرودیس کا سالگرہ کا وقت آیا اور عیش عشرت کا جلسہ قائم ہوا تب اُس ہیرودیس عورت کی بیٹی سلوی نام جو ہیرود فلپ سے پیدا ہوئی تھی اور اپنی بدکار والدہ کے ساتھ باپ کے گھر سے بہاگ آئی تھی اُس جلسہ میں اُسٹھکے ناچی اور نئے باپ کے جشن کو رونق دی اور سب کو خوش کیا اور جب انعام پانے کا وقت آیا یا کے سکھلانے سے یوحنا پیغمبر کا ہر مانگا کیونکہ اُسکی ما یوحنا کی سخت دشمن ہو گئی تھی۔ پس ہیرودیس ظالم نے



اُس نبی کا سر کٹوا کے اُسکو منگوادیا اور وہ اپنی ما کے پاس لے گئی۔ اور یوحنا کے شاگردوں نے آ کے یوحنا کی لاش کو دفن کیا۔ اب تک اُسکی قبر وہاں ہے اور لوگ زیارت کرنے کو وہاں آتے ہیں بلکہ بعض مسلمان وہاں چلہ کشی کرتے اور بعض سنت مانتے اور وہاں جا کے دعا کرتے ہیں کہ بطفیل سچی پیغمبر اُنکے مقاصد برآئیں۔ لیکن اُس سچے نبی کی تعلیم اور گواہی پر توجہ نہیں کرتے جو اُس نے مسیح یسوع کے حق میں دی ہے۔ یوحنا نے مسیح کے حق میں چہ کہہا تھا مسیح ویسے ہی پایا گیا اور مسیح کی صلیبی موت سے کچھ دنوں پہلے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یوحنا سپنا تھا (یوحنا ۱۰۔ ۴۱) اور ہم جو اس آخر زمانہ میں ہیں یوحنا کی باتوں کی تصدیق زیادہ تر پاتے ہیں کہ مسیح ویسا ہی شخص ہے جیسی یوحنا نے گواہی دی تھی پس یوحنا کی باتیں مسیح کے حق میں شکر کے ساتھ با ایمان قبول کرنا واجب اور لازم ہے۔

## تیسری فصل مبارک کنواری مريم کے لئے بشارت غیبی کا بیان

یوسف اور مريم جن کے درمیان منگنی ہو رہی تھی۔ شہر نامہ میں جہاں جہا اپنے اپنے گھر میں رہتے تھے۔ اور ابھی تک وہ اکٹھے ہوئے

تھے کہ بچا یک خدا تعالیٰ نے جبریل فرشتہ کو مریم کے پاس بھیجا اور  
وہ فرشتہ گھر کے اندر جہاں مریم تھی آکھڑا ہوا اور بولا (اے مقبولہ  
سلام خداوند تیرے ساتھ تو عورتوں میں مبارک ہے) مریم فرشتہ  
کو دیکھ کے اور اُس کی بات سُن کے گھبراہی اور سوچنے لگی کہ یہ کیا  
سلام ہے۔ فرشتہ بولا اے مریم مت ڈرتو نے خدا تعالیٰ کے حضور میں  
فضل پایا۔ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بٹیا جنے گی اُسکا نام یسوع رکھنا۔ وہ  
عظیم الشان ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بٹیا کھلا بیگا اور خداوند خدا اُس کے  
باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا۔ وہ یعقوب کے گھرانے پر سدا  
بادشاہی کریگا اور اُسکی بادشاہی کا کبھی آخر نہ ہوگا (لوقا ۱-۲۶ سے ۳۳)  
یہ کلام جو فرشتہ نے سُنایا اس کے لفظ لفظ پر غور کرنا چاہئے  
کیونکہ یہ وہ کلام ہے جو فرشتہ مسیح کے رحم میں آنے سے پہلے اُس کی  
شان اور کام کی بابت سُناتا ہے۔ کہتا ہے کہ تو حاملہ ہوگی یعنی بقیّت  
خدا نہ بطریق و نیا۔ اور کہ تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا یعنی تیرا بٹیا او  
قُدرت کا بٹیا ہوگا۔ وہ عظیم الشان ہوگا۔ ایسا عظیم الشان کہ اُس کی  
شان سے بلند کسی کی شان نہ ہوگی۔ وہ ابنِ خدا کہلا بیگا یعنی  
فی الحقیقت ابنِ خدا ہوگا یہ اُسکی بلند شان کا بیان ہے۔ پھر یہ کہ  
وہ ابنِ داؤد بھی ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ تو اے مریم بہت داؤد

ہے اگر مریم بنت داؤد نہ ہوتی جنت مارون ہوتی تو فرشتہ ابن یم  
کو ابن مارون کہتا ابن داؤد۔ پھر یہ کہ وہ پیدا ہوتا ہے اس مقصد  
سے کہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کے یعقوب کے گھرانے پر تاج و بادشاہی  
کریں اور کبھی اسکی سلطنت تمام نہ ہوگی۔ اسکی سلطنت ابدی ہے  
اسلئے کہ وہ خود ازلی ہے جس کا نہ شروع ہے نہ آخر۔ اور کہ وہ یعقوب  
کے گھرانے پر سلطنت کریگا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ اس کی سلطنت  
کا دار الحکومت یعقوب کا گھرانہ ہوگا جس کے لئے یعقوب کا سارا گھرانہ  
مخصوص ہوا تھا اور نہ سلطنت تو اسکی تمام روئے زمین پر ہوگی اور  
آسمانوں پر بھی سارا اختیار زمین آسمان پر اسکو دیا جائیگا۔

اس بشارت سے (۷۴۰) برس پہلے یسعیہ پیغمبر یوں لکھ  
گیا تھا (۹-۷۶) ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہکو ایک  
بٹیا بننا گیا ہے اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب۔ مشیر خدا  
قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شانزادہ۔ اس کی سلطنت کے قبال  
اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی اور وہ داؤد کے تخت پر اور اس کی  
مملکت پر آج سے لیکے ابد تک بندوبست کریگا اور عدالت و صداقت  
سے اسے قیام بخشیکار پالافواج کی غیور سی یہ کرگی۔ یسعیہ کی مراد  
پھر ہے کہ ہمارے لئے لینے کل نبی آدم کے ذایہ کے لئے۔ ہکو لینے

سب آدمیوں کو پوسیلہ ہم بنی یہودا کے ایک بیٹا خدا کی طرف سے بلو  
 بخشش دیا گیا ہے اور وہ تولد ہونے والا ہے۔ اور اسکے پانچ نام  
 سنا کے اسکی شان دکھاتا ہے وہ عجیب ہے یہ خاص نام اللہ  
 تعالیٰ کا ہے (قاضی ۱۳-۱۸) خدا تعالیٰ ہمیشہ یا عجیب یا عجیب کہہ کے  
 اہل حاجت سے پکارا گیا ہے اور وہ یہی اقنوم ثانی ہے جو عجیب طور  
 سے مجسم ہوا اور عجائب کام کئے عجیب تعلیم دی عجیب تاثیریں ظاہر  
 کیں اور کرتا ہے (مشیر) وہ خدا باپ کا اقنوم ثانی ہو کے ازل  
 سے مشیر ہے اور اب مجسم ہو کے ہمارا بھی مشیر ہے (خدا کے قادر)  
 دراصل اہل جو رہے یعنی اللہ تعالیٰ قدرت والا دیکھو وہ لڑکا جو بخشا  
 جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہے (ابدیت کا باپ) نہ ابدیت کا بیٹا ہم سب  
 ابدیت کے بیٹے ہیں وہ الہی عد ہے اس لئے کہ ازل سے (سلامتی کا  
 شاہزادہ) وہ حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے جسکو باپ نے سب لوگوں  
 کے بعد آخر میں بھیجا۔ اور وہ ابن داؤد بھی ہے۔ وہ سلامتی اور صلح  
 بخشنے کو آیا کہ خدا اور انسان میں صلح ہو جائے اور درمیانی دیوار گر جائے  
 (افسی ۲-۱۴) اسکی سلطنت کا اقبال اور سلامتی غیر متناہی ہے اور حقیقی  
 عدالت اس سے ہوگی۔ پس پھر جو بیان ہوا کہ لڑکا تولد ہوگا اور وہ اللہ  
 انسان ہوگا اور ایسا ہوگا اور یوں یوں کریگا پھر سارا کام اللہ کی

غیوری کریگی۔ خدا کی غیوری سے بہت لوگ ناواقف ہیں اور اس لئے  
 خدا کے گھر سے کاموں کو دریافت نہیں کر سکتے مسیحی لوگوں کو بار بار  
 یاد کرنا چاہئے کہ مسیح کا معاملہ خدا کی غیوری کے سبب سے ہوا ہے۔  
 اب دیکھو جو کچھ فرشتہ مریم سے کہہ رہا ہے اُسی بات کا خلاصہ ہے  
 جو یثیا پیغمبر خدا سے معلوم کر کے لکھ گیا تھا۔ اس وقت (۱۸۷۱ء  
 ۱۲-۱۳ سے ۱۶ء و ۱۷ء) لیتھیا ۱۱ باب کو بھی پڑھو کہ کیا کیا کہا گیا تھا  
 اب اُس سب کے پورا ہونے کا وقت آیا کہ مسیح دُنیا میں آتا ہے۔

جب مریم نے فرشتہ سے یہ کلام سنا تب راز جوئی کے طور پر  
 یوں پوچھا (یہ کیونکر ہوگا جب میں مرد سے واقف نہیں ہوں) یہ  
 کیا خوب سوال ہے اصل فکر کے فائدہ کے لئے اور اس سے بہت  
 باتوں میں ہماری شکل کشائی ہوتی ہے۔ نوکر یا نے کہا تھا (لوقا ۱۱-  
 ۱۸) میں کیونکر سچ جانوں یعنی کیونکر مجھے یقین آوے مریم کہتی ہے کہ  
 لڑکا کیونکر پیدا ہوگا جب کہ میں مرد سے واقف نہیں ہوں  
 وہ نہیں کہتی کہ مجھے یقین لانے میں تاہل ہے صرف صورت حال پوچھتی  
 ہے کہ وقوع اسکا کیونکر ہوگا۔ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ روح پاک تجھ پر  
 نازل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تجھ پر سایہ ہوگا اس سبب سے  
 وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا جائیگا۔ جواب یہ

کہ وہ لڑکا بغیر جسمانی باپ کے اور قاعدہ معمولی سے الگ ایک اور  
 قاعدہ سے پیدا ہوگا کہ محض قدرت الہی اسکو موجود کرے گی۔ مریم نے  
 نساہچی قانون کا ذکر کیا تھا کہ اس کے خلاف کیونکر ہوگا۔ فرشتہ کہتا  
 ہے کہ یہ تولد مجید اس قانون سے ہوگا جو اصولی پیدائشی قانون ہے  
 جس سے نساہچی قانون مقرر ہوئے ہیں اور ایسے قانون کا ذکر اپنی  
 ۱-۲۱ میں ہے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ قانون دو ہیں ایک  
 کُن نیکوئی قانون ہے دوم جاومی قانون ہے یہ لڑکا سچے قانون  
 سے پیدا ہوگا اور یہ صاف بیان فرشتہ کا ہے۔ پھر فرشتہ اس  
 مولود کو قدوس کہتا ہے اِلٰوہیم کے ہر سہ اقا نیم قدوس ہیں (یشعیا  
 ۶-۳) اور ہمیں پورا یقین ہے کہ داؤد اسی یسوع مسیح کے بدن شریف  
 کو خدا کا قدوس کہہ گیا ہے (زبور ۱۶-۱۰ و اعمال ۲-۲۷) اور  
 ظاہر ہے کہ جب ابلیس نے بھی فرشتہ سے یہ سنا ہوگا کہ یہ مولود  
 قدوس ہے تو اس نے اپنی فوج میں اسکا چرچا کیا ہوگا جہاں سے  
 بدروحوں کو بھی خبر ملی کہ وہ خدا کا قدوس ہے (مرقس ۱-۲۴) لوقا  
 ۴-۳۴ پھر ہمیں اس شخص کی زندگی کے تمام تجربہ سے معلوم ہوا  
 کہ خدا کی قدوسی اس میں کامل تھی تب خوب دریافت ہو گیا کہ  
 فرشتہ نے سچ کہا تھا۔

اور فرشتہ کہتا ہے کہ وہ خدا کی قدرت کے سایہ سے پیدا ہوا جیگا  
اس لئے خدا کا بیٹا کہلایگا۔ پس یسوع مسیح با واسطہ مرد خدا کی روح سے  
پیدا ہوا ایک انسان معہ جسم اور نفسِ ناطقہ کے۔ پس قدوس کون ہے  
انسان مسیح قدوس ہے اور جیسے مسیح اپنی الوہیت کی ماہیت میں قدوس  
ہے ویسے اپنی انسانی ماہیت میں بھی قدوس ہے۔

**فائدہ۔** ایسے ہی قدوس انسان کی دنیا کو ضرورت تھی تاکہ وہ  
بے عیب پرہ ہو کے ان کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اگر مسیح اور سب  
آدمیوں کی طرح بواسطہ مرد عورت کے پیدا ہوتا تو وہ ہرگز قدوس نہ  
ہوتا بلکہ باپ کا گناہ اس میں ورثہ آجاتا جیسے سب آدمی گنہگار پیدا  
ہوتے ہیں دیکھو داؤد کیا کہتا ہے (نملوس ۵۱-۵) یعنی جب بیشک  
پر سے رحم مادر میں آیا تو سوروشی گناہ باپ کی طرف سے لیکے جنم میں  
آیا تھا۔ اور یہ گناہ آدم کے سلسلہ میں شروع سے چلا آتا ہے اور  
آخر تک چلا جائیگا اسی لئے مسیح کو خدا نے اس سوروشی ناپاک کی سے الگ  
کر کے پیدا کیا اور فرشتہ نے بتلادیا کہ یہ معاملہ اس لئے ہے کہ وہ  
قدوس ہے۔

**فائدہ۔** یسوع مسیح جو دنیا میں آتا ہے سب آدمیوں کی مانند  
ایک آدمی پیدا نہیں ہوتا بلکہ دوسرا آدم پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ

کیونکہ پھلا آدم خلافت الہی کو سنبھال نہ سکا گناہ کر کے اپنے درجہ سے گر  
 گیا اور ابلیس کا مغلوب ہو گیا اور ہر طرح کی لعنت دُنیا میں لایا اور سب برکتوں کو  
 کھو بیٹھا۔ اب خدا کی غیوری دوسرا آدم پیش لاتی ہے تاکہ وہ آکے ابلیس کو  
 جو فتح مند ہو بیٹھا ہے شکست دے اور بنی آدم کو معاد آدم اول کے اور سب  
 نبیوں کو اور سب مومنین و صالحین کو اور ہر بدکار گنہگار کو بھی جو توبہ کر کے  
 ایمان لاوے ابدی ہلاکت سے بچالے اور خلافت الہی کا درجہ دُنیا پھر بحال  
 کرے۔ اب تم آپ ہی سوچ کے کہو کہ دوسرا آدم کیونکہ پیدا ہونا چاہیے۔  
 اگر سلسلہ آدم اول سے آئے تو وہ دوسرا آدم نہیں ہو سکتا بلکہ سب  
 بنی آدم میں سے ایک آدمی ہوگا اور اُس سے کیا فائدہ پھنچے گا وہ تو سچے نہیں  
 سکتا بلکہ محتاج ہوگا کہ اُسی کو کوئی اور بچا دے۔ پھر بتلاؤ کہ دوسرا آدم  
 کیونکہ پیدا ہو۔ اُسی قانون سے پیدا ہونا چاہئے جس قانون سے پہلا آدم  
 پیدا ہوا تھا پس سمجھو واجب ہے کہ دوسرے آدم کے لئے پھر قانون  
 چاہئے اس لئے جس قانون سے آدم پیدا ہوا تھا اُسی قانون سے  
 یسوع پیدا ہوتا ہے۔

آدم اول کا باپ خدا تعالیٰ تھا (لوقا ۳-۳۸) اور کوئی عورت نہ  
 تھی کہ اُسکی والدہ ہوتی تب زمین کی لال مٹی سے اُسکا بدن لیا گیا اور  
 اُسوقت تک سمجھ فطری تناسل کا قانون قائم نہ ہوا تھا جواب جاری ہے



اب دوسرا آدم پیدا کرنے کے لئے قدرت اور توفیق تو وہی  
 آسودہ ہوئی ہے جو آدم کے لئے تھی اور فرشتہ کہتا ہے کہ اس مولود  
 کا باپ خدا ہو گا جہاں تک تو آدم کے ساتھ برابری کا معاملہ ہے۔  
 لیکن یہاں ایک والدہ ہے مریم۔ کنواری می مقبولہ اور وہ نبی اکو  
 ہیں سے ہے یعنی آدم اول کے سلسلہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اسکا  
 سبب یہ ہے کہ یہ آدم ثانی آدم اول کے سلسلہ کے اندر آنا چاہتا  
 ہے اور اسکو ضرورت ہے کہ سلسلہ کے اندر آوے تاکہ اس گہڑے  
 ہوئے سلسلہ میں سے لاکھوں لاکھ کو بچائے۔ پس وہ جسمانی باپ  
 کو درمیان میں سے دور دفع کرتا ہے تاکہ اپنے اندر سچانے کی قیادت  
 جو قدوسی سے محفوظ رکھے اور اپنے باپ خدا ہی کا حقیقی بیٹا رہے  
 اور اپنے باپ کی قدوسی اپنے اندر لیکے آدم اول کے سلسلہ میں آتا  
 ہے تاکہ وہ ذاتی قدوس انکو پاک کرے جو ذاتی ناپاک ہیں۔  
 پھر اس بڑے مقصد کے لئے ایک خاص کنواری لڑکی چنی گئی  
 تاکہ خدا کا قدوس اسکے رحم میں آئے پس خدا نے اولاد او دین  
 سے مریم کو اس لائق سمجھا کہ اس قدوس کی جسمانی والدہ ہو اور سب  
 مومنین کی سمی والدہ ٹھہرے (سروہی ۱-۳)۔ رومی مسیحی کہتے ہیں  
 کہ مریم کنواری معصوم تھی اس لئے وہ قدوس اسکے رحم میں آیا۔

اصطلاحاً معصوم وہ شخص ہے جو ہر طرح سے بے خطا ہو یعنی مکسٹوٹی  
 سوروثی فعلی خیالی عمدی سہوی کسی قسم کا تصور اس میں نہ کہی ہوا  
 اور نہ ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جن کے گناہ بخشے گئے مقدس ہوتے  
 ہیں نہ معصوم۔ اور بچے بھی معصوم نہیں ہیں کیونکہ سوروثی گناہوں  
 میں پھنسے ہوئے پیدا ہوتے ہیں کڑوے درخت کے کڑوے پھل  
 ہیں لفظ معصوم کے معنی پر غور کر کے سوچ لو کہ کوئی آدمی سوا سے مسیح  
 کے دنیا میں معصوم نہیں ہے یہ سب حیالات کہ نبی معصوم ہوتے ہیں  
 یا امام معصوم ہیں ناسمجھی کی باتیں ہیں آدم کا بچہ معصوم ہو نہیں سکتا  
 مسیح یسوع آدم کے سلسلہ سے الگ ہو کے پیدا ہوا اس لئے معصوم  
 ہے۔ مریم خداوند کی بالبتہ خدا ترس اور خدا پرست اور نیک چلن او  
 پاک دامن اور اصل فکر و لیا اللہ میں سے تھی وہ صدیقہ مقبولہ مبارکہ  
 ہے مگر سوروثی گناہ سلسلہ انسانی سے اس کی ذات میں بھی تھا۔  
 تو بھی خدا کے قدوس نے اپنا جسم اسکے خون سے لیا۔

خدا کی عجیب شان ہے کہ دنیا میں پھلا گناہ عورت سے ہوا جبکہ  
 اولاً شیطان نے بھکایا۔ اب عورت ہی سے خدا کا قدوس آتا  
 ہے۔ جہاں سے اولاً اندھیرا نکلا اسی جگہ سے روشنی چمکتی ہے  
 جس جگہ کو شیطان نے اپنی فحشالی کا مقام بنایا اسی جگہ سے اسکو

شکست دیندہ آتا ہے۔ لفظ عورت کی نسل کا مطلب جو چار ہزار برس سے  
 مخفی کا تھا اب خوب کھل گیا۔ آدم میں سے عورت نکلی اب عورت  
 میں سے ایک مرد نکلتا ہے۔ اور چار ہزار برس کے بعد پھلا قانونِ قدرت  
 پھر نظر آتا ہے اس عرصہ میں انسانی کمزوری اور ناچاری خوب تجربہ میں  
 آگئی اور وہ وقت جو اس تولدِ مجید کے لئے مقرر تھا پورا ہو گیا (گلاتی  
 ۴-۵) جب وقت پورا ہوا خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے  
 پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوتا کہ وہ انکو جو شریعت کے تابع  
 ہیں مول لے اور ہم لپٹا کر ہونے کا درجہ پا دیں۔ دیکھو یہ شخص جو  
 اب عورت سے پیدا ہوتا ہے وہی ہے جسکا ذکر قانونِ تناسل کے  
 اجراء سے پہلے مالک نے کر دیا تھا۔ اور جبکہ اسکا ذکر تاجی پیدائش  
 سے پہلے آچکا تھا لفظ عورت کی نسل میں۔ تو اس شخص کی پیدائش کا  
 ذکر اور ارادہ سب کچھ آدم کے گناہ کے بعد خدا سے بیان ہو چکا  
 تھا جو آتب اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔

پھر فرشتہ مریم سے کہتا ہے دیکھ تیری رشتہ دار الیسات کے  
 بھی بُد ما پے میں بٹھا ہونے والا ہے۔ اور پھر اسکا جواب بخجھ کہلاتی  
 تھی جیسا مہینا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں۔  
 مریم کو الیسات کے حمل کی کچھ خبر نہ تھی کیونکہ اس نے باخ مہینے

تک اپنے حمل کو چھپایا تھا چھٹے مہینے میں چھپایا ظاہر کر دیا۔ اور وہ عمر رسیدہ عورت شروع سے بانجھ تھی اب خدا نے اُس کو اپنی قدرت سے ہر ابھرا کر دیا کہ وہ معجزانہ طور سے بہو جب خبر فرشتہ کے حاملہ ہوئی۔ فرشتہ کہتا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے انہونی کے معنی ہیں محال۔ لوگ کہتے ہیں مجھ محال ہے وہ محال ہے لیکن خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ تمام عیوب کے پاک ہے۔ اور اُس کی قدرت مطلقہ ہے یعنی آزاد وہ کسی مقام پر رک نہیں سکتی اُس کے جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

فائدہ۔ سیدہ خدیجہ لوگ خدا کی قدرت مطلقہ کو اپنی چھوٹی سمجھ کے اندر مقید بناتے ہیں یہ مخالفت سے صحیح اور کشادہ سمجھ کی اور کلام اللہ کے ساتھ۔

پھر فرشتہ الیسا کو مریم کی رشتہ دار بتاتا ہے حالانکہ وہ ہارون کے گھرانے سے تھی (لوقا ۱-۵) اور مریم گھرانے داؤد سے ہو کے فرشتہ یہود سے ہے اور یہی جبریل فرشتہ جو مریم سے بول رہا ہے ابھی مریم کے پیٹ کے پھل کو ابن داؤد کہہ چکا ہے (لوقا ۱-۳۲) پس اسی مقام سے معلوم ہو گیا کہ جدی رشتہ نہیں ہے کوئی عارضی رشتہ

ھے ورنہ فرشتہ کے بیان میں مخالفت لازم آتی ھے اگر مریم بنت ہارون  
ہو تو مسیح ابن داؤد نہیں ہو سکتا

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کے مخالفوں نے مسیح کو اُس کی شان  
سے گرانے میں ہر طرح سے کوشش کی ھے لیکن کہی انکو فتحیابی نصیب  
نہیں ہوتی ھے اس مقام پر بھی بعض دشمنوں نے بہت زور لگایا کہ  
مریم کو بنت ہارون بنائیں تاکہ مسیح ابن داؤد نہ ھے اور ساری عہد  
مسیحی لوگوں کی برباد کریں۔ ایسے مخالفوں کے پاس سوائے اُس  
کے اور کوئی سند نہیں ھے کہ فرشتہ نے مریم کو الیسات کی رشتہ دار  
بتلایا ھے لیکن اس بات پر کچھ خیال نہ کیا کہ ابھی اُس نے مریم کو ابن  
داؤد کس وجہ سے بتلایا تھا صرف اسی وجہ سے کہ مریم بنت داؤد  
ھے۔ پھر لفظ رشتہ جو انھوں نے پکڑا ھے وہ تو عام لفظ ھے جدی رشتہ  
ہو یا عارضی پھر وہ کس دلیل سے لفظ عام کو خاص معنی میں ٹاپیم کر سکتے  
ہیں تاکہ فرشتہ کے کلام میں نقص پیدا کریں۔ اس رشتہ کی بابت  
میں صاف کہتا ہوں کہ جدی رشتہ ہرگز نہ تھا کسی شادی کے سبب سے  
عارضی رشتہ تھا دیکھو ہارون نے جو پھلاسر دار کاہن تھا الیسات  
بنت عمیند اب سے شادی کی تھی اور بھیہ عمیند اب یہودا کی چوتھی  
پشت میں ھے پھر یہو سہعت بنت یہو رام یہودا کے خاندان

میں سے ایک شاہزادی تھی اور اُس نے یہودیہ سردار کا ہن سے  
 شادی کی تھی (خروج ۶-۲۳ و ۲۴-۱۱) اسی طرح کوئی عارضی رشتہ  
 مریم کا الیسا سے ہو گا جسکو یاد دلا کے فرشتہ نے الیسا کا نام لیا  
 تاکہ مریم بھیچانے کہ کوئی الیسا کا وہ ذکر کرتا ہے کیونکہ یہ نام عام  
 تھا پس یہ باتیں فرشتہ سے سُن کے مریم نے کیا (دیکھ میں خداوند  
 کی باندی ہوں میرے لئے تیزے کہنے کے موافق ہو )

مریم نے جب خدا تعالیٰ کی مرضی اور ارادہ کو معلوم کیا تب بہ تعظیم  
 و ادب مطیع فرمان ہوئی۔ وہ نہ ڈری کہ نادان ناواقف لوگ تجھے  
 تہمت لگائیں گے بلکہ اُس نے سمجھا کہ۔ اُن کا حساب پاک است از  
 محاسبہ چہ پاک۔ خدا جس کی حکمت و قدرت سے یہ انتظام ہوتا ہے  
 وہ آپ میری مدد کرے گا۔ اور اپنے پاک نام کو جلال دے گا اُس کے سب  
 دشمن ہٹی چلیں گے۔ پس وہ فرشتہ کی باتوں پر ایمان لائی۔ اور فرشتہ  
 بھی اُس سے ایمانی اقرار اور الہی ارادہ کے ساتھ اطاعتی اتفاق  
 کا اظہار سُن کے چلا گیا۔

## چوتھی فصل

اب خداوند یسوع مسیح کنواری مریم کے پاک رحم میں پائے  
 فرشتہ کے جانے کے بعد اس قدوس نے پاک رحم میں قرار

پایا اور فریم کو کچھ معلوم بھی نہ ہوا اگر کچھ معلوم ہوتا تو کلام اللہ میں  
 اُسکا ذکر بھی آتا وہاں تو یوں ہوا کہ صرف الہی قدرت سے بسایہ  
 روح القدس اُس کے رحم میں ایک جنین جو عبرانی میں شیلہ بھی  
 کہلاتا ہے یعنی بچہ موجود ہو گیا جو کامل انسان اور کامل خدا ہے اُس  
 میں مادری مادہ سے جسم اور روح القدس کے سائیہ سے ایک  
 انسانی روح موجود ہو گئی تب وہ ایک پورا انسان معہ جسم اور  
 روح کے ہوا اور ایک نیا انسان پیدا ہو گیا جو سلسلہ آدم سے الگ  
 بھی رہا اور اُس کے اندر بھی آگیا اور کامل الوہیت بھی اُس میں  
 تھی کیونکہ کلمہ جو اللہ ہے جسم ہوا اب بنور پڑا ہو (یوحنا ۱-۱۴)  
 کو ابتدا میں یعنی ابتداء عالم کے اُس طرف کلمہ تھا اور وہ کلمہ  
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا اور وہ کلمہ خدا تعالیٰ تھا اور وہ کلمہ مجسم  
 ہوا۔ اور وہ فضل و راستی سے بھر پور ہو کے ہمارے درمیان آیا  
 اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال  
 مطالب یہ ہے کہ وہ قدوس انسان جو کنواری مریم کے رحم میں بقدرت  
 الہی موجود ہو گیا جس کی پیدائش مثل آدم کے ہوئی جو بہت داؤد  
 سے پیدا ہو کے ابن داؤد ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سائیہ سے  
 موجود ہو کے ابن اللہ کہلایا۔ اُس قدوس انسان میں عین اُس کی

موجودگی کے وقت کلمہ اس میں مجسم تھا۔ کلمہ نام ہے اُس شخص کا جو  
 ذات الہی میں دوسرا اقنوم ہے اُسکو کلمہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ  
 جیسے اُس کلمہ سے جو لفظ ہے کوئی معنی ظاہر ہوتے ہیں ویسے ہی اس  
 شخص سے الوہیت کی شان اور معرفت کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔  
 کل جہان کو کلمہ نے پیدا کیا اس لئے پیدائش کی ابتدا اُس سے ہے  
 اور وہ کلمہ ابتدا سے جہان سے پھلے تھا اور اقنوم اول کے ساتھ  
 تھا ازل سے اور وہ خدا ہونے کے ساتھ تھا پس خدا باپ جو اقنوم  
 اول ہے اور خدا کلمہ جو اقنوم ثانی ہے یہ دو ازل میں جن کی ثابت  
 قدرت ایک ہے صرف تعداد ان میں ہے۔ اور روح القدس تیسرا  
 اقنوم ہے جو انھیں دو اقنوم کی روح ہے اور یہ ہر سے اقنوم ازل  
 سے باہم برابر ہیں اور ایک ہیں یہی تثلیث مجید ہے اس تثلیث  
 میں کوئی مقدم یا موخر نہیں اور کوئی کبیر یا صغیر نہیں بلکہ تینوں قائم  
 ہم قدم اور ہم قدر ہیں۔ انھیں ہر سے اناہیم میں سے اقنوم دوم جبکہ  
 نام کلمہ ہے مجسم ہوا ہے۔

اور یہ جو لکھا ہے کہ کلمہ مجسم ہوا اسکے معنی یہ ہیں کہ جسم یعنی  
 انسانیت را در خود گرفت نہ چھو کہ وہ اسکے اندر ہو کے محدود ہو گیا  
 ہرگز نہیں۔ پس ہمارا ایمان یہ ہے کہ وہ ہماری نجات کے لئے



آسمانوں پر سے اتر آیا اور کنواری مریم سے مجسم ہوا اور انسان بنا۔  
اب فکر کرو اور بتو کہ کلام اللہ کی باتوں پر دہیان کرو کہ وہ جو حل  
شریف میں آیا ہے کون ہے اور وہ جو آسمانوں سے اتر آیا ہے کون ہے  
حل میں جو آیا ہے وہ قدس انسان ہے معہ جسم اور روح انسانی کے و  
بلا واسطہ جہانی باپ کے خدا سے موجود ہوا اس لئے وہ موجود انسان  
بھی ابن اللہ کہلایا ہے جیسے آدم ابن اللہ تھا اور وہی ابن داؤد و موسیٰ  
ہے چونکہ وہ ٹھیک ٹھیک خدا کی صورت پر ہے اور اس میں کچھ نقص  
نقص بلکہ اس میں الہی قدسیت ہے اس لئے وہ الہ کا قدوس ہے۔  
پھر اس میں جو کلمہ مجسم ہے وہ حقیقی وازلی ابن الہ ہے اور ازلی ہو  
ہے اور اسکی ولادت ذات پاک کے اندر ہی اندر ازل میں ہو چکی  
ہے جس میں تقدم و تاخر کو دخل نہیں ہے اور انسان کے فہم سے بلند  
بات ہے (میکہ نبی ۵-۴ سے ۵) میں لکھا ہے کہ اُسکا نکلنا قدیم سے  
ایام الاذل سے تھا پس وہ جو ازلی ہے اُسکے لئے ایک پاک جسم یعنی  
قدوس انسان مریم مقبولہ کے رحم میں بلا واسطہ مرد خدا نے اپنی قدرت  
سے تیار کیا کہ خالق ازلی اس میں ابدی سکونت کرے اور وہی حقیقی مسکون  
اللہ تعالیٰ کی ہر (یوحنا ۳-۱۴ عبرانی ۸-۲)۔

نویسہ ۵- سببت ہوشیار رہتا چاہئے کہ ہمارے بعض مخالف خداوند

یسوع مسیح کے تولد شریف کی بابت بعض شبہات پیدا کر کے کفر کے کلمے  
 بولا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بغیر باپ کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکتا  
 پھر یہ شخص کیونکہ پیدا ہو گیا ہے تو سچ ہے کہ کوئی بچہ بغیر باپ کے نہیں  
 اور نہ کبھی ہوا اور نہ ہو گا مگر یہ معاملہ جو ہوا ہے ایک خدا ہی معاملہ ہے جسکی  
 ضرورت ہی آدم کو تھی اور ہم با ایمان یقین رکھتے ہیں کہ یہ معاملہ جیسے کلام  
 اللہ میں مرقوم ہے ویسے ہی ہے اور ہمارے پاس ایک کافی ثانی دلیل  
 ہے کہ یہ شخص یسوع مسیح جو دنیا میں ظاہر ہوا اور ۳۳ برس تک رہا  
 اُسکی تاریخ اور تسلیم اور قدرت اور حکمت وغیرہ سے خوب ثابت  
 ہو گیا ہے کہ خدا اُسکی ساتھ تھا اگر یہ سبہ پاک نہ ہوتا اور خدا کی مرضی  
 اور ارادہ سے موجود نہ ہو جاتا تو اُس میں خدا کے برحق کیونکہ سکونت  
 کرتا اُسنے تو کبھی کسی شخص میں ایسی سکونت نہ کی جیسی اس میں سکونت  
 کر کے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا قدوس ہے اور مریم کا سارا بیان جو کلام  
 اللہ میں لکھا ہے برحق اور صحیح ہے اور اہل عرفان کی غفل نے انوار  
 الہیہ سے منور ہونے کے گواہی دی کہ ایک ایسے ہی مولود کی دنیا کو ضرورت  
 تھی پس تشکی آدمی جو صحیح معرفت سے دور ہیں غلطی پر ہیں گامین  
 جو ایک انگلیزی لفظ ہے جس کے معنی ہیں خدا انسان ہے مسیح یسوع  
 کا ایک نام ہے کیونکہ اُس میں انسانیت اور الوہیت کا میل ہوا ہے

(۱۶-۳۳) جب فرشتہ مریم کے پاس پہنچا اور گھاٹ میں اس کے رحم میں موجود ہو گیا تب مریم نے ارادہ کیا کہ میں ایسا بات کے پاس باؤں جکا ذکر فرشتہ سے سنا تھا۔ پس وہ کوہستان یہودا میں شہر یوتھم کو گئی جہاں شہر اب تک آباد ہے پچھلے وہ کانٹوں کی بستی تھی اور ذکر یا وہاں رہتا تھا اور اپنی باری کے وقت اُسی شہر سے ہمیں کی خدمت کے لئے آیا تھا۔ پس مریم نے ذکر یا کے گھر میں پہنچے ایسا بات کو سلام کیا۔ سلام کی آواز سننے ہی پر حنا لڑکا اپنی والدہ ایسا بات کے رحم میں بہ تحریک روح القدس اُچھلا۔

پھر کیا معاملہ تھا اور کچھ نہیں صرف یہی بات ہے کہ ایک جنین نے جو محض انسان ہے دوسرے جنین کو جو گھاٹ میں ہے سجدہ کیا تھا اور اس حرکت سے گواہی دہی تھی کہ مریم کے رحم میں خدا کا قدوس ہے۔

اور ثبوت اس مطلب کا یوں ہوا کہ ایسا بات روح القدس سے بھرنے لگی اور الہام پاک کے غیب کی عجیب باتیں بولی پس ثابت ہو گیا کہ بچے کا اُچھلنا امر اتفاقی نہ تھا بلکہ روح القدس کی تحریک سے تھا۔ کیونکہ ایسا بات بچہ کے کہتی ہے کہ تو عورتوں میں مبارک ہے تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔ میرے لئے یہ کیونکر ہوا کہ میرے

خداوند کی ماں مجھ پاس آئی۔ دیکھتیرے سلام کی آواز جب میرے  
 مکان تک پہنچی اڑکا میرے پیٹ میں خوشی سے اچھلا۔ اور تو مبارک ہے  
 جو ایمان لائی۔ کہ وہ باتیں جو خداوند کی طرف سے تجھے کہی گئیں پوری  
 ہونگی۔

اس الہامی کلام میں وہی باتیں شامل ہیں جو فرشتہ نے مریم سے  
 پوشیدگی میں کہی تھیں اور اب تک مریم نے ایلیات پر ظاہر نہیں کیں  
 اور کسی کو مطلقاً خبر نہ دی تھی کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے اور بچہ چلا  
 ہی مہینہ اس پاک دامن کا تھا۔ ایلیات غیبی طاقت سے بولتی اور  
 مخفی سمجیدہ دل کا اظہار کرتی ہے پس سمجھ سارا معاملہ خدا سے ہے۔

سب سے پہلے یہ تعلیم روح القدس ایلیات نے مریم کو خداوند کی  
 ماں کہا ہے۔ اور مریم کے ایمان کی تعریف کی ہے۔ ذکر یا فرشتہ کی بات  
 پر یقین نہ لایا تھا اس لئے اس کی زبان بطور سزا کے اس وقت بند  
 تھی لیکن مریم کا ایمان تحسین کے لائق تھا پس روح القدس نے مریم  
 کے ایمان کی تعریف کی زبان ایلیات۔

اس وقت مریم نے بھی یہ ہدایت روح القدس الہی شکر یہ میں ایک  
 سیدنا سادہ گیت گایا وہ مریم کنواری کا گیت کھلتا ہے اور کلام اللہ میں  
 لکھا ہے اور شروع سے اتنا سچی کلیسیا نہ بنا بعد نساگاتی چلی آئی

ہے اور وہ بچہ ہے۔ میری جان (یعنی روح حیوانی) خداوند کی تعظیم کرتی ہو  
 (یعنی میرا جنم اُسکے سامنے شکر یہ میں سرنگوں ہے) اور میری روح (یعنی  
 نفسِ ناطقہ انسانی) میرے منجی مالک سے خوش  
 ہے (روح میں خوشی ہے اور جسم میں تعظیم الہی ہے) اس لئے کہ

اُس نے اپنی باندی کی پست حالی پر نگاہ کی یعنی میں خدا کی باندی ہوں  
 غریب ہوں اور تباہی خاندان کے سبب سے پست حال ہوں ٹوٹے او  
 سوکھے درخت کے تنہ کی ایک شاخ ہوں یا اکہ خشک زمین ہوں جس  
 میں ایک سبز شاخ پھوٹی ہے (یسعیا ۱۱-۱۰-۹) کچھ اب  
 سے ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے (کیونکہ مجھے خدا نے وہ برکت  
 دی ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ برکت پائیں گے شروع سے ہم  
 سب مسیحی تمام دنیا کے باشندے مریم کو مبارک جانتے ہیں اور مبارک  
 معنی میں برکت یافتہ یا نیک نصیب و خوشحال یہی لفظ (یعقوب ۱۱)  
 میں لکھا ہے یہاں لفظ مبارک میں اشارہ ہے اُس خاص برکت کی  
 طرف جو کلیہ کے تجسم سے مریم کو حاصل ہوئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہر  
 زمانہ کے لوگ مبارک کہیں گے تب شروع دنیا سے آخر تک ہر  
 زمانہ کی عورتوں میں وہ مبارک ہے اُس نے خدا کے حضور میں فضل  
 پایا اُس کے پیٹ کا پھل جو اُس کے بدن کا خون ہے کھادین ہے اور

اور عرش مجید پر خدا کے دہنے بیٹھا ہے اور سب کچھ اُس کے پیروں کے نیچے جلا آتا ہے۔ اُس نے جو قادر ہے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے۔ مریم کے لئے جو بڑے بڑے کام خدا قادر مطلق نے کئے ہیں اُن کا بیان اُسی قدر سہو معلوم ہے جس قدر کلام اللہ میں لکھا ہے۔ رومی یحییٰ جو ذارج مریم کے لئے اپنی حدیثوں میں سے نکال کے سناتے ہیں کہ وہ آسمان کی ملکہ ہے۔ اور کہ وہ بھی آسمان پر اٹھائی گئی ہے اور کہ وہ معصوم ہے۔ اور ہر جگہ دعا کنندہ کی دعا کو سن لیتی ہے یہ سب باتیں کلام اللہ کے خلاف اور تعظیمِ بیجا ہیں ان باتوں کے ثبوت میں کلام اللہ سے وہ لوگ ایک لفظ بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اور اُس کا نام پاک ہے (نام سے مراد ذات ہے یعنی اُس کی ذات ہر قسم کے نقص سے پاک ہے یہاں اچھا جواب ہے اُن جاہل مخالفوں کے لئے جو کہا کرتے ہیں کہ اگر یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے تو مریم معاذ اللہ خدا کی زوجہ ہوئی یہاں دیکھ لومریم آپ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو کچھ ہوا ہے اُس کی قدرت کاملہ سے ہوا ہے) اور اُس کا رحم اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں لپٹ در لپٹ ہے (یعنی ہر پشت میں ہر زمانہ میں ہر کھیں خدا کا رحم اُن پر ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ مریم کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف رہا اور

جس کے دل میں خدا کا خوف رہتا ہے وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی پر  
 مائل رہتا ہے اور ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر اپنی طرف  
 دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے جیسے خدا کا وعدہ ہے (خروج ۳۰-۹)  
 یہ جو خدا کے دس حکم ہیں جن کا نام عشر تھا با مریم سے سب ویندار  
 یہودی یاد رکھتے تھے اور وہ جو خدا سے ڈرتے تھے انکی خوب حفاظت  
 کرتے تھے ضرور مریم نے انکی حفاظت کی ہے اور خدا سے ڈنا اسی کا  
 نام ہے کہ اُسکے دس حکموں کو یہ حفاظت عمل میں لائیں، اُس نے اپنے  
 بازو کا زور دکھایا (بازو کا زور مراد ثبوت اور قدرت ہے اور اس لفظ  
 سے کلام انبیاء میں مسیح کی طرف اشارہ ہوا ہے دیکھو (یشعیا ۴۰-۱۰  
 ۵۱-۵۲-۵۳ اور یسایہ ۶۸-۱۱۸-۱۵ وغیرہ) اب مریم دیکھتی ہے  
 کہ یہ وہاں کا بازو وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہے اور اُس کا زور نظر آیا  
 کہ خداوند مسیح قدرت سے موجود ہو گیا اور اب وہ پیدا ہو کے اپنا کام  
 دنیا میں کر چکا اور خدا کے سب وعدے پورے ہو گئے اُس نے انکو  
 جو اپنے دلی خیالوں میں آپکو بڑا سمجھتے تھے پریشان کر دیا (یہ خدا کا قانون  
 ہے کہ ہمیشہ مغرور آدمی ٹپک دیئے جاتے ہیں کچھ دن وہ اپنی مغروری  
 میں پھولتے رہتے ہیں اور خاکساروں کو بچشم حقارت دیکھتے اور سمجھتے  
 ہیں کہ ہم کچھ ہیں پھر وہی مغروری جو ان میں ہے اُنکو کھا جاتی ہے۔

قرینہ سے خیال آتا ہے کہ خاندانِ داؤد سے بعض اور گھرانے بھی اُس وقت اُس ملک میں ہوں اور ثروت و دنیاوی کے سبب سے مغرور ہوں اور مریم کے گھرانے کو غریبی کے سبب سے خیال میں نہ لاتے ہوں ایسے حالات ایک ہی برادری میں درمیانِ دنیا کے بکثرت نظر آتے ہیں اب انکے لئے پریشانی آئی کہ مسیح جو سلطانِ سلاطین اور اُمید گاہِ اولین و آخرین بلکہ رب العالمین ہے ایک غریب گھرانے میں آگیا اور اُس غریب گھرانے کی وہ عزت ہوگئی جو کسی کے خیال میں بھی نہ تھی (نمبر ۳۳-۱۰ اور ۱۱ بطور ۵-۵)

اُس نے قدرتِ والوں کو تخت سے گرا دیا اور غریبوں کو بلند کیا وہ قدرتِ دنیاوی کے گویا تخت پر بیٹھے تھے اور مغرور سی سے گویا شاہانہ مزاج رکھتے تھے کہ ہم کچھ ہیں یا ہم فلاں نامور شخص کی اولاد ہیں اب خدا نے انکو انکے خیالی تخت سے نیچے گرا دیا اور سب دنیا کیے پادشاہوں کو بھی نیچے گرا دیا اور مریم و یوسف کو جو غریب گناہم کنگال سے آدمی تھے مگر بڑے خدا ترس و خدا پرست آدمی بھی تھے انکو ایسی سرفرازی اور سر بلندی بخشی کہ اپنا بیٹا انکی گود میں دیدیا اب سب ان مغرور گھرانوں کو اور قدرتِ والوں کو مریم کے غریب گھرانے کی طرف سجدہ کرنا پڑ گیا اُس نے بھوکوں کو چھپی چیزوں سے آسودہ کیا، بہو کوں سے



مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس دنیا کی دولت نہیں ہے اُن کے دل کی تسلی خدا میں خوب ہو سکتی ہے اگر وہ چاہیں اور بعض دنیاوی مالدار بھی ایسے ہیں جن کے دل میں الہی فضل و رحمت کی بھوک پیاس ہے خدا تعالیٰ ایسوں کو چھپی روحانی نعمتیں بخشتا ہے ایسا کہ وہ سیر مہوتے ہیں۔

اور دولت مندوں کو خالی ہاتھ نکال دیا دولت مندوں سے مراد یہاں وہ دولت مند ہیں جن کا دلی بھروسہ دنیا کے مال پر ہے ایسے آدمی ہمیشہ اللہ کے سامنے نفرتی ہیں اور وہ کبھی فضل نہیں پاتے اور ان کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا محال ہے۔

اُس نے اپنے بندہ اسرائیل کو سنبھال لیا۔ اُن رحمتوں کو یاد کر کے جو ابراہیم اور اس کی اولاد پر سد اکو ہیں۔ جیسے اُس نے ہمارے باپ دادوں کو فرمایا تھا۔ پھر جو یہاں لکھا ہے (میکے۔ ۴۰) میں صاف صاف مرقوم ہے اور مسیح خداوند کی نسبت ہے معلوم ہوتا ہے کہ مریم خدا کے کلام کو پڑھتی اور سمجھتی بھی تھی علاوہ اس کے روح القدس نے اُسکی مدد کی۔ اس وقت چاہئے کہ ۹۸ زبور کو خوب سمجھنے کے پڑ ہیں خصوصاً آیت ۳۴ کو۔

مریم قریب ترین چینیے کے ایسات کے پاس رہی تھی تب ایسات

کا نواں پہنچا آگیا اور مریم کے مبارک حمل پر ۳ ماہ گزر گئے پس وہ  
 اپنے شہر ناصره میں اپنے باپ کے گھر واپس چلی آئی۔ اور یہاں کے  
 جو کچھ حال گذرا اُسکا بیان متی رسول نے کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ  
 کچھ روز بعد گھر ہی گھر میں یوسف کو خبر ملی کہ تیری سنگیتر مریم حاملہ ہے  
 اور کہتی ہے کہ میں روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوں کیونکہ فرشتہ  
 اُسکو کہہ گیا تھا کہ تو روح القدس کے سایہ سے حاملہ ہوگی چنانچہ جب  
 ایسا ہوا تو اُس نے بتلایا کہ میں روح القدس سے حاملہ ہوں۔ مریم کو اُسکا  
 ثبوت دینا بہت مشکل تھا لیکن خدا تعالیٰ جس نے مریم کو اس خدمت  
 کے لئے چُن لیا تھا وہ آپ ہی اس دیندار پاک دامن کنواری لڑکی  
 کی عزت حرمت کا ذمہ دار تھا سو اُس نے اُسکی پوری پوری مدد کی۔  
 رومی کلیسیا میں اور محمدیوں میں جو حدیثی قصے مریم کے مذکور ہیں  
 وہ سب غلط ہیں اور اُنکا ماننا جائز نہیں ہے کلام اللہ یعنی اناجیل  
 میں جو کچہ لکھا ہے اُسی کا ماننا واجب اور لازم ہے۔

یوسف نے جب سمجھنا تو اُس کے دل میں بدی کا خیال آیا کیونکہ  
 ایسی بات جبکا دعویٰ مریم نے کیا نہ کبھی دنیا میں ہوئی اور نہ ہوگی پر  
 یوسف کیونکہ قبول کر سکتا تھا کہ وہ سچ کہتی ہے۔ فی الحقیقت وہ  
 سچی تھی اور اُس سچی کی طرف ناواقفی کے سبب سے یوسف نے بدی

کا خیال کیا اور اسکو جھوٹی ٹھہرایا اس نے جانا کہ وہ فریب دیتی ہے۔  
 اگر اب دنیا میں کوئی عورت ایسا کہے تو بالکل غلط اور فریب ہوگا کیونکہ  
 صرف ایک ہی شخص یعنی یسوع مسیح دنیا میں اس طور سے آیا تھا سو  
 اچکا ہے تاکہ دنیا کو بچاوے ضرورت صرف ایک ہی شخص کی تھی اور اگر  
 یہ شخص اس طور سے نہ آتا تو وہ بچانے والا ہرگز نہ ہو سکتا پس سارا  
 جہان ابدی ہلاکت سے ہلاک ہو جاتا۔ نکھا ہے کہ یوسف راستباز  
 آدمی تھا یعنی نیک یا معتدل مزاج وہ بھر پڑیا اور اُدھیے دکلا آدمی  
 نہ تھا کہ غصہ سے اچھل پڑے یا ملواریکے مارنے کو دوڑے۔ اسلئے  
 مناسب سمجھا کہ چپ چاپ یعنی گھری گھریں اپنی سنگنی کا حق چھوڑ  
 دے اور اس لڑکی کو تشہیر نہ کرے اگر وہ تشہیر کرنا تو مریم چھروں  
 سے ماری جاتی یہودی شرع کے موافق۔ سنگنی کی قید سے چپ چاپ  
 چھوٹنے کا قانون تو ریت شریف میں لکھا ہے (استثنا ۲۲-۲۳)  
 (۲۴) پس اس نے اس پر عمل کرنا چاہا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پھلے  
 سے نکاح ہو چکا تھا غلطی یہ ہیں اگر وہ منکوحہ ہوتی نہ صرف سنگیترو  
 یوسف اسکو چپ چاپ نہیں چھوڑ سکتا تھا بلکہ اسکو طلاق نامہ حسب  
 ضابطہ لکھ کے دینا پڑتا تھا دیکھو (استثنا ۲۲-۱)  
 یوسف ان باتوں کی فکر ہی میں تھا۔ دیکھو خدا کے فرشتہ نے

اُس پر خواب میں ظاہر ہو کے کہا۔ اے یوسف ابنِ داؤد تو اپنی زوجہ  
مریم کو اپنے پاس لے آتے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اُس میں پیدا ہوا  
روح القدس سے ہے اور وہ بیٹا بنے گی اور تو اس کا نام یسوع رکھے گا  
اس لئے کہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گنہگاروں سے بچائے گا۔

راستباز یوسف کو خدا نے غلطی سے بچایا فرشتہ کو بھیجا جس  
نے یوسف کو صحیح سمجھا دیا۔ تب وہ مریم کی پاک و امی کا تالیاں  
ہو گیا اور اُس نے یقین کیا کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے۔ یہ بڑا  
سوائے آسمانی گواہی کے یوسف قبول نہیں کر سکتا تھا اور کوئی گواہی  
اس کے لئے اس وقت تک نہ تھی۔ اور یہ خواب جو یوسف نے دیکھا  
الہامی خواب تھا جس کی تاثیر بہت ہوئی کیونکہ وہ سب خواب جو خدا  
تعالیٰ بار بار اہلِ ہدایت بندوں کو دکھاتا ہے اُن میں عجیب تاثیر ہوا کرتی  
ہے اُن سے بعض امور کا انکشاف اور اُس میں اطمینان خدا کی طرف  
سے اُن پر اتا ہوتا ہے۔

مگر ہم سب اس زمانہ میں صرف اُن خوابوں کو تسلیم کر سکتے ہیں جو  
کلام اللہ کے خلاف نہ ہوں تو بھی ہمارا ولیِ نور کلام اللہ پر ہوتا ہے  
یوسف کا یہ خواب بھی کلام اللہ کے موافق تھا نہ خلاف۔ کیونکہ  
یسعیا ۷۰-۱۳ میں وعدہ تھا کہ ایک کنوارہی حاملہ ہوگی اور بیٹا بنے گی



یوسف کو ابن داؤد کہتا ہے کیونکہ وہ نسل داؤد سے تھا چنانچہ اُسکا  
نسب نامہ انجیل متی میں مذکور ہے۔ فرشتہ بتاتا ہے کہ وہ بیٹا  
جنے کی جھ بھی غیب کی بات ہے۔ تو اُسکا نام یسوع رکھیکا یسوع بمعنی  
بچانے والا اس لفظ کا ذکر ختنہ مجید کے بیان میں آئیگا۔  
جب یوسف کو خدا کی طرف سے خبر دی گئی کہ وہ حمل روح القدس  
سے ہے تب اُس کے سبب شک و شبہات دفع ہو گئے اور وہ  
گیا اور اپنی منگتیر کو حسب دستور ایجاب و قبول سے بعد نکاح اپنے  
گھر پر لے آیا جیسے یہودیوں میں دستور تھا اور انھیں میں سے محمد یوں  
میں رواج آیا ہے کہ چند رشتہ دار یا ہمسائے جمع ہو کے چند منٹ  
میں نکاح پڑھ دیتے اور لیجاتے ہیں۔ اب گھر میں ٹاکیے پھ حال گذرا  
کہ اُس نے اُسکو نہ جانا یعنی دنیا کا طور عمل میں نہ لایا۔ کیونکہ اُس نے  
خدا کے بیٹے کا ادب کیا اور اُس پاک دامن مقبولہ کا بھی ادب کیا  
خدمت تو کی مگر ادب سے رہا پھر ادب یوسف کے خیال میں کیونکہ  
پیدا ہو گیا فرشتہ کے بتانے سے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے  
اور اُس سے بچانے والا ظاہر ہو گا پس یوسف نے اللہ تعالیٰ کا ادا  
کیا اور خدا کے قدوس کا ادب کیا اس ادب سے ظاہر ہے کہ اُس  
الہامی خواب کی کیسی تاثیر اُس پر ہوئی تھی۔

کب تک نہ جانا جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹا بتیانہ چنے۔ اس عبارت کا سمجھنا مشکل ہے۔ رومی کلیسا کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ یوسف نے مریم کو عمر بھر نہیں جانا اور ساری عمر اس کا ادب کیا اس لئے کہ وہ خداوند کی ماں تھی اور اُس کا درجہ عالی تھا اور وہ بڑے اولیا ائمہ لوگوں میں سے تھی۔ اور کسی قدیمی کتاب میں ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے ثابت ہو کہ تولد شریف کے بعد اُس کو جانا تھا ممکن تو ہے کہ یوسف اور مریم نے ایسی گزران کی ہو جیسے (اقرنی) ۷-۲۹ میں لکھا ہے۔

مگر بعض متاخرین یہ سختی ایسا کہتے ہیں کہ تولد مجید کے بعد یوسف کے لئے مریم سے اولاد پیدا ہوئی تھی اور اُن کے پاس دو دلیلیں ہیں اول لفظ پھلوٹا دوم لفظ جب تک لیکن چھ دونوں لفظ اُن کے مطلب پر مفید نہیں ہیں کیونکہ پہلوٹا ہر پھلے بچہ کو کہتے ہیں۔ دوسرا ہوا نہ ہو۔ اور لفظ جب تک بھی دو معنے ہیں آتا ہے کبھی خاص مُرت کے لئے کبھی بچے پر ہمیشہ ہے پس کون کہہ سکتا ہے کہ یہاں کس معنے میں ہے دیکھو (متی ۲-۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

سے اگر مراد بت حمل ہو تو پیچ پایا جائیگا کہ اگر یوسف بعد تولد شریف کے  
 اُسکو چھوٹا تو کچھ گناہ نہ تھا کیونکہ وہ اُسکی زوجہ تھی اگر اُسنے اُس کو  
 کبھی نہ جانا تو پیچ ادب اُس نے اپنی طرف سے کیا ہوگا اور اس ادب  
 کا بھی نیک اجر پایا کیونکہ جو محنت خداوند کے لئے ہے مفیدہ  
 نہیں ہے۔

قابوہ مریم کو فرشتہ نے خبر دی۔ پھر یوسف کو فرشتہ نے  
 بتلایا کہ روح القدس سے ہے ہم جو اس زمانہ میں ہیں جن کے پاس  
 فرشتہ نہیں آیا کیونکہ یقین کرتے ہیں کہ وہ جو پیدا ہوا روح القدس  
 سے تھا۔ دو طرح سے اول آئکہ ہم ان نوشتوں پر ایمان رکھتے ہیں  
 اور فرض عین ہے کہ ہم ان پر ایمان رکھیں کیونکہ ان نوشتوں کے  
 مصنف صاحب اہام اور معبر شخص تھے اور خداوند کی ماں مریم  
 کے سمجھ اور اُسکے موندہ سے سن کے لکھنے والے تھے دویم آئکہ  
 یسوع مسیح میں کامل قدوسی پائی گئی جس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کا  
 قدوس ہے پس باپ کی صفت بیٹے میں پائی گئی جس سے ثابت  
 ہوا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اس لئے ہمارا دماغ نیچریوں کے چرچوں  
 سے پر آگندہ نہیں ہوتا بلکہ ہم اطمینان قلبی سے یسوع مسیح کو خدا کا  
 ابن وحید مانتے اور سجدہ عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں (اے



سیح تو جلال کا بادشاہ ہے تو خدا کا ازلی بیٹا ہے جب تو نے آدمیوں  
کی نجات کے لئے آدمی بننا چاہا تب تو نے کنواری کے رحم میں آنے  
سے نفرت نہ کی اور سچہ تیرا چھلکا کام تھا جو تو نے ہمارے نجات کے لئے کیا  
تھا۔

## پانچویں فصل

### بیت اللحم اور اسم نویسی کا بیان

بیت اللحم (یعنی روٹی کا گھرا) ایک بستی ہے شہر یروشلم  
سے گوشتہ مغرب و جنوب میں ۶ میل دور اور وہ ایک ٹیلے پر آباد  
ہے اسکو داؤد کا شہر بھی کہتے ہیں کیونکہ داؤد اور اسکے آباء  
واجدا وہاں رہتے تھے عہد داؤد سے اسیری کے وقت تک  
وہاں اچھی رونق تھی اسکے بعد پانچ سو برس تک وہاں تنزل ہی تنزل  
رہا مسیح کے تولد شریف کے وقت وہ ایک چھوٹا سا گائوں رہ  
گیا تھا۔ اب وہ جگہ مسیح کا مولد ہونے کے سبب سے بڑی رونق پر  
ہے اور ایک زیارت گاہ ہے جہاں ہزار ہزار آدمی ہمیشہ جاتے  
آتے ہیں۔ خداوند مسیح کا رحم مادر میں آنا بمقام مہصرہ ہوا اور تولد  
مجید بیت اللحم میں ہوا کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہی جگہ مسیح کے تولد کے

لئے ازل سے مقرر کر رکھی تھی اور سات سو برس پہلے خبر دی تھی کہ  
مسیح وہاں تولد ہوگا (میکہ ۵-۲ سے ۵ یوحنا ۷-۱۲)

مریم اور یوسف نامہ میں رہتے تھے ناگاہ خدا کی طرف سے ایک  
ایسا سبب اٹھا کہ انکو بیت اللحم میں جانا پڑا اور وہاں جا کے مسیح  
تولد ہوا پس خدا نے اپنے بند و بستی کو آپ ہی پورا کیا۔

اور سبب یہ اٹھا تھا کہ شہنشاہ روم قیصر اگستس کی طرف سے  
حکم نکلا کہ ملک یہودی کی ہر بستی کے باشندوں کے نام لکھے جائیں۔

یعنی مردم شماری ہو اسم نویسی کے ساتھ تاکہ سب یہودیوں کے  
نام قلمبند ہو جائیں وہ یہودیوں کی توت دریافت کرنا چاہتا تھا یا ان  
سب کو اچھی طرح سے غلامی میں لانا منظور ہو کیونکہ یہودیوں کی طرف  
سے رومی ہمیشہ خطرہ میں تھے بغاوت کا بہت خوف تھا۔

پس حاکم وقت کا ارادہ اس اسم نویسی سے کچھ اور تھا اور خدا  
کا ارادہ کچھ اور تھا یعنی یہ کہ مسیح کا تولد بیت اللحم میں ہو جائے اور  
یہ کہ مسیح کا نسب نامہ عین تولد کے وقت خاندان داؤد میں دکھلایا  
جائے تاکہ اسکا ابن داؤد ہونا خوب ثابت ہو۔

پس یوسف را استباز کو اس عام حکم کے سبب ضرورت ہوئی  
کہ نامہ سے نکلے اور بیت اللحم میں جا کے نام لکھوائے جیسے ہر بستی

کے لوگ ہر گھس سے اپنے اپنے وطن میں جا کے نام لکھاتے تھے  
 قیام پر ۵ یہودیوں کا بادشاہ مسیح جو سید الانام سے اور ابن اود  
 و ابن خدا تھے جب وقت قریب آیا کہ زمین پر قدم رکھے تب یہودیوں  
 میں کیسی ہل چل پڑی کہ ہر کوئی اپنی بستی کی طرف دوڑا اور غیر قوم بادشاہ  
 کی طرف سے اس دوڑ کا سبب نکلا ہوشیار رہنا چاہئے کہ جب وہ  
 پھر آئیگا کچھ سبب اٹھیں گے کہ پر اگندہ یہودی پھر کنعان کی طرف  
 جائیں گے اور مسیح کا نزول اجلال کنعان ہی میں ہوگا اگرچہ تمام دنیا  
 کے لوگ اس کو آسمانی سے اترتے دیکھیں گے۔

یوسف کو بھی ضرور ہوا کہ مریم کو ہمراہ لیکے بیت اللحم میں جائے  
 اگرچہ اس کے جننے کے دن قریب تھے اور اسی حالت میں سفر مشکل ہوا  
 ہے تو بھی دکھ اٹھا کہ جانا پڑا اس کو ضرور تھا کہ مریم کے نام کے  
 ساتھ اپنا نام لکھا ہے کیونکہ جیسا وہ اپنے والد یعقوب کا وارث تھا  
 ویسا اپنے خسر ہیلی کا بھی شرعی فرزند ہو کے وارث تھا وہ جانتا تھا  
 کہ سرکاری شجروں سے اپنے خانگی شجر سے جو سا خفق لے گیا تھا  
 مقابلہ کر سکے اور باشندگان بیت اللحم کو مریم بنت ہیلی اپنے ساتھ  
 اپنی زوجہ دکھلا کے آپکو یعقوب کا حلیبی فرزند اور ہیلی کا داماد ہونے  
 شرعی فرزند لکھائے اس لئے کہ مریم ابھی پانچ مہینے کا عرصہ

گزارا تھا کہ اُس کے بخاخ میں آمئی تھی اگر وہ ساتھ نہ جاتی تو شکر تھا  
 کہ گھرانے بابتن کا وہ وارث سمجھا جاتا۔ اور خدا تعالیٰ بھی چاہتا تھا کہ یسوع  
 مسیح جو ابھی تولد ہونے پر تھا وہ ان دونوں یعنی یوسف اور مریم کا  
 وارث ساکنان بیت اللہم کے سامنے پیدا ہو جائے تاکہ اُس کا موعود مسیح  
 ہونا ثابت ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب مسیح ظاہر ہو کے ابنِ داؤد  
 کہلا یا تو سب مخالف اور موافق اس بارہ میں خاموش تھے اور مان  
 چکے تھے۔

**فائدہ واضح** ہو کہ اسمِ نویسی دو دفعہ ہوئی ہے اول مسیح خداوند  
 کی تولد کے وقت اسمِ نویسی شروع ہوئی اور کچھ کچھ ہو گئی تھی لیکن  
 پوری نہ ہونے پائی تھی کہ یہودیوں نے وہم میں غرضیاں دیکھیں  
 کہ امئی کیونکہ اہل یہود اس اسمِ نویسی سے سخت ناراض تھے اور انکو  
 اپنا کچھ نقصان اس میں معلوم ہوتا تھا انھیں دنوں میں یہود اہل  
 اُٹھا تھا جبکہ انکو گلا ایل نے کیا (اعمال ۵-۷) یوسفس کہتا ہے کہ  
 یہود انشیپ جلیل کے شہر جملہ کا باشندہ تھا اُس نے اٹھ کے بہت  
 یہودیوں کو اپنے سے ملا پایا اور اسمِ نویسی کو بند کرایا تھا۔ اس سے پہلے  
 اسمِ نویسی کے وقت مریم اور یوسف بیت اللہم میں حاضر تھے اور مسیح  
 تولد ہوا تھا۔

دوسری اسم نویسی اس وقت ہوئی تھی جب مسیح خداوند آئندہ  
 برس کا ہو چکا تھا اور سچہ دوسری اسم نویسی اسی پچھلے حکم کے بموجب  
 ہوئی تھی اور پورے طور پر تمام ملک میں ہوئی تھی یعنی وہ جو پچھلے طور  
 ہو گئی تھی اب مکمل ہوئی تھی اور اس وقت قورنیوس سوریا کا حاکم  
 تھا اور لوفا ۲-۳ کی عبارت بھی جو خطوط وحدانی میں ہے یوں ہے۔  
 (اور پچھلے اسم نویسی تھی جو سوریا کے حاکم تورنیوس کے وقت میں  
 میں ہوئی) اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم نویسی جو تولد شریف کے  
 وقت ہوئی پچھلی تھی۔ جس کی تکمیل سوریا کے حاکم تورنیوس کے وقت  
 میں ہوئی تھی پس وہ پچھلی تھی جس میں مسیح تولد ہوا اور سچہ دوسری  
 جو عہد تورنیوس میں ہوئی۔ لیکن جیستین شہید مسیح کا جان نثار بندہ  
 باشندہ شہر سکم جو دوسری صدی میں ایک عالم فاضل اور مسیحی خدا  
 دوست ہے جس نے مسیحی دین کی صداقت پر اپنے خون سے گواہی دی  
 اور مسیحی ہونے کے سبب مارا گیا وہ تین دفعہ زور دیکے یوں لکھتا ہے  
 کہ قورنیوس تولد شریف سے ہم برس پچھلے حاکم ہوا تھا اور پچھلی اسم  
 نویسی کے وقت وہ سوریا کا حاکم تھا البتہ تولد مسیح کے اسی سال میں  
 وہ برخاست ہوا اور پھر تولد شریف کے آٹھ برس بعد دوبارہ اپنے  
 عہدہ پر بحال ہوا ہے پس ہر دو اسم نویسیوں کے وقت وہ سوریا کا

حاکم تھا پھر جیٹن موصوف کہتا ہے کہ ناموں کی فہرست دیکھ لو دیکھا  
تو رنیوس کا دو دفعہ حاکم ہونا اسی طرح مذکور ہے۔

## چھٹویں فصل

در بیان تولد حمید بہ بریت لحم مجید

اور ایسا ہوا کہ جب وہ وہاں تھی اُس کے جننے کے دن پورے  
ہوئے اور وہ اپنا پھلوتا بیٹا جینی اور اُسکو کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں  
رکھ دیا اس لئے کہ اُنکو سرائے میں جگہ نہ ملی۔

یہ مقام سجدہ کرنے کا ہے اس وقت چاہئے کہ مسیحی ناظرین اپنا  
سر جھکا کے اپنی اپنی روح میں خداوند یسوع مسیح کو سجدہ کریں تعظیمی  
سجدہ بلکہ عبادتی سجدہ۔ کیونکہ خدا کا اکلوٹا اور حقیقی بیٹا جو ذاتی معبود اور  
موجود خلاق ہے زمین پر آیا ہے اور وہ ہمارا حقیقی دوست ہے اور  
اپنی جان دیکے ہمیں بچانے کو آیا ہے۔ وہ نادیدہ خدا کی صورت ہے  
اور ساری خلقت کا پھلوتا ہے کیونکہ وہ ازلی ہے مجسم ہو کے ظاہر  
ہوا اور ساری خلقت اُس سے اور اُس کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

نکال کے دیکھو (قلمی ۱-۱۵ اور ۱۶ سے ۳۳ یوحنا ۱-۱۴ اور ۱۵-۱۶)  
دنیا میں نبی تو بار بار آئے اور جو کچھ خدا نے اُنکو بتلایا انھوں نے آدمیوں

کو سکھلایا اب آخری زمانہ میں سب نبیوں کا بھیجنے والا خالق مالک  
خدا اکا بٹیا آپ مجسم ہو کے ظاہر ہوا ہے۔ (عید الی ۱۔ اسے ۴)۔

پھر کون ہے جو بیت اللحم میں کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ خدا کا

سچا اوتار ہے۔

جب اُس نے دنیا میں قدم رکھا یعنی تولد ہوا اُسی وقت سارے  
فرشتوں نے اُسکو سجدہ کیا تھا (عید الی ۱۔ ۶) اور جب پھلوٹے کو دنیا  
میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں۔ عبادتِ سجدہ  
صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے اور خدا تعالیٰ اپنا حق کسی مخلوق کو نہیں دیتا  
ہے لیکن اُس مولود جل شانہ کے لئے خدا باپ کا حکم ہے کہ سب فرشتے  
اُسکو سجدہ کریں کیونکہ وہ خدا سے خدا اور سچے نور سے سچا نور ہے  
جو مجسم ہو کے ظاہر ہوا ہے اس لئے اُسکو سجدہ کیا ہے۔ پھر دیکھو۔  
(نزلہ ۹۔ ۷) شہر مندہ ہوں وہ سب جو کھودے ہوئے بُت پوجتے  
ہیں اور سورتوں پر پھولتے ہیں اسے سارے معبود و تم اُسے سجدہ کرو  
یعنی سب معبود بھی اُسکو اپنا معبود جان کے سجدہ کریں۔

عین تولدِ مجید کے وقت فرشتوں کی فوج شریف ابن اللہ کی پرستش  
کے لئے حاضر تھی اور عالم بالا میں الہی ستائش کا عظیم جلسہ تھا اور  
خوشی کا نعرہ بلند تھا (لوقا ۲۔ ۸ سے ۱۴) کبھی کسی مولود کے لئے ایسا

معالجہ آسمان اور زمین پر نہیں ہوا اس کے لئے کیوں ہوا اس لئے  
کہ وہ ابن اللہ ہے اور انسان ہو گئے دنیا میں آیا ہے۔

انسان کی روح میں خدا کے دیدار کی خواہش موجود ہے اور اسی  
میں انسان کے لئے ابدی خوشی ہے لیکن جب سے انسان دنیا میں  
ہے کبھی کسی نے خدا کو نہ دیکھا ہاں اسکا جلال اور بعض کرسمے اس کے  
آدھیوں نے دیکھے مگر نادیدنی خدا کو نہیں دیکھا اور نہ کوئی مخلوق اسکو دیکھ  
سکتا ہے کسی مخلوق میں نہ ایسی قوت ہوئی اور نہ ہوگی کہ خدا کو گما ہو ہو دیکھ  
کے اسکی بابت کچھ سنتے ہیں اور اسکی قدرتوں اور استطاموں کو بقدر  
طاقت کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور اس پر جو غایب ہے ایمان لاتے  
ہیں۔ لیکن فطری خواہش دیدار الہی کی انسان کے دل میں سے نہیں  
جاتی وہ دیدار کا اشتاق ہی رہتا ہے اسی لئے بعض نے بتوں کو پوجا  
اور بعض نے پیروں نقیروں کے تصور میں خدا کو دیکھنا چاہا اور بعض  
شخصوں کو اتار مان کے سجدہ کیا لیکن خدا کی صفتوں کو انکی ذات  
میں کبھی کسی نے نہ ٹٹولا جو کچھ کیا احمقانہ کام کیا اور انکو جو اتار نہ  
تھے اتار بنایا بلکہ اس لفظ کو عام کر لیا۔ بعض دہریے ہو کے دہر کو  
اور مادہ کو خدا مان بیٹھے۔ بعض وحدت الوجود کے قائل ہوئے اور  
اپنے دل کی تسلی کے لئے جو کچھ انکو سوچھا اٹھوں نے کہا اور کیا۔



بعض نے کہا کہ قیامت میں اللہ کا دیدار ہوگا اور نہ سوچا کہ نادیدنی شخص کیونکر دیدنی ہوگا جب تک کہ وہ مجسم ہو کے نہ آئے۔

آخر کار یوں ہوا کہ جس نے انسان کے دل میں اپنے دیدار کی خواہش پیدا کی تھی اسی نے اپنا دیدار آپ دیا اور اپنے قدیمی وعدوں کے موافق اپنے اکلوتے بیٹے کو جو خدا سے خدا ہے دنیا میں بھیجا جو مریم کنواری سے پیدا ہوا۔ اب جبکہ دل چاہے خدا کی ذات اور صفات کو اُس میں ٹھوٹے وہ وہاں سب کچھ پائیگا (قلسی ۱-۱۹) کیونکہ باپ کو بھیہہ پیدا کیا کہ سارا کمال اُس میں بسے (۲-۹) الوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہوا ہے (یوحنا ۱-۱۸) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بتنا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے بتلا دیا (۱۴-۱۰۹) اے فیلبوس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہ جانا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ اس لئے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔

بھیہ معاملہ کہ خدا کے بیٹے نے جنم لیا اور مجسم ہو کے دنیا میں آگیا اسکا سبب کیا ہوا۔ اس معاملہ کا سبب وہ محبت ہے جو مالک خدا میں بنی آدم کے لئے ہے کہ اُس نے اُن کی فطری خواہش ویدار کو بھی مکمل کیا اور انکی جانوں کو جو اُس پر ایمان لائے ہیں ابدی ہلاکت

سے بچا لیا (یوحنا ۳-۱۶) خدا نے دُنیا کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا  
 بیٹا دے دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ حیات ابدی پائے  
 (اتمط ۱-۱۵) بھبات برحق اور باکمل تسلیم کے لائق ہے کہ مسیح یسوع  
 گنہگاروں کے بچانے کو دُنیا میں آیا۔ پس ہم سب مسیحی اس بات  
 کو قبول کرتے ہیں کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت کی ہے اور اس محبت  
 کا جواب ایمان اور شکر گزاری اور اطاعت سے دیتے ہیں اور  
 یوں اقرار کرتے ہیں۔

## کلمہ ایمان

میں خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کا اکلوتا  
 بیٹا ہے کل زمانوں سے پہلے مولود۔ خدا سے نور۔ نور سے نور۔ خدائے  
 برحق سے خدا کے برحق۔ مصنوع نہیں بلکہ مولود۔ اُسکا اور باپ کا جو ہر  
 ذات ایک ہے۔ اُسکے وسیلے سے کُل چیزیں موجود ہوئی ہیں اور  
 وہ ہم آدمیوں کی نجات کے لئے آسمانوں پر سے اُتر آیا۔ اور بقدرت  
 روح القدس کنواری مریم سے مجسم ہوا اور انسان بنا اور پٹوس پہاڑوں  
 کی حکومت میں ہمارے لئے مصلوب ہوا۔ مارا گیا۔ اور دفن ہوا۔  
 اور تیسرے دن مقدس نوشتوں کے بموجب جی اُٹھا اور آسمانوں

اد پر چڑھ گیا۔ اور باپ کے دہنئے ہاتھ بٹھیا ہے اور جلال کے ساتھ  
زندہ دل اور مردوں کی عدالت کرنے کو پھر آنے والا ہے۔ اُس کی  
سلطنت کی انتہا نہ ہوگی (یہی سچا ایمان ہے جو تمام صحف انبیاء سے  
ثابت ہے کسی حدیث کو ذرا بھی اس میں دخل نہیں ہے جس کی روح  
اس ایمان نے قرار پایا ہے وہی بجھ گیا۔

کسی نے غلط مشہور کیا ہے کہ آدم اول جب پیدا کیا گیا تو اس کو  
خدا کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ سچہ خیال تحریف منہوی  
سے پیدا ہوا جو کسی حضرت نے (عبداللہ ۱-۶) کے سمجھنے میں کی ہے غلط  
فہمی یا فریب دہی کی راہ سے سچہ خیال نکلا ہے وہ آیت حیاتیہ  
میج کے حق میں لکھی ہے کوئی حضرت اس کو آدم اول پر جانیٹھے میں  
دیاں لکھا ہے کہ (جب پھلوٹے کو دنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کے سب  
فرشتے اس کو سجدہ کریں) دیکھو اوپر نیچے کی سب آیات میج کے حق میں  
ہیں اور آدم اول کا یہاں کچھ ذکر نہیں۔ ہاں لفظ پہلوٹا ہے جس کو  
اُنھوں نے پھلا انسان سمجھا ہے لیکن اُس سے مراد خدا کا پھلوٹا ہوا  
یا خلقت کا پھلوٹا جس سے خلقت وجود میں آئی اور وہ مسیح یسوع  
ہے جس میں الوہیت ہے پھلا آدم مرث انسان تھا اور اُس میں  
الوہیت نہ تھی اس کو سجدہ کرنا سب پرستی کا کام تھا اور محال ہے کہ

خدا تعالیٰ کبھی کسی کو بت پرستی کا حکم دے۔ لیکن وہ اپنے پھلوٹے  
 بیٹے کو آسمانوں پر سے زمین پر لایا اور جب وہ مجسم ہو کے کنواری پریم  
 سے پیدا ہوا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اسکو سجدہ کریں اس لئے  
 کہ وہ کامل خدا تھا اور کامل انسان بناتا تب سجدہ اسکی الوہیت کے  
 سبب سے تھا۔ وہ جو آدم اول کے حق میں ایسی باتیں بولتے ہیں  
 اُن سے پوچھنا چاہئے کہ کیوں صاف جواب بھی آدم کو سجدہ کرتے  
 ہو یا نہیں وہ جو ایک دفعہ سجدہ سے ابد تک سجدہ سے یسوع  
 جو تولد مجید کے وقت فرشتوں کا مسجود تھا اُس وقت سے اب  
 تک مسجود ہے اور ابد تک وہ مسجود رہیگا۔ پھلے اسکو فرشتوں  
 نے سجدہ کیا پھر گدڑیوں نے زیارت کی پھر موبسیوں نے سجدہ کیا  
 پھر اسکی تمام امت جو ساری زمین پر پھیل رہی ہے اسکو سجدہ کرتی  
 ہے وہ لاکھوں لاکھ دیہوں کا بلکہ کروڑ کروڑ کا ہر زمانہ میں درمیان دنیا  
 کے مسجود اور معبود ہے اور آسمانوں کے آسمان یعنی عرش معلیٰ پر  
 تمام فرشتگان کا اور سب مومنین اور انبیاء اور اولیا اور شہداء اور  
 صالحین اور صافقین کی ارواح کا اپنے باپ کی وحدانیت میں معبود  
 اور مسجود ہے۔ اور وقت چلا آتا ہے کہ وہ قیامت اور عدالت کرنے  
 کو آئیگا تب ہر ایک گھٹنا اس کے سامنے جھکیگا یہ سب باتیں حدیثوں

ہے نہ قیاس سے مگر کلام اللہ سے ثابت ہیں انور دیکھو (فلیپی ۲-۱۱)۔  
 اُس کی حمد اب تک تھے کیونکہ وہ باپ اور روح القدس کے ساتھ  
 ایک ہی خدا ہے۔

اب تولد مجید کی آیت کے الفاظ پر غور کرو (لوقا ۳-۴۶) اور  
 ایسا ہوا۔ یعنی مسیح کا تولد یوں وقوع میں آیا جسکا ذکر یہاں ہوتا ہے نہ  
 اُس طرح جسکا ذکر بے سند حدیثوں میں ہے اور وہاں سے قرآن میں  
 بھی نقل ہوا ہے۔ (کہ جب وہ وہاں تھے) یعنی بیت اللحم بتی میں تھے  
 اس بات پر زور ہے کہ جب وہاں تھے تب تولد ہوا ہے یعنی ناصرہ  
 یا یروشلم وغیرہ اور کسی جگہ میں سفین بیت اللحم میں پیدائش ہوئی ہو  
 اور یہی جگہ خدا کے علم اور ارادہ اور تجویز سے ازل میں مقرر تھی،  
 خاص مقصد اور خاص مراد کے لئے۔ چنانچہ سیکہ پیغمبر نے مسیح کی پیدائش  
 سے (۱۰۷۰) برس پہلے خدا سے معلوم کر کے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ  
 وہ مالک بیت اللحم سے تخلیگ اور اس سبب سے بیت اللحم کی شرافت اور  
 فضیلت تمام یہود کے شہروں سے زیادہ ہو جائیگی اور سب بات یہودیوں  
 کو خوب معلوم کرا دی گئی تھی (میکہ ۵-۲ سے ۵ یوحنا ۷-۴۴) پس  
 خداوند مسیح کا تولد اُسی جگہ ہوا۔

فائدہ۔ لفظ بیت اللحم کے معنے ہیں روٹی کا گھر عزرا میں لحم گوشت

کو کہتے ہیں لیکن عبرانی میں روٹی کو لحم کہتے ہیں۔ پھر اس بیتی کو افراط  
 یا بیت اللحم افراط بھی کہا گیا ہے افراط کے معنے ہیں زیادہ اور سمجھ نام  
 اس لئے دیا گیا ہے کہ وہاں بہت روٹی پیدا ہوتی تھی کسی زمانہ میں وہاں  
 اناج و خوراک کی چیزیں بافراط پیدا ہوتی تھیں اس لئے افراط نام دیا گیا  
 اور داؤد پیغمبر کے ابا و اجداد وہاں کے قدیمی رئیس اور زمیندار تھے اگرچہ  
 شروع میں اس بیتی کو بیت اللحم افراط نام نہ تھی خوراک کی کثرت کے سبب  
 سے دیا گیا تھا لیکن جب مسیح وہاں پیدا ہوا تو روحانی روٹی وہاں سے  
 نکلی نہ صرف زندگی کی حفاظت کے لئے بلکہ ابدی زندگی بخشنے کے  
 لئے اور ایسی روٹی نکلی جو تمام جہان کے لئے کافی وافی اور شافی ہے  
 نبیور سمجھو (یوحنا ۶-۳۲ سے ۳۵ و ۴۸ سے ۵۱) وہ آسمان سے اُترا  
 آیا وہ زندگی بخش ہے اور وہ روحوں کی خوراک ہے اور جو کوئی  
 اُس کو کھاتا ہے یعنی اپنی روح میں اور اپنے دل و دماغ میں اس کو  
 بسنے دیتا ہے وہ ابد تک نہ مرے گا۔ پس ثابت ہو گیا کہ اس بیتی کی وجہ  
 تسمیہ میں بھی اللہ عالم الغیب کا انتظامی ہاتھ شامل تھا جو ابظاہر  
 ہوا (کہ جب وہ وہاں تھے) بیت اللحم انکا وطن تھا مگر وہ کئی ایک نشت  
 سے نامصرہ میں جا بسے تھے اس وقت کہ ابن اللہ کے تولدِ مجید کا وقت  
 ہے بیت اللحم میں تھے اور وہ اس نیت و ارادہ سے وہاں نہ گئے تھے

کر ٹکے کا تولد وہاں ہو جائے مگر آسمان کے خدا کی طرف سے پوسیلہ  
 شہنشاہ وقت کے ایک ایسا حکم نکلا تھا کہ انکو مجبوراً وہاں جانا پڑا  
 پس خدا جو صادق القول ہے وہ اپنی مرضی اور ارادہ کو آپ ہی پورا  
 کیا کرتا ہے ان لوگوں کا یہاں آنا بظاہر ایک اتفاقی امر نظر آتا ہے  
 فی الحقیقت امر ارادی ہے اور ایسا ارادی ہے کہ اُس میں انسان  
 کے ارادہ کو دخل نہیں ہے صاف خدا کا ارادہ ظاہر ہے اور اس  
 یسوع کی سیحیت پر خدا کی طرف سے یہ پھلی مہر ہے اُسکے جننے کے دن  
 پورے ہوئے، قاعدہ میں نو ماہ مقرر ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کا قدوس  
 نو ماہ رحم مادر میں حسب دستور رہا اور پورے دنوں کا بچہ ہو کے تولد  
 ہوا۔ جب رحم میں آیا قاعدہ معمولی سے بلند تر قاعدہ کے ساتھ رحم  
 پاک میں آیا تاکہ گناہ موروثی سے الگ رہے اور جب موجود ہو گیا تب  
 قاعدہ جہان کا پابند ہو گیا کیونکہ اب کچھ ضرورت نہ رہی کہ قاعدہ معمولی  
 سے الگ ہو وہ پورے دنوں کا ہو کے تولد ہوا کیونکہ وہ کامل انسان  
 ہے ہر بات میں کامل (وہ اپنا پھلٹنا بیٹھا جی) لفظ اپنا کیا سکھانا ہو  
 بھی کہ وہ انسان جو تولد ہوا مریم کا اپنا بیٹا تھا یعنی مرث مریم سے پیدا ہوا  
 ساری کتاب میں کہیں ایک لفظ بھی نہیں ہے جس سے دہم ہو کہ وہ  
 یوسف راستباز کا حقیقی فرزند ہو بھی خیال سلمان نیچریوں کا محض دھوکا

ہے کوئی آدمی اپنا ایمان اس دھوکے میں آکے برباد نہ کرے۔ مسیح  
روح القدس کی قدرت کے سایہ سے رحم میں موجود ہو گیا اور اُسکا  
جسم مریم کے خون سے بنا (پھلوتا) بمعنی پھلا بچہ دوسرا ہویا نہ ہو وہ  
پھلا تھا۔

**فائدہ** لفظ پھلوتا اس مقام پر خوب ذہن نشین ہونا چاہئے کہ  
ہے کہ وہ مریم کا پھلوتا ہے سچ ہے کہ وہ مریم کا پھلا بچہ تھا پھر لکھا ہے  
(رومی ۸-۳۹) تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پھلوتا ٹھہرے پس  
وہ تمام مومنین مقبولین اولین و آخرین میں بھی پھلوتا ہے وہ سب اولین  
اور آخرین جو مقبول ہیں کسی نہ کسی قدر اس شخص سے مشابہت پیدا  
کر کے مقبول ہوئے ہیں اس لئے کہ جس قدر لوگ مقبول ہوئے ہیں وہ  
اسی شخص کے ہن شکل ہو کے مقبول ہوتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے عزیز بیٹے  
کی صورت آدمیوں میں دیکھ کر انکو قبول کرتا ہے اور بنیاد اس مشابہتی  
کی اُس نئے جنم میں ہے جو اس قدر دوسرے مولود سے لوگ پاتے ہیں اور  
اُس نئے جنم کی بنیاد اس تولد و تجسم میں تھی۔

پھر لکھا ہے کہ وہ خدا کا پھلوتا بیٹا ہے (عبرانی ۱-۶) اور اس لفظ  
کی شرح یوں کی گئی ہے (قلسی ۱-۱۵) کہ وہ ساری خلقت کا پھلوتا  
ہے یعنی وہ پھلا شخص جس سے ساری خلقت موخر ہے اور وہ تو کلمہ



جو ساری خلقت سے پھلے تھا اور خدا ہو کے خدا کے ساتھ تھا یعنی خدا کی  
اور کلمہ کی ماہیت تو واحد تھی مگر ان میں تعدد تھا کہ ایک کے ساتھ دوسرا  
تھا۔ پہر وہی پھلوتا اس پاک مولود انسان میں ظاہر ہوا مجسم ہو کے اور وہ  
خلقت کا پھلوتا جو جسم لیکے ظاہر ہوا یقیناً خدا کا کریم ہے۔

پھر نکھا ہے کہ وہ کلیسا کا سر ہے اور وہی شروع سے ہے اور وہ  
میں سے پھلوتا ہے تاکہ سب باتوں میں اسکا پھلا درجہ ہو (قلسی ۱-۱۸)  
خوب یاد رہے کہ وہ ہر درجہ اور ہر فضیلت اور عزت کی بات میں پھلا اور  
مقدم ہے اب جو کوئی مسیح یسوع کو مقدم نہ مانے بلکہ اسکو موخر کر کے کسی  
غیر کو مقدم ٹھہرائے وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا مخالف ہے اور اس گستاخی  
میں بہکت ابھی ہلاک ہو گا اگر وہ توبہ کر کے کلام کے موافق مسیح یسوع کو  
نہ مانے۔

فایکدہ وہ جنم جو خدا کے بیٹے نے مریم سے لیا ہمارا حصہ بھی اس  
جنم میں تھا کیونکہ ہمارے نئے جنم کی بنیاد وہی پاک جنم ہے جو مریم سے  
مسیح یسوع کا سوا تب مریم ہم سب مسیحی بندوں کی ماں ہے کیونکہ وہ  
اُم المومنین ہے اسکی تعظیم مناسب کرنا واجب ہے اور اس کے لئے  
غیر تمندی بھی چاہئے البتہ رومیوں کی مانند پر تشش کرنا بجا کام ہے  
لیکن بادب نام لینا اور خداوند کی ماں کہنا اور مقبولہ سمجھنا اور سب عورتوں

میں مبارک ماننا جیسے کلام اللہ میں لکھا ہے واجب اور لازم ہے۔  
**فائدہ** دیکھو خداوند مسیح نے صلیبی موت کے وقت کہ کلیسا کے جسم  
 کا وقت وہی تھا یوحنا کو مریم کی فرزندگی میں دیا اور بڑے غور کا مقام  
 کہ ہو اور پانی جو خداوند کی پسلی سے نکلا یقیناً مسیحی کلیسا کا مادہ تھا اور صرف  
 اسی شخص نے دیکھا جس نے مسیح کے مونہ سے پھر سنا کہ (دیکھ تیری ماں،  
 یہ مقام بہت گہرا ہے بتلانے سے نہیں انکشاف سے کہتا ہے  
 (اور اسکو کپڑے میں لپیٹا) اصل میں اتنا ہے کہ اسکو لپیٹا (اور چرنی  
 میں رکھ دیا، چرنی یا گھری عربی مذہب فارسی آغویونانی فتنہی - چرنی  
 جانوروں کے لئے بنائی جاتی ہے کہ اس میں انکو بہوسا چرائیں -  
 مسیح کو مریم نے جن کے کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں رکھ دیا رکینو مکہ لکھو  
 سرائے میں جگہ نہ ملی، اس وقت کوئی سرائے وہاں تھی - بعبد  
 داؤد کہام بن برزلی نے ایک سرائے بیت اللحم میں بنائی تھی جہاں  
 ذکر (یرمیا ۴۱-۱۷) میں ہے شاید اسی سرائے میں جگہ نہ ملی یا کوئی  
 اور سرائے ہو - تدیم سچی مصنف لکھتے ہیں کہ ایک غار تھا اس کو  
 سرائے کہتے تھے اور اب تک وہ غار موجود ہے اور اس میں چرنی  
 کا مقام دکھلاتے ہیں جسکی زیارت کے لئے دنیا کی چار سمت سے  
 مسافر جاتے آتے رہتے ہیں - انکو سرائے میں جگہ نہ ملی شاید اس لئے

کہ بہت مسافران سے پھلے آئے ہوں اور تمام جگہ گہیری ہو۔ یا اسلئے  
 کہ پیسے والوں نے زیادہ کرایہ دیکے جگہ لے لی ہو اور یہ لوگ غریب  
 تھے کرایہ نہ دے سکے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انکا کوئی عزیز دوست  
 واقف بھی اُس بستی میں نہ تھا کہ اُس کے گھر میں فروکش ہوتے۔ یا ان  
 کی غیرت نے تقاضا نہ کیا ہو کہ کسی کے گھر پر اتریں اور اُس کے لئے  
 بار ہوں۔ پس وہ بستی کی طرف نہیں گئے سرائے کی طرف ضرور گئے کہ  
 ہر سرائے مسافروں کا گھر ہوتا ہے مگر سرائے میں بھی جگہ نہ ملی تب سرائے  
 کے پاس مسافروں کے جانوروں کی جو چرنی تھی وہاں اترے۔ دیکھو  
 بیت اللحم میں اُس شخص کو جگہ نہ ملی جو اسی بستی کا بڑا رئیس زادہ تھا۔ کیونکہ  
 کئی بشتیں گزر گئیں تھیں کہ بستی کو چھوڑ کے نکل گئے تھے اور انکی تدبی زمین  
 اور مکان غیروں کے قبضہ میں آ گئے تھے اب وہ اپنے ہی شہر میں جنہی  
 مسافر تھے تو بھی نسب نامہ جات ساتھ لیکے آئے تھے کہ آپکو وہاں کے  
 رئیس اعظم داؤد بادشاہ کی اولاد میں ثابت کر کے دکھائیں۔ ایسے معاملہ  
 کہ آدمی اپنے ہی وطن میں غریب الوطن ہو جاتا ہے اکثر دیکھنے میں  
 آتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ ابن الحداد کو جگہ نہ ملی۔ جس وقت وہ زمین  
 پر پھیلا قدم رکھنے والا تھا اُس وقت سنتے ہیں کہ اُسکو سرائے  
 میں جگہ نہ ملی زمین آسمان کے خالق اور مالک کو سرائے میں جگہ نہ ملی

جس کے لئے اور جس کے وسیلہ سے سب کچھ پیدا ہوا اسکو جگمہ نہ ملی۔  
 اس میں کوئی بھی نہ تھا اور بھی نہ ہی تھا کہ اُس نے خود آپکو پست کیا اور  
 اپنے حقیقی جاہ و جلال پر نقاب ڈالا۔ (نیللی ۲-۸۷) نکال کے پڑھو۔ نہ  
 صرف اس وقت اسکو جگمہ نہ ملی بلکہ اسکا اپنا گھر کبھی کوئی نہ تھا (لوقا ۹-۵۸)  
 وہ کبھی دوستوں کے گھر میں کبھی پھاڑ پر جہاں موقع پاتا رات بتاتا تھا۔  
 اُس نے کبھی دنیا کی کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کی ہمیشہ اور ہر وقت آسمانی  
 اور الہی باتوں میں مشغول یا گیا ایسا کہ اسکا کوئی غیر تمام صفحہ عالم میں نظر  
 نہیں آتا۔ جس قدر تارک الدنیا لوگ پیدا ہوئے ہیں وہ اُن سب میں  
 سبھی چھلا اور مقدم اور روشنی بخش پیشوا ہو کے جلوہ نما ہے اور اس  
 کی پیروی میں صاف صاف زندگی نظر آتی ہے۔

ہاں اُس وقت بیت اللہ کی سرائے میں بھی جگمہ نہ ملی اور خداوند  
 چرنی میں رکھا گیا اور والدہ ماجدہ چرنی کے پاس بیٹھی تھی کسی دای  
 جناحی اور بدوکار کا ذکر نہیں ہے گناہ کی مانند تھے اور اپنے وطن  
 میں غریب الوطن تھے لیکن وہ جب پھچا نا گیا تو کیا ہوا سا را بیت اللہ  
 اُسی کا ہو گیا اب وہاں صرف مسیحی لوگ رہتے ہیں سب یہودی  
 وہاں سے نکل گئے ایک گھر بھی کسی یہودی کا نہیں ہے اور شہر بھی  
 بہت بڑا گیا قریب آٹھ دس ہزار کے آبادی ہے۔ اور اس سرائے

کی جگہ میں ایک عہدہ گر جا بنا ہوا ہے جو سلسلہ میں مسطین شہنشاہ روم  
 کی والدہ ہلینا بگیم نے بنایا تھا یہ ملکہ مسیح کی جان نثار ہندی تھی اُس کے  
 کئی ایک کامر اتیک دنیا میں ایسے عہدہ موجود ہیں جن سے مسیحی دین کا  
 کچھ نہ کچھ جلال ہے۔ یہ گرجا جو سراسر کی جگہ میں ہے اسکی چار طرف  
 خانقا ہیں ہیں رومی اور یونانی اور ارمنی مسیحیوں نے بنا رکھی ہیں۔  
 وہاں مسیحی عابد رہتے ہیں اور گرجے کے بینک فٹ نیچے غار میں اتر کے  
 اُس مبارک چرنی کی جگہ ہے جہاں خدا کا بیٹا رکھا گیا تھا وہاں کی  
 زمین اور چھت اور چھار دیواری سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے۔  
 اور ایک مصنوعی ستارہ بھی وہاں ہے یونانی و رومی مسیحی وہاں  
 مجاور ہیں اور قدیمی مجاور ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ۳۴ چراغ وہاں  
 رات دن روشن رہتے ہیں انکا ضح دنیا کے مسیحی بادشاہوں کی  
 طرف سے جاتا ہے کہ سلطان السلاطین کی جاے تولد کی عزت دنیا  
 کے سلاطین کرتے ہیں اور ہزار ہزار مسافر اطراف دنیا اور عدد  
 دنیا سے زیارت کے لئے آتے جاتے ہیں وہاں ایک غریب خانہ  
 اور ایک یتیم خانہ اور چند در سے بھی ہیں اور وہ بستی خاص مسیحی  
 بستی ہو گئی ہے اگرچہ وہ سب یونانی اور رومی مسیحی بعض سائل  
 اور طریقوں میں ہمارے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے تو بھی مسیحی

ہیں اور تنجیناً سولہ سو برس سے اُس مقام یا دگاری کے محافظ ہیں۔  
اب سوچو کہ کلام اللہ میں کیا لکھا تھا (اے بیت اللحم افراتہ تو  
یہودا کے بڑے شہروں کی نسبت ہرگز چھوٹا نہیں ہے) یعنی اگرچہ تو  
چھوٹا سا گائوں سے فی الحقیقت تو بڑے شہروں سے زیادہ عزت او  
درجہ کا مقام ہے کیونکہ تجھ میں سے اسرائیل کا حاکم نکلیگا۔ پس  
عیسوع مسیح وہاں سے نکلا اور اسی سبب سے بیت اللحم کی بڑی عزت ہو گئی  
نہ صرف یہودا کے شہروں میں بلکہ تمام دنیا کے سب شہروں میں  
بیت اللحم خاص بڑی زمین پر ہے جو ابن اللہ کا مولد ہے۔  
خدا تعالیٰ نے بیت اللحم کی ثروت کا ذکر اس پیشین گوئی میں کیا تھا  
اور جیسے فرمایا تھا دیسے ہی ہوا تب یسوع برحق اسرائیل کا حاکم ہے  
جس کے سبب سے بیت اللحم نے عزت موعودہ پائی ہے۔  
فایرہ دیکھو ابن داؤد جو سلطان السلاطین اور لوہے کے عصا  
سے حکومت کرنے کو آنے والا ہے جسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے  
وہ بحالت غریبی اُسی بستی میں تولد ہوا جہاں ایسی پرداؤد و ذنون  
ہے کیونکہ بستی کے تنہ سے ایک شاخ نکلنے پر تھی سو نکلی اور اب وہ  
ایسا بڑا درخت بن گیا جس کے سایہ میں تمام دنیا کے لوگ سچی  
آسائش اور حقیقی آرام پاتے ہیں اور وہ درخت چار طرف شاخیں

چھوڑنا چلا جاتا ہے نہ دشمنوں کے کاٹنے سے کتنا ہے نہ سوکھتا ہے  
 سے سوکھتا ہے کیونکہ اُسکی قوت اور شادابی آسمان کے خدا سے ہر  
 قایمہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع ہی سے بیت اللحم کو مسیح کا  
 مولد پہچان کے وہاں کے مسیحی لوگوں نے یادگاری کا مقام ٹھہرایا  
 ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ہمارا خداوند مسیح مردوں میں سے جی اٹھا  
 اور آسمانوں کے اوپر چڑھ گیا اُس وقت مبارک مریم مقبولہ کلیسیا  
 کے در بیان یروشلم میں موجود تھی اور جب روح القدس یعنی پارلٹس  
 آیا مریم نے بھی سب کے ساتھ روح القدس کو پایا تھا۔ اُس نے  
 پیدائش کے وقت کی بہت باتیں مسیحی لوگوں کو بتلائی ہیں اور اُسکا  
 بیان اس بارہ میں معتبر بیان ہے یہ مقبولہ مبارک دیوتی یروشلم  
 کی کلیسیا میں رہی تھی پھر انیس کی کلیسیا میں یوحنا کے ساتھ دیر  
 تک زندہ رہکر وہاں انتقال فرمایا ہے۔

بیت اللحم یروشلم سے صرف ۶ میل ہے کیا یہ بعید القیاس ہے  
 کہ مریم نے اپنے عہد کے مسیحیوں میں سے بعض کو ساتھ لیجا کے  
 بیت اللحم میں بعض مقام دکھلائے ہوں۔ کیونکہ اُسی زمانہ کے لوگ  
 بیت اللحم کے بعض مقامات کی زیارت کرنے لگے تھے ہاں وہ سب  
 مقامات یہودی دشمنوں کے قبضہ میں تھے لیکن دیکھ دیکھ آنے کو

کون منع کر سکتا تھا اور سچہ جو میں لکھتا ہوں ثابت ہے اس بیان کے  
 ہدیریان قیصر روم جو بت پرست اور مسیحی دین کا دشمن تھا  
 جبکہ انتقالِ ستلہء میں ہوا ہے اُسکا معاملہ بیت اللحم کی نسبت موزوں  
 نے یوں لکھا ہے کہ اُس نے باین نیت کہ مسیح کے تولد کی جگہ کو ناپاک  
 کرے اور میٹ دے یہ بندوبست کیا تھا کہ بیت اللحم کی مراٹے  
 میں ایک باغ لگوایا اور اُس باغ میں اِدُنُس دیوتا کی مورت کھڑی  
 کر کے پوجا کرائی اور وہ باغ (۸۰ برس) وہاں رہا تھا۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ ہدیریان نے مسیحی لوگوں کو بیت اللحم  
 میں جاتے آتے اور مسیح کا مولد جان کے عزت دیتے اور سترائے ہیں  
 جا کے چرنی کو دیکھتے سنا ہوگا تب ہی تو اُس نے یہ بندوبست مراٹے  
 کی نسبت کیا کہ وہاں باغ ہو اور ایک بت کا مندر وہاں بنے کہ مسیح  
 کی یادگاری کا مقام نہ رہے۔ اور وہ مسیحی جو اسکے زمانہ میں اس جگہ  
 کو یادگاری کا مقام جانتے تھے وہ سب تو پھلی صدی کے مومنین  
 مقبولین روح القدس یافتہ لوگ تھے۔ ہاں مظلوم اور کمزور تھے کہہ  
 نہ کر سکے اور کیونکہ وہ غریب شہنشاہ کا مقابلہ کر سکتے تھے صبر کیا۔  
 تو بھی میرا قیاس اس بات کو قبول نہیں کر سکتا کہ خاص مقامات اس  
 باغ وغیرہ سے ایسے میٹ جائیں کہ پھر یاد نہ رہیں اگرچہ وہاں اُس کے



سب سے سی مٹی بھی ٹولوائی تھی لیکن سچی جان نثار بندے وہاں ادھر  
 ادھر رہتے اور پھرتے تھے اور وہ ایشیا کے لوگ تھے نہ یورپ کے  
 ایشیا والوں کی عادت ہے کہ مقامات متبرکہ کو پشت در پشت جلاتے  
 اور معتقدین کو اور اولاد کو دکھلاتے چلے آتے ہیں بھوہا بیا نہ روح  
 تو چند روز سے دُنیا میں آئی ہے اُن لوگوں میں محبت کی روح تھی لینے  
 وہ روح جس سے عطر ڈبلا گیا نہ وہ روح جو کہتی تھی کہ عطر کی بربادی  
 ہوئی (پوچھنا ۱۲-۱ سے ۸) اور جس حالت میں کہ مخالف اس جگہ کو  
 میٹ دینا چاہتا تھا تو اور بھی زیادہ اس پر متوجہ ہونے کا موقع ہوا  
 ہوگا وہ اچھی طرح حدود وغیرہ یاد کر کے بولتے رہے ہونگے کہ وہ جاری  
 یادگاری کی جگہ ہے جو حاکم نے چھین لی ہے۔ پس بھہ کہنا کہ وہ جگہ  
 یاد نہ رہی ہوگی درست نہیں ہے بلکہ بھہ کہنا کہ زیادہ یاد رہی ہوگی صحیح ہے۔  
 یہاں تک کہ ہلینا بگیم اٹھی جس نے وہاں جا کے کہ جانوایا اور بت کی  
 ناپاکی کو دور دفع کیا اور تولد شریف کی یادگاری کا عمدہ چمن لگا دیا اور ایسا  
 چمن لگا کر اب تک قائم ہے۔

بیت اللحم پھلا مقام دُنیا میں مسیح کے تولد مجید کی یادگاری کے لئے  
 ہے اور جن چیزوں کی وہاں یادگاری ہوتی ہے اُن سب کا ذکر کلام اللہ  
 میں موجود ہے اگر خاص جگہ سے ہٹ کر کوئی جگہ بنائی ہو تو کیا مضائقہ

ہے واقعات تو اُسی جگہ کے ہیں جن سے برکت پاتے ہیں مقامات سے کچھ برکت نہیں پاتے ہاں مقامات سے واقعات کی تصدیق ہوتی ہے۔ سچی کلیپا میں سچیت کا بیان شروع سے درمیان میں صورتوں کے ظاہر کیا گیا ہے اول واقعات ہیں جو کلام اللہ میں لکھے ہیں دویم مقام واقعات ہیں جو واقعات کی تصدیق کرتے اور تفہیم بخشتے ہیں کیونکہ بدون موقع واردات کے کسی واردات کا سمجھنا کچھ مشکل ہوتا ہے سیدوم ایام واقعات ہیں جو سچی تہیوار کھلاتے ہیں پس واقعات اور مقام واقعات اور آیا م واقعات چھ سب ملے خاص و عام لوگوں کے لئے زیادہ تر مفید ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان میں صرف واقعات سُنائے جاتے ہیں مقام اور ایام کی طرف بے پرواہی ہوتی ہے اس صورت میں دین سچی اس ملک میں ملکی دین نہ ہوگا اور ضرور ہے کہ بھیدین نہ صرف روحانی بلکہ ملکی دین بھی ہو دے۔

## ساتویں فصل

### یوم تولد کے بیان میں

اب وقت ہے کہ تولد شریف کی تاریخ اور مہینا اور دن اور سال اور موسم کا ذکر کیا جائے کہ خداوند مسیح کب تولد ہوا تھا۔

ان سب باتوں کا تصفیہ نصوص سے نہیں ہو سکتا مگر قیاس غالب سے جو کچھ دریافت ہوتا ہے یہاں لکھتا ہوں۔ تولد شریف کی یادگاری کے ماننے کا دستور مختلف طور سے شرقی جماعتوں کے درمیان چلا آتا تھا جس کا فیصلہ ۱۳۳۷ عیسوی میں مغربی جماعتوں سے ہوا اور اچھا ہو کر اختلاف اٹھایا گیا اور ایک خاص دن مقرر ہوا اسی قاعدہ سے ہوشہرہ سے اب تک جاری ہے کہ سب دینی راہ ۱۵ اور رسوم علماء دین کی مجلسوں سے تجویز ہو کے جاری ہوتی تھیں اور اب تک ہوا کرتی ہیں پس اسی طور سے بہنگرانی و سرپرستی صدر اسقف روم شہرہ سے پچھ کام ہوا کہ عید تولد کی یادگاری کا دن ۳۵ دسمبر ٹھہرا اور اسپر تمام دنیا کی جماعتوں میں عملدرآمد ہونے لگا اور اب تک ہوتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یقیناً ہی دن ٹھیک ٹھیک اور نہایت صحیح وقت ہے لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ غالباً یہی ٹھیک اور درست ہے یقیناً کی جگہ غالباً کا لفظ بولتے ہیں اور غالباً اس لئے کہتے ہیں کہ اسکے لئے کچھ دلائل تو ہیں جن کا توڑنا آسان نہیں ہے۔

قائد ۵ یہ بھی یاد رہے کہ اگر ٹھیک وہی دن معلوم ہوتا تو کوئی نعمت زیادہ حاصل کر سکتے تھے اور اگر وہ ٹھیک وقت معلوم ہو

اور کوئی اور وقت قرار دیا گیا ہو تو کونسی برکت کم ہو جاتی ہے ٹھیک  
ہو یا نہ ہو یا دگکاری کا فائدہ ہر صورت میں برابر موجود رہتا ہے جبکہ ہم  
ایمان اور محبت سے خداوند کے لئے عید تولد کی یادگاری کرتے ہیں  
سال میں ایک دفعہ۔

پس وہ دلائل جن سے ۵۴ تاریخ دسمبر عید تولد کی یادگاری قرار  
پائی ہے اگر کوئی سُنتا اور سمجھنا چاہتے تو اس ذیل کو ذہن نشین کرنے کے  
انکے نتیجہ کی طرف دیکھے اور اس ذیل سمجھنا چاہتے ہیں۔

(۱) ہیرودیس بادشاہ یقیناً بعد تولد مجید کے کسی وقت مورا ہے نہ تولد  
سیح سے پہلے بوجہ (متی ۲-۱۰) کے۔

(۲) یوسفیس یہودی مورخ کا بیان ہے کہ جب ہیرودیس مورا تھا  
اُس وقت رومی سن سات سو پچاس تھا اور کہ عید فصح اُس وقت  
قریب تھی اور کہ جب وہ مورا تھا اُس وقت چاند گھن تھا۔

(۳) سب جانتے ہیں کہ عید فصح ماہ نیساں کی ۴ تاریخ ہوا کرتی تھی  
(احبار ۲۳-۶) اور کہ ماہ نیساں جو یہودیوں کا پہلا مہینا ہے ہمارے  
ماہ اپریل کے نئے چاند سے شروع ہوا کرتا ہے۔ پھر چاند گھن کا ذکر  
یوسفیس سے سن کے اہل ہریت نے اپنے صحیح حساب گذشتہ کو  
جب پرتالا ہے تو معلوم ہو گیا ہے کہ اپریل کی ۱۳ و ۱۴ کے مابین

وہ چاند گھن ہوا تھا پس اس سے پہرہ دیں کی موت کی تاریخ صاف معلوم ہو گئی ہے کہ وہ ۳۱ تاریخ اپریل کو مواتھا اور کہ عید فصح بھی اُسکی موت کے دو روز بعد یروسلیم میں ہوئی تھی پس یوسیفس اپنے اس بیان میں ضرور سچا ثابت ہو گیا ہے۔

(۴۴) پھر دیکھو (لوقا ۳-۱۳) جب یوحنا نے اپنا کام شروع کیا تب طبریوس قیسر کا سالہ جلوسی تھا اس وقت ضرور یوحنا پورے ۳۰ برس کا ہو گیا تھا اور مسیح کی عمر بھی ۳۰ کے اندر آگئی تھی یعنی تیسواں برس چل رہا تھا۔

(۴۵) تو تاریخ روم سے ثابت ہے کہ سن رومی (۶۵ء) ایگسٹس کی موت سے دو برس پہلے اُسکے جیتے جی طبریوس سلطنت کرنے لگا تھا پس احباب کی صورت یوں ہو جاتی ہے۔

$۶۵ + ۱۵ = ۸۰$  کے پھر رومی سن تھا جب ہمارا مالک

یہووع مسیح ۳۰ برس کا تھا پس وہ کس رومی سن میں پیدا ہوا ہوگا

جو کہ اب  $۳۰$  برس کا ہوا ہے دیکھو  $۸۰ - ۳۰ = ۵۰$  کے پس مسیح

$۵۰$  رومی سن میں پیدا ہوا ہے اور پھر وہی سن ہے جو یوسیفس

نے پہرہ دیں کی موت کا سن بتایا ہے پس معلوم ہو گیا کہ مسیح

کی تولد کا اور پہرہ دیں کی موت کا ایک سن ہے اور اگر ایک؟

سن نہ ہو تو مسیح <sup>۸۸</sup>سنہ رومی میں ۳۰ برس کا تھیں ہو سکتا جو کلام  
اللہ سے ثابت ہے (لوقا ۳-۲۳)۔

اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہیرودیس ماہ اپریل کی ۱۲ تاریخ  
کو ہوا ہے تو مسیح خداوند اپریل سے پہلے اُسی سال میں درمیان کسی  
مہینے کے پیدا ہوا ہے سال کی بندش تو ہو گئی اور چھ ہندش بھی  
ہو گئی کہ اپریل کے اوپر کوئی مہینا تولد کا ہے نہ اپریل میں نہ اپریل  
کے بعد اور اپریل تو گرمی کا مہینا ہے چنانچہ مارچ سے گرمی کا آغاز  
ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ ہیرودیس کی موت کے بعد مسیح پیدا ہوا ہے تو  
(متی ۲-۲۰) کو جھٹلاتے ہو اور جو کہو کہ ہیرودیس کی موت سے سال  
دو سال پہلے پیدا ہوا ہے تو (لوقا ۳-۳۰) کو جھٹلاتے ہو کیونکہ جب  
۳۰ ۵۰ برس کا تھا اس وقت <sup>۸۸</sup>سنہ رومی تھا اور بعد ۸۰ ۷۰ میں  
۳۰ برس کا ہے تو تولد اسکا ۵۰ ۷۰ میں ضرور ہے اور یقینی طور پر معلوم  
ہے کہ اسی سن رومی ۵۰ ۷۰ میں ۱۲-اپریل کو ہیرودیس مر گیا ہے۔ پس  
اُس سال میں گرمی کا شروع ہی تھا کہ ہیرودیس مر گیا اور ہر سال  
میں موسم گرما ایک ہی دفعہ آتی ہے تب ضرور مسیح موسم گرما میں پیدا نہیں  
ہوا سردی میں پیدا ہوا ہے اور گذریوں کے بیان میں جو لفظ  
میدان آتا ہے اسکا بیان آئندہ فصل ہشتم میں سنو گے۔

اب بھہ در یافت کرنا باقی رہتا ہے کہ اپریل کے اوپر وہ کس مہینے میں پیدا ہوا ہو گا کچھ قیاس کرنا چاہئے۔ کہ وہ پیدا ہو کے ۴۰ یوم کا یا سو مہینے کا تھا جب مروجہ شریعہ کے ہیکل شریف میں لایا گیا۔ پھر ہیکل سے رخصت ہو کے بیت اللحم میں واپس آئے اور یہاں آ کے چند روز رہے ہونگے تب مجوسی آٹھنچے۔ اور مجوسیوں کے جانے کے بعد مہر کو بھاگنا پڑا۔ پھر بچوں کے قتل کا مقدمہ پیش آیا اور ان میں مسیح کی تلاش ہوئی ان سارے کاموں کے لئے عقلاً کس قدر وقت و کار سے ضرورتیں مہینے کا عرصہ چاہئے ورنہ یہ کام نہیں ہو سکتے اور سب مہینے اپریل کے اوپر ہونے واجب ہیں یعنی مایچ و فروری اور جنوری ہیں اور ان میں بھی وہ پیدا نہیں ہوا پس قیاس چاہتا ہے کہ دسمبر میں ہوا ہوگا۔

**فائدہ۔** اس وقت فکر کرو اگر رسول صاحب کی تحقیقات پر جبکہ ذکر میں نے فصل دوم میں کیا ہے کہ ذکر یا پدر یوحنا ماہ اکتوبر میں اپنے گھر گیا تھا اور اس حساب سے ماہ مایچ میں مریم مبارک روح القدس کے سایہ سے حاملہ ہوئی تھی اس لئے بھی ماہ دسمبر سے تولد مجید کا مہینا ٹھہرتا ہے۔

یہ حساب جس سے دسمبر مہینا نکلتا ہے غالباً صحیح اور درست ہے کیونکہ یوحنا کی انجیل سے بھی بطریق دیگر مسیح کا تولد نشہ رومی

میں ثابت ہے اس طرح پر کہ مسیح اپنے بیٹپن کے چند روز یا چند ہفتہ بعد جب کہ وہ ۳۰ برس کا تھا ہیکل میں آیا اور یہودیوں نے اُس سے کہا کہ یہ ہیکل ۴۶ برس سے بن رہی (یوحنا ۲-۲۰) اور تواریخ یوسف میں لکھا ہے کہ ہیرودیس نے اپنے سٹہ جلوسی میں تعمیر ہیکل کا کام شروع کیا تھا اور اس وقت یعنی شروع تعمیر کے وقت رومی سن ۳۴ء تھا = پس ۳۴ + ۴۶ = ۸۰ء کے اس میں سے ۳۰ برس مسیح کی عمر کے نکالو ۸۰ - ۳۰ = ۵۰ء کے یہ سن مسیح کے تولد کا خطا اور یہی سن نوٹ ہیرودیس کا ہے اور اپریل مہینے کی ۴ تاریخ علم بیت ہو جب بیان یوسف کے ثابت ہو چکی ہے پس جبکہ مسیح تولد ہوا موسم سرما تھا اور اپریل دماج و فروری و جنوری کے پھلے کوئی دن تھا۔ اب حجتی نبی کی کتاب میں جو پیشگوئی مسیح کی نسبت لکھی ہے اگر اس پر بغور فکر کرو تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ ۴ تاریخ ماہ دسمبر تولد کا دن موعود تھا جسکی طرف اوپر کی تین ویلیوں نے ہمیں پہنچا دیا ہے۔

حجتی نبی کا دوسرا باب بغور پڑھو خصوصاً ۱۸ سے ۲۳ آیت تک نزد و بابل والی ہیکل کی بنیاد نویں مہینے کی ۴ تاریخ کو ڈالی گئی تھی اور خود نزد و بابل نے اپنے ہاتھ سے بنیاد رکھی تھی (۱۰-۱۱) ہی نویں مہینے کی ۴ تاریخ کا دوبار ذکر کر کے (حجتی ۲-۱۳) میں نزد و بابل



یہ یوحنا وعده خدا کا تھا کہ (اسے میرے بندے زرو بابل اسی دن میں  
ستھمے ہلو نگا اور نگیں کی طرح تجھے جڑو نگا اس لئے کہ میں نے تجھے منظور  
کیا میں رب الانواج فرماتا ہوں)۔

اُسی دن اشارہ ہے نویں مہینے کی ۲۴ تاریخ کی طرف اور اس نویں  
مہینے کا نام کسلو ہے اور کسلو چاند کا مہینا ماہ دسمبر کے نئے چاند سے  
شروع ہوتا ہے اور حساب کر کے معلوم کیا گیا ہے کہ جب مسیح تولد  
ہوا تو کسلو کی ۲۴ - اور دسمبر کی ۵ تھی یعنی کسلو اندر تھا دسمبر کے  
اور ہم سب جانتے اور کلام اللہ سے دیکھتے ہیں کہ خدا کی حقیقی ہیکل  
مسیح کا بدن ہے جس میں خدا کی پرستش اور اعلیٰ عین تولد کے وقت بحکم خدا  
فرشتوں نے کی تھی اور اب تمام کلیسیا خدا کی پرستش یسوع میں کرتی  
ہے۔

دیکھو (یوحنا ۲ - ۱۹) مسیح نے ہیکل میں آ کے اپنے بدن  
کی ہیکل کو پتھروں کی ہیکل کے مقابلہ میں پیش کیا - وہ پتھروں  
کی ہیکل مسیح کے دادا زرو بابل کی بنائی ہوئی تھی اور خود مسیح کا بدن زرو  
بابل کے خون سے بنا تھا - اور پھر کہا گیا تھا کہ جس تاریخ میں ہیکل  
کی بنیاد ڈالی گئی ہے اُسی تاریخ میں زرو بابل الوہیت میں لیا جائیگا  
لیکن زرو بابل کبھی الوہیت میں نہیں لیا گیا لیکن اُسکا بیٹا مسیح جھیک

تولد کے وقت پوجا گیا اور اب تک پوجا جا رہا ہے۔ اگر اس شہر کی کوہوں  
 نہ سمجھا جائے تو غصے جھپٹے ہوتے ہیں۔

۲۵ دسمبر جو مسیح کے تولد کی عید مشہور ہوئی ہے یہ کچھ بنفیکری  
 سے مشہور نہیں ہوئی اسکے لئے علاوہ دلائل مذکورہ کے اور بھی دلائل  
 ہیں جو یہاں مذکور نہیں ہوئیں۔

میرے گمان میں عید تولد کی یادگاری ۲۵ دسمبر کو باتفاق کلیسیا  
 عمل میں لانا کچھ مفید نہیں بلکہ مفید ہے کہ وہ مسیح کا جنم دن ہے اس دن  
 دُعا بندگی اور مناسب و عظیم بھی ہوں اور سب مسیحی لوگ گرجوں میں  
 آئیں جیسے گڈ ریٹ چرچ میں دیکھنے کو آئے تھے یا محوسی مسجد کے  
 لئے حاضر ہوئے تھے اور خیرات بھی دیں اور آپس میں میل ملاپ کا  
 اظہار کریں اور کہیں کہ عید تولد مبارک باشد۔ اسکے سوا کسی درجہ جانی  
 خوشی بھی جس میں گناہ نہ ہو کرنا چاہئے کھانا کھلانا ستھ ستھایف لینا دینا  
 اپنے بال بچوں میں عید کرنا خدا کے شکر اور جلال کے لئے اس سے  
 عمدہ تاثیر اور دلوں کی تازگی ہوتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ صرف روحانی  
 خوشی چاہئے نہ جسمانی یہ نہ بد خشک اور وہاں بیانیہ ڈنگ ہے۔ اور  
 یہ کہنا کہ اس روز بعض بُرے آدمی شراب پیئے اور گناہ میں  
 پھنس جاتے ہیں اس لئے یہ عید نہ کرنا چاہئے یہ کچھ بات نہیں ہے

کیونکہ جوش رابی ہر وہ ہر موقع پر بدست ہوتے ہیں انکے خوف سے ہم عید تولد کو خنیں چھوٹ سیکتے جیسے ہم بعض بدنیت بد نظر اور ریاکار لوگوں کے خوف سے گرجے بھی بند نہیں کر سکتے ہو کوئی اپنے اعمال کی سزا جزا پائیگا۔

فائدہ کوئی نہ سمجھے کہ میں سب آدمیوں کو بڑا دن ماننے کے لئے مجبور کرتا ہوں کیونکہ مانیایا نہ ماننا پیچہ آدمی کی طبیعت سے علائقہ رکھتا ہے دیکھو کیا نکمھا ہے (سرو جی ۱۴-۶۵) ہر ایک اپنے اپنے دل میں پورا اعتقاد رکھے کیونکہ دونوں کی نیت بخیر ہے اور دونوں خداوند کے لئے محنت کرتے ہیں رسول کی ہدایت پر نگاہ کر کے چاہئے کہ ماننے اور نہ ماننے والے چپ چاپ محبت میں قائم رہیں سباحثوں کا دردانہ نہ کھولیں۔ ماں وہ جو رگلائی ۴-۱۱۰) میں نکمھا ہے خنیں چاہئے کیونکہ کلائی لوگ دنیاوی علمی اصول پر دنوں مہینوں فصلوں اور برسوں کو مانتے تھے جیسے ہمارے ملک میں نہرو مانتے ہیں ایسی باتوں کے لئے تاکید اُسماعت چاہئے (فلسی ۲-۱۶) میں یہودی اطوار کا ذکر ہے ان پر عمل کرنے سے مسیحیت میں فرق آجاتا ہے کیونکہ وہ سب اطوار مسیح میں مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن سچی واقعات کی یادگاری کرنا اور بات ہے اسکا ذکر آیا رہتا ہے میں خنیں ہے۔

فائدہ۔ اب ایک اور بات معلوم کرنا مناسب ہے وہ یہ ہے کہ ضرور ہمارا خداوند مسیح <sup>۵۳۰</sup> رومی میں تولد ہوا ہے چنانچہ ادھر ثابت ہو چکا لیکن اس حساب سے پچھ سن عیسوی جو اب دنیا میں جاری ہے چار برس کم رہتا ہے اس وقت کہ <sup>۵۹۶</sup> اصل <sup>۵۹۶</sup> چار ہجے پچھ چار برس کی کمی اس سن میں کیونکر آگئی اسکا بیان یوں ہے۔

کہ آٹھویں صدی تک ہمارے خداوند کا سن دنیا میں جاری نہ تھا۔ صرف رومی سن جاری تھی جو شہر روم کی بنیاد کے دن سے کہ مڑ مولس نے ڈال تھی محبوب تھا اور وہی سن تحریرات میں عالم گیر ہو رہا تھا <sup>۵۳۰</sup> عیسوی میں ایک مسیحی درویش تھا جسکو ڈیونی سیوس خور کہتے تھے وہ عالم فاضل نہ تھا سید ہا سادہ فقیر تھا اُس نے دور سارے بطور انتخاب کے اپنے شوق سے مسیحی دین کی بابت کھسے تھے ان میں اپنے قیاس سے پچھ مسیحی سن چار برس کم غلطی سے قایم کر دیا تھا اور وہاں سے درمیان مسیحی جماعت کے اس سن نے رواج پایا تھا۔ پھر <sup>۵۳۰</sup> میں بمقام چلی بعض بشپ صاحبان کا ایک چھوٹا سا جلسہ تھا وہاں ذکر آیا کہ رومی سن کسی طرح سے موقوف کرا کے مسیحی سن دنیا میں جاری کرایا جائے تو بہتر ہے مگر پچھ کام مشکل تھا کہ ایک عالمگیر رواج کو ہٹا کے دوسرا رواج ہو تو بھی اُن بشپ صاحبان کو اسکا کچھ نہ فکر رہا اور بعض بادشاہ

سے تذکرہ آتا رہا ہوگا جبکہ نتیجہ یہ ہوا کہ ۹۷ عیسوی میں شاہ جرمین  
 چپلس سیوم نے اپنے شاہانہ اختیار سے یک قلم رومی سن کو تحریر  
 میں سے موقوف کرنے کا اور مسیحی سن جاری کرنے کا حکم دیا۔ اسوقت  
 کچھ فکر نہوا کہ ٹھیک سن دریافت کر کے جاری کرتے وہی سن جو دیو  
 سیوس نے اپنے رسالوں میں قائم کر دیا تھا جاری ہو گیا دیر بعد محققان  
 نے دریافت کیا کہ اس میں چار برس کی کمی ہے پھر کیا ہو سکتا تھا صبر کرنا  
 پڑا کیونکہ وہ دفاتروں میں اور معاملات کے کاغذات میں مرقوم ہو گیا اور  
 دنیا میں پھیل گیا تھا تو بھی کتابوں میں حسب موقع لکھ دیتے ہیں۔ سن  
 مروجہ کے موافق مسیح کا تولد ۹۷۷ عیسوی میں ہوا ہے اور ہیرودیس ۹۷۷  
 میں یقیناً ہوا ہے تب ہیرودیس کی موت کے چار برس بعد پیدا ہوا ہوگا  
 جو انجیل متی کے خلاف ہے صاف صریح غلطی ہے ڈیوٹی سیوس نے  
 بلا تحقیق اپنی غلط تحقیق سے چار برس کم لگائی خیر اس میں کسی دینی بات  
 کا حرج نہیں ہے۔

## ۹۷۷ عیسوی فصل

### گڈریوں کے بیان میں

عین تولد نجد کے وقت گڈریوں کا ذکر عجیب معاملہ ہے جس سے خدا

خدا کی گواہی اُس مولودِ جَلّ شانہ پر کامل طور سے ہوتی ہے۔ اُس کے بعد  
موجودیوں کا معاملہ بھی خدا کی گواہی مسیح پر ہے۔

گڈریوں کا معاملہ یوں ہوا سمجھا ہے کہ (اُس ملک میں گڈریئے تھے)  
بیت اللہم گاؤں کے اطراف کو لو قانے ملک کیوں کہا ہے تاکہ تمام ملک  
کنعان کے گڈریوں کی کیفیت بت اللہم کے گڈریوں کے شمول میں ظہر  
کرے کہ اُس ملک کے گڈریوں کا دستور یہ تھا کہ میدان میں رہتے یعنی  
بارہ مہینے میدان ہی میں رہا کرتے اور رات کو اپنے اپنے جھنڈ کی چوکی  
کرتے تھے۔ تالمود سے ثابت ہے کہ اطرافِ یروشلم میں کئی مقام  
تھے جہاں گڈریئے ہمیشہ باہر رہتے اور قربانیوں کے لئے گلہ پالتے اور  
نفع حاصل کرتے تھے۔

فائدہ جب تک ہیکل قائم تھی سال میں لاکھ لاکھ بڑے اور  
چھوٹے قربانی کے لئے مطلوب تھیں اور گڈریوں کا اس پیشہ  
سے بھت نفع تھا جب ہیکل گرائی گئی قربانیاں موقوف ہوئیں تب سے  
اس قسم کی سوداگری بھی جاتی رہی گڈریوں کا وہی حال ہو گیا جو سب  
ملکوں میں ہے کہ چھوٹے چھوٹے جھنڈ رکھتے ہیں۔ اور سردی میں  
اندر گرمی میں باہر رہتے ہیں لیکن اسوقت ایسا حال نہ تھا بلکہ باہر رہنا  
پڑتا تھا اور نہ ہزار ہزار جانوروں کا گلہ سردی میں بھی اندر رکھنے سے

ایک ہی رات میں مر جاسکتا تھا کیونکہ انکے بدن کی گرمی بہت ہوتی تھی۔  
 پس وہ باڑے بنا کے اور چار طرف سے کھلے چھپر ڈال کے بارہ مہینے  
 باہر رہتے تھے اسی لئے تو قاکتا ہے کہ باہر میدان میں رہتے تھے۔ نہ  
 آنکہ ان ایام میں باہر آگئے تھے۔ اور وہ بات جو بعض مسافر کہتے ہیں کہ  
 سردی میں اندر اور گرمی میں باہر رہنے کا دستور کنعان میں ہے یہ  
 بات انھوں نے اُس زمانہ میں جا کے دریافت کی ہے جبکہ موقوفی قربانی  
 پر چند صدیاں گزر گئی تھیں پس اسکا خیال اس آیت پر جا کے غلط نتیجہ  
 نکالنا مناسب نہیں ہے کہ مسیح موسم گرما میں پیدا ہوا ہوگا۔ ان آیتوں  
 کی طرف دیکھنا چاہئے جو عہد عتیق میں گلہ اور گلبانوں کی نسبت مرقوم  
 ہیں ایسی کاکلہ بیت اللحم کے باہر ہی رہتا تھا جہاں سے داؤد بلایا گیا۔  
 (۱ سمو ۱۶-۱۱) اور جابجا امیروں اور شہزادوں کے گلے جنگلوں میں  
 تھے ابراہیم اور لوط کے گلے برابر باہر رہتے تھے یعقوب ذوالن آرام  
 کے جنگلوں میں گلے لیکر رہتا تھا یوسف کے بھائی رات دن باہر  
 گلے رکھتے تھے یعقوب نے گلوں کے لئے چھپر ڈالے تھے جو سگات  
 کھاتے ہیں وغیرہ۔

غالباً بلکہ قریب یقین کے ہے کہ تولد شریف سردی میں ہوا ہے  
 اور اسی سبب سے مسیح چرنی میں رکھا گیا جو م قنٹ نیچے زمین کے اندر

غار میں ہے اور بڑا معتبر مسیحی اسی ملک کا باشندہ دوسری صدی کا عالم آدمی جسٹن شہید لکھتا ہے کہ چرنی غار میں ہے۔ پس یہ لوگ سری کے سبب غار میں گئے ہیں گڈریئے گرمی کے سبب باہر آتے ہیں یہ تیاس درست نہیں ہے۔

ہندوستان میں گڈریوں کی ایک قوم ہے ایسی قوم کا یہاں ذکر نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اسرائیلی تھے اور اس پیشہ سے کما کھاتے تھے۔ تیاس چاہتا ہے کہ اسرائیل کی سلامتی کے منظر بھی ہوں کیونکہ کسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا ظہور ادلاً انھیں پر ہوا ہے جو منظر تھے۔ مسیح یسوع کے پہلے گواہ بعد تولد مجید یہودی ہیں جو خدا کی طرف سے گواہ مقرر ہوئے اور ان کی خدمت و کام قربانیوں کے لئے بڑے تیار کرنا تھا جو خدا کے بڑے بیٹے یسوع مسیح کے نمونے تھے۔ رات کا وقت تھا کہ مسیح تولد ہوا اندھیرے میں حقیقی نور چمکا۔ ان گڈریوں میں سے بعض اپنی باری کے موافق جاگتے اور بعض سوتے ہونگے جن کو جاگنے والوں نے جگایا ہوگا تب کیا دیکھتے ہیں۔

دیکھو خداوند کا ایک فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور خداوند کا نور ان کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔

اگرچہ چند شخص تھے تو بھی نہایت ڈر گئے کیونکہ پاک روشنی کے



اندر گھیرے گئے ذکر یا کما سن بھی ڈر گیا تھا اور مریم مبارک بھی ڈر گئی تھی (لوقا ۱۱-۱۲) فرشتہ کہتا ہے مت ڈرو۔ ہمیشہ برکت پانے والوں کو بھی کہا جاتا ہے کہ مت ڈرو۔ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی بڑی خوشی کی خبر یعنی انجیل جسے مردہ یونانی میں لفظ انگلان ہے اسکا ترجمہ لاطن میں انجیلیم اور انجیلیم لفظ میں تصرف کر کے اہل عرب نے انجیل بنایا جس کے معنی ہیں خوشی کی خبر بھیہ ایک خبر ہے اس میں خوشی ہے اور نہایت بڑی خوشی ہے گڈریوں کے لئے اور ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے اور سب سے پہلے ایک فرشتہ یہ خبر سناتا ہے اور نور الہی چار طرف پھیلتا ہے۔ وہ خبر یہ ہے۔

کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔

اسی خبر کا نام انجیل شریف ہے اسی خبر کی تفصیل اور شرح اور تب پچھلو مجموعہ عہد جدید میں مرقوم ہیں اور کتب عہد عتیق عہد جدید کا سایہ ہیں پس تمام بیل اسی مبارک خبر کی تشریح ہے۔ اس خبر میں وہ بڑی اور حقیقی خوشی کی بات مذکور ہے جس سے آدمی کے سب گناہ دفع ہو جاتے اور ابدی زندگی الہی آرام میں اسکو حاصل ہوتی

مے تب اس سے بڑی خبر اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ آج یعنی ابھی منجی  
 نجات دہندہ گناہ سے گناہ کے وبال سے شرع کی لعنت سے شیطان  
 کی غلامی سے موت سے اور موت کے بدن سے اور الہی عدالت کے  
 فتویٰ سے اور ہر آفت سے بچانے اور چھوڑنے والا پیدا ہوا دنیا  
 کے شروع سے خبر تھی کہ پیدا ہو گا آج پیدا ہو گیا۔ تمھارے لئے پیدا  
 ہوا یعنی دنیا میں اُسکا آنا تمھارے ناپیدہ کے لئے ہے وہ مسیح ہے  
 جسکا وعدہ تھا وہ خدا وعدہ یعنی مالک سب چیزوں کا جو زمین آسمان  
 میں ہیں اور بیت اللحم میں پیدا ہوا ہے اور پھر بیت اللحم داؤد کا شہر  
 ہے۔ اگر تم ابھی اس کے دیکھنے کو جاؤ۔

**تو تمھارے لئے شناخت کے واسطے یہی پتہ ہے کہ تم**  
 ایک لڑکے کو کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں رکھا ہوا پاؤ گے۔  
 اور کچھ جاہ و جلال نہ دیکھو گے صرف ایک لڑکا کپڑے میں لپیٹا  
 سردی کے سبب اور چرنی میں رکھا ہوا کہ ہوا سے بچے دیکھو گے  
 معلوم ہوتا ہے کہ مریم نے جسے کے بعد فوراً اچھلے بچہ کا بندہ  
 کیا کہ لپیٹ کے چرنی میں رکھ دیا پھر وہ اپنی درستی میں مصروف ہوئی  
 ہوگی اور پھر بعد اس کے گود میں لپا ہوگا۔ فرشتہ گذریوں سے کہنا  
 ہے کہ چرنی میں رکھا ہوا ملیگا شاید آدھے گھنٹہ بعد گڈ ریئے آئے

ہوں گے۔ کیونکہ وہ جگہ جہاں گڈریے تھے اب تک زیارت کیجاتی  
ہے۔ سراسے سے بہت دور تھیں تھے۔ اور غار میں جو مسافروں  
کے جانوروں کے لئے چرنی تھی وہ جگہ بھی شہور معلوم ہوتی ہے کہ  
گڈریے بے تامل دیاں چلے آئے۔

جب ایک فرشتہ بیٹھنا چکا تو فوراً اُس فرشتہ کے ساتھ  
آسمانی لشکر کی ایک گروہ نظر آئی یعنی بہت سے فرشتے تھے اور  
اُس مبارک مولود حمید کے لئے گیت گاتے تھے گڈریوں نے فرشتوں  
کے مونہ سے وہ گیت سنا۔ اور وہ عجیب گیت تھا اور اُس پر  
غور چاہئے۔ خدا کو عالم بالا میں ستائش اور زمین پر سلامتی اور  
آویسوں سے رضا مندی۔ یہ گیت گڈریوں نے فرشتوں سے  
سنا اور آ کے بیت اللحم کے لوگوں کو اور مریم کو بتایا اور مریم نے  
اسکو حفظ رکھا اور رسولوں کو بتایا اور رسولوں نے کلیسیا کو پہنچایا  
اور اہل کلیسیا نے خاص حضور ہی کے وقت میں اسکو ہمیشہ گایا ہے  
یہ بڑے عالی درجہ کا گیت ہے۔

فائدہ تمام کلام اللہ میں دو دفعہ فرشتوں کے گیت گانے  
کا ذکر ہے۔ اول جب کہ خدا نے زمین کی بنیاد ڈالی تھی یعنی پیدائش  
زمین کے وقت (الیوب ۳۸-۷) دو لیہ اس وقت کہ سچ

یسوع پیدا ہوا کیونکہ سچہ نئی پیدائش کی بنیاد ہے اب نئی زمین  
 بنیآ آسمان اور سب کچھ نیا ہوگا اور سچہ دونوں وقت خدا کی خاص  
 عجیب قدرتِ مطلقہ اور کابلہ کے ظہور کے وقت ہیں اس لئے  
 فرشتے گاتے بجاتے اور ستائش کا نعرہ مارتے ہیں۔ فرشتوں  
 کے خوشی کرنے کا ایک اور وقت بھی نکھا ہے کہ جب کوئی گنہگار  
 بے ایمان سچے دل سے توبہ کر کے مسیح کی طرف آتا ہے اس وقت  
 بھی فرشتے خوشی کرتے ہیں کیونکہ وہاں بھی جدید پیدائش کا کام  
 ہوتا ہے۔

فائدہ اس گیت پر اور فرشتوں کی فوج پر غور کر کے اگر کوئی  
 شخص (عبدانی ۱-۶) کو دیکھے تو کچھ سمجھیکا۔

فائدہ قدیم سے دنیا میں سچہ رسم چلی آتی ہے کہ غریبوں اور  
 امیروں کے گھروں میں خصوصاً بادشاہوں کے گھر میں جب لڑکا  
 تولد ہوتا ہے تب شاہ یا نہ بجاتے اور گیت گاتے ہیں اپنی اپنی  
 توفیق کے موافق سچہ وقت یعنی مسیح کے تولد کا وقت سب سے  
 زیادہ خوشی کا وقت تھا خدا کے سامنے دُتیا تو اس وقت  
 غافل تھی لیکن خدا کے فرشتے غافل نہ تھے وہ گاتے بجاتے  
 تھے جس وقت وہ تولد ہوا اسی وقت آسمانی شریٹ فوجوں

میں خدا کی حمد کا اور خدا کے عجیب انتظام کے بیان کا غوغا اور  
 نعرہ بلند ہوا تھا اور اُسی وقت فرشتوں کی فوج ان گڈریوں پر  
 جو بیدار تھے اور مولود جل شانہ کے قریب تھے ظاہر ہو کے اس  
 بات کا اظہار کرتے تھے کہ آسمان پر عوا کی تائیں ہو رہی ہے اس لئے کہ  
 سلامتی یعنی یسوع مسیح زمین پر آگیا ہے۔ اب بوسیدہ اس شخص  
 کے خدا کی رضا مندی ایماندار حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جیسا گیت  
 فرشتوں نے گایا تھا ویسا ہی ثابت ہو گیا کہ یسوع مسیح فی الحقیقت  
 سلامتی ہے اور کہ صرف اُسی کے وسیلہ سے الہی رضا مندی آدمی  
 حاصل کرتے ہیں اور کہ وہ فی الحقیقت نیا شخص ہے اُس نے  
 لاکھوں لاکھ آدمیوں کو نیا مخلوق بنا دیا اور سب کچھ تیار کر رکھا  
 اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے اُنکے پاس سے آسمان پر چلے  
 گئے گڈریوں نے آپس میں کہا کہ اُو بیت اللحم کو چلیں اور اُس  
 بات کو جسکی خدا نے ہمیں خبر دی ہے دیکھیں پس وہ جلد آئے۔  
 برابر مقام چرنی کی طرف چلے آئے کچھ بھی دریافت نہ کیا کہ لڑکا  
 کس کے گھر میں آج پیدا ہوا کیونکہ مقام چرنی وہاں کے سب  
 آدمیوں کو معلوم تھا کہ سدراسے کے پاس ہے جس میں سفروں  
 کے جانور گھاس سبوسا چرا کرتے ہیں اب آ کے دیکھا کہ مریم اور

یوسف پاس بیٹھے ہیں اور ایک بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا چرنی میں رکھا  
 ہے پس بچہ جان گئے کہ یہی مسیح ہے جو پتہ فرشتے نے دیا تھا تھیک  
 نکلا۔ تب انھوں نے اُسکے والدین سے اور اس پاس کے آدمیوں  
 سے کہا کہ ہم ابھی باہر گلہ میں تھے فرشتے ہم پر ظاہر ہوئے اور ہم  
 سے اس بچہ کے حق میں یوں کہا اور ہم اُسکے دیکھنے کو دوڑے  
 آئے اور اُسکے ویسا ہی پایا جیسے ہم سے کہا گیا تھا تب سُننے  
 والوں نے تعجب کیا۔ مریم تو جانتی تھی کہ عیسیٰ اللہ جل شانہ کا بیٹا  
 ہے اُسکی قدرت سے پیدا ہوا یہی داؤد کے تخت پر اب تک سلطنت  
 کرے گا۔ کیونکہ حل میں آنے سے پہلے فرشتہ میرے پاس آیا تھا  
 اور ایسا کیا کہ گیا تھا اور اُسکے کہنے کے موافق وہ حل میں آیا۔  
 پھر ایسا بات کے گھر میں جا کے تعجب کی باتیں ہوئیں۔ پھر میرا شوہر  
 جو مخالف ہو گیا تھا فرشتہ سے خبر پا کے میری عصمت کا قائل بلکہ  
 میرا مطیع و خادم ہو گیا اور مجھے پاک و مقبولہ جانکے ادب کرتا اور چہوتا  
 شخص اور ہمہ ریخ خدمت گزار ہے اور اس وقت کہ بچہ تولد ہوا  
 بیٹھ اجنبی لوگ باہر سے آ کے کیا بولتے ہیں کہ ہم نے فرشتوں کو  
 دیکھا اور اُن سے اُسکے حق میں یوں یوں سُننا۔ مریم اہل فکر و بیا  
 ارد میں سے تھی اُس نے سب باتوں کو غور کر کے اپنے ذہن میں

حفظ کرتے رکھا اور گڈریے خراکی تعریف کرتے ہوئے چلے گئے۔

**قائدہ** یہ جو کچھا ہے کہ گڈریوں نے مشہور کر دیا۔ اسکے بچے معنی  
 نہیں ہیں کہ تمام ملک کنعان میں شہرت کر دی تھی۔ ایسی شہرت کی ابھی  
 ضرورت نہ تھی جب شہرت کا وقت آئیگا تب تمام کنعان میں بلکہ دنیا  
 کی حدوں تک شہرت ہوگی۔ لیکن جس قدر شہرت کی ابھی ضرورت تھی وہ  
 ہو گئی جو کچھ گڈریوں نے کہا بیت اللہم گاؤں میں مشہور ہو گیا اور  
 اس قدر شہرت اسی وقت خدا نے اس لئے کرائی کہ ساکنان بیت اللہم  
 گواہ ہو جائیں کہ مریم نے اپنا بیٹا ناصرہ میں نہیں بیت اللہم میں جنا ہے  
 اور کہ فرشتوں نے اس کے بچے پر گواہی دی ہے کہ وہ مسیح خداوند ہے۔  
 جب مسیح اپنی عمر کو پھینچا اور دعویٰ کر لیا کہ میں مسیح ہوں تب ان میں  
 سے جو زندہ ہوئے گئے گواہی دیں گے کہ ہاں یہ بیت اللہم میں تولد ہوا تھا  
 اور یوں گڈریوں نے اس کے حق میں آکے کہا تھا۔ خدا کی عجیب شان و حکمت  
 ہے کہ مسیح کی ماں مریم بعد صعود شریف کے بھی چند برسوں تک زندہ  
 رہی تھی تاکہ بعض بیت اللہم کے لوگ اسے خوب پہچانیں کہ یہ وہی  
 عورت جس نے ۳۳ یا ۳۴ برس گزرے یہاں آکے بچہ جنا تھا اور  
 چرنی میں رکھا تھا اور کہ یہ وہی بچہ تھا جس پر گواہی فرشتوں نے دی  
 تھی وہی مر گیا اور دفن ہوا اور پھر جی اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا ہے وہی

سیچھے اور وہی پھر آئیگا۔

فائدہ قیاس چاہتا ہے کہ گڈ رہوں کی گواہی کے بعد بیت اللحم کے بعض باشندوں نے ضرور ان پر مہربانی سے توجہ کی ہے اور ان کے حال کے پرساں ہوئے ہیں اور انکو کوئی گھر بھی رہنے کو دیا ہے جہاں مجوسی آکے ملے ہیں کیونکہ حسب مجوسی آئے تو یہ لوگ کسی گھر میں تھے

(متنی ۲-۱۱)

## نویں فصل ختنہ اور نام کے بیان میں

شرع الحی کے موافق آنٹھویں دن ختنہ کا دستور تھا۔ ۳۵ دسمبر سے یکم جنوری کو آنٹھ دن ہوتے ہیں اور وہی ختنہ کا دن کلیسیا میں مشہور ہے۔ سچے آنٹھ دن ایسے ہیں جیسے ہندوستان میں جیٹی کا دن کہلاتا ہے کہ پہلا اور آنٹھواں دن چھوڑ کے درمیان ۶ یوم ہیں وہ دن غسل صحت کا دن ہے۔

فائدہ ختنہ بخنے بریدن پوست ز ایدان عطف معلوم ہے۔ سید سم خداوند میج کے تولد مجید سے (۱۸۹۸) برس پہلے خدا نے مقرر کی تھی اور سب سے پہلے ابراہیم کو بتائی گئی تھی۔ اور اسکا تقرر اس



مراد سے ہوا تھا کہ وہ قول و قرار یا عہد و پیمان جو ابراہیم اور خدائے  
سوا سے ختنہ اُسکا نشان ہو کہ اولاد ابراہیم کو وہ عہد و پیمان یاد دلایا  
کرے اور کہا گیا تھا کہ تمہارے قرونوں میں یہ عہد ابدی رسم ہوگی۔ ابراہیم  
کے وقت سے مسیح کے تولدِ مجید تک تنجیناً دوا ہزار برس کا عرصہ ہے اور  
پچھترے قرن ہیں اس عرصہ میں یہ رسم واجب التعمیل تھی (پیدائش  
۱۶-۹ سے ۱۲) جو مسیح میں مکمل ہوئی کہ اُس نے رسم کا مطلب کیا حق  
پورا کیا۔

یہودی میں اٹھویں دن ہر ایک کے کا ختنہ ہوتا تھا جب یسوع لڑکے کا  
ختنہ ہوا یہی نظر آیا کہ حسب دستور معاملہ ہے لیکن جب وہ اپنا سب  
کام دنیا میں تمام کر کے آسمانوں پر چڑھ گیا اور جا کے ایک عجیب قسم  
کی روشنی اور زندگی اپنے بندوں کی روحوں میں بھیجی تب معلوم ہوا  
کہ اُسکے سب کام اور سب معاملات کس مقصد اور مراد سے تھے اور  
کہ اُسکی تعلیم کا نشان کیا تھا کہ وہ ختنہ کے وقت سے شریعت کا محکوم  
ہوا (گلائی ۴-۴) اور اُس نے تمام شریعت کے کاموں کو پورا کیا اور  
آدمیوں کو شریعت کے بارے میں نئی بخشی۔ اُسکا ختنہ ہوا ہم پر سے  
ختنہ کا بار اُٹھ گیا مکمل ہو کے بطور سرکشی کے نہیں بلکہ کامل فرمان بردار  
سے جو مسیح نے ہمارے لئے کی ہے پس اگر اب کوئی آدمی ختنہ کرے

اسکو مسیح سے کچھ فائدہ نہیں (۵-۴)۔

مسیح کا آسمانی دن ختم ہوا۔ اور نام رکھا گیا (یسوع) اس لفظ کے معنی ہیں بچانے والا۔ یہی ایک موقع ہے جہاں بچانے کا نام اور کام کے موافق نام ملتے ہوئے ہوتے ہیں وہ شریعت کا حکوم ہوتا ہے تاکہ آدمیوں کو شرع کی لعنت سے بچا دے اور ساتھ ہی اس کا نام یسوع رکھا جاتا ہے یعنی بچانے والا اور کہیں کہیں دنیا میں ایسا امر واقع نہیں ہوا۔ بھناؤ خدا نے اپنے بیٹے کے لئے آپ بچو نہ کیا تھا کیونکہ مریم اور یوسف کو الگ الگ فرشتہ نے آکے خدا کی طرف سے یہ نام بتلایا تھا کہ اس کا نام یسوع رکھنا۔ اس لئے واجب ہے کہ اس نام پر بہت غور کیجائے تاکہ ہم خدا کی مرضی اور نیت سے واقف ہوں۔

یسوع لفظ تیس کے ساتھ یونانی لفظ ہے جسکو بگاڑ کے عرب والوں نے عیسیٰ لفظ بنا لیا ہے۔ اصل لفظ یا شوع و یو شوع ہے عبرانی میں پس وہ مضارع تھیں اسم فاعل ترکیبی ہے۔ یو و یا مخفف ہے یاہ کا اور یاہ مخفف ہے یواہ کا پس معنی ہوتے ہیں یواہ بچانے والا لفظ عذرا نزل اور لفظ یا شوع و یو شوع کا مقصد اور حاصل ایک ہی ہے یعنی اہل جہانم کو بچانے کا نام یسوع رکھا گیا ہے بچانے کو۔

پس وہ جو ہمارے بعض مخالف کہتے ہیں کہ (یشعیاہ - ۴۳) کے

موافق عمارتوں میں نام کیوں نہ رکھا گیا یسوع نام کیوں رکھا انکو معلوم ہو جائے  
 کہ عمارتوں میں اور یسوع کے معنی ایک ہی ہیں اسی لئے مہدی رسول نے  
 لفظ عمارتوں میں کی شریعت کو وہی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ اور لفظ یسوع  
 کی شریعت میں یوں کہا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے  
 بچا دے گا (متی کا مطلب یہ ہے کہ لفظ یسوع کے اندر جو کچھ ہے بتا دے  
 پس وہ کہتا ہے کہ لوگ اُسکے ہیں انکو وہ بچا دے گا اور ہم سب جانتے  
 ہیں کہ لوگ یہوواہ کے ہیں تب یہ مولود مقدس فرزند مجسم خدا ہے  
 یہ لفظ یسوع سب سے پہلے کلام الہی میں (گنتی ۱۳-۱۶) کے  
 درمیان آیا ہے اور اُس شخص کو دیا گیا جو مسیح کا ایک خاص نمونہ تھا  
 پھر بائبل آدمی اس نام کے ہیں (۱ تو ۶-۱۵ اور ۲-۱۱ تو ۳-۱۵)  
 اور عزرا (۲-۱۰-۳۰) پھر ایک شہر اس نام کا تھا جس کا حال کچھ  
 بھی معلوم نہیں ہے (نحمیا ۱۱-۲۶) اسکے بعد چند کاہن بھی اس نام  
 کے ہوئے ہیں جو تورات میں ہیں تو بھی یہ لفظ عام نہ تھا اور یہ  
 کبھی کبھی نام نہ ہوا تو مجازاً ہوا چنانچہ عمارتوں میں بھی بعض کے نام ہوئے  
 مگر مجازاً۔ حقیقتاً اسم بائیس صرف یہی شخص ہے جو مریم سے تولد ہوا اتر  
 میں الوہیت اور انسانیت جمع ہیں وہ حقیقی یسوع اور حقیقی عمارتوں  
 ہے۔ یہ وہ نام ہے جو تمام آسمان کے نیچے یعنی ساری زمین پر پڑا

سے آدمیوں کو دیا گیا جس سے وہ نجات کی برکت حاصل کریں۔ (احمال  
 ۴-۱۰ سے ۱۲) پھر نام سارے ناموں میں بزرگ ہے اسی نام کا آخر کو  
 سب اقرار کریں گے اور یہی نام ایکے سجدہ کریں گے (فلیپی ۲-۹ سے ۱۱)۔  
 خدا نے اپنے بیٹے کا نام یسوع اس لئے رکھوایا کہ اس نام سے اس  
 کی جہکا پھر نام ہے شان ظاہر ہو اور اس نام کے وہ بیان میں خدا کی عباد  
 ہو اور لوگ اس نام سے وہیں (متی ۲۱-۳۷) چوتھی صدی میں اس  
 یسوع مسیح خداوند کی الوہیت کے منکروں نے جہت سر اٹھایا تھا اس  
 وقت سے کلیسا میں پھر دستور جاری ہوا کہ ایمانی اقرار کے وقت یسوع  
 کے نام پر سر جھکا کے اشارتاً اُسکی الوہیت کا اقرار کرتے تھے اس  
 وقت ہندوستان میں بھی منکران الوہیت یسوع مسیح موجود ہیں  
 ہمیں بھی مناسب ہے کہ تو لاؤ فعلاً اُس کی الوہیت کا اظہار اور اقرار کریں۔

## دسویں فصل

### طہارت نفاسی کے بیان میں

اگر لڑکا پیدا ہو تو شرع الہی میں عورت کے لئے نفاس سے پاک  
 ہونے کے ۴۰ دن مقرر تھے (احیل ۱۲-۱ سے ۵) پس پھر لوگ غزو  
 سوا مچھنے تک بیت اللحم میں رہے اسکے بعد یروشلم میں آئے تاکہ

لڑکے کو خداوند خدا کے سامنے حاضر کریں اور مقررہ قربانی دیں۔  
**فائدہ** یہاں دو قانون ہیں اول آنکہ ہر عورت بعد جنے کے اپنی  
 نفاسی طہارت سے غسل کر کے شرعی طہارت کے لئے قربانی دینے کو  
 آتی تھی اس لئے مریم کو پہلے میں آنا ضرور ہوا و ویم حکم تھا کہ ہر پہلوٹنا  
 رکھا اللہ تعالیٰ کو نذر کیا جائیگا کہ وہ عمر بہر کے لئے خدمت خدا کیا کرے  
 اور سبھ ایسا تاکید ہی حکم تھا کہ جانوروں کے پہلوٹوں تک بھی جاری  
 تھا رگنتی ۳-۱۳ خروج ۱۳-۱۳ سے ۱۱۵ اور اس حکم کی اصل یہی  
 بات تھی کہ مسیح خداوند جو خدا کا پھلوٹنا اور خلقت کا پھلوٹنا اور مریم  
 کا پھلوٹنا اور مردوں میں سے قیامت کا پھلوٹنا اور ہر امر میں مقیم  
 اور پھلاھے اور وہ مخصوص ہے خدا کی خدمت کے لئے اُسی کی عی  
 کے سبب سے ہر پھلوٹنے نے سبب درجہ پایا تھا کہ اللہ کے لئے مخصوص  
 ہو اب مریم اُس پھلوٹنے کو پہلے میں لائی جس کے سبب سب  
 پھلوٹنے خروج مہر سے اس وقت تک لائے گئے تھے کیونکہ وہ  
 سب پھلوٹنا ہونے کے سبب گونہ مشابہت مسیح سے پیدا کر کے خدا  
 کی نگاہ میں مخصوص تھے دیکھو مسیح کا ہم شکل ہونے سے آدمی کہاں  
 تک مقبول ہے خدا انھیں کو پیار کرتا ہے جو اُس کے بیٹے کے حق القوی  
 ہم شکل ہوتے ہیں۔ اب کہ مریم کا پہلوٹنا پہلے میں پھلوٹوں کے

لائے کا قانون بھی مکمل ہو گیا کیونکہ وہ آگیا جس کی یادگاری تھی۔  
 پھر طہارت و نذر کی قربانی کے لئے یہی دو قانون تھے آسودہ لوگ  
 ایک سالہ برہ اور کبوتر کا بچہ یا قمری دیویں بچہ خرچ و دین روپہ کا تھا  
 غریب لوگ صرف دو قمریاں یا دو بچے کبوتر کے لاویں بچہ خرچ و دین سپہ  
 کا تھا۔ مریم نے دوسری قربانی دی تھی اسی لئے تو قانے اس قربانی  
 کا ذکر کر دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ جہان کا مالک غریبوں کے  
 ساتھ ہے پس مسیحی غریب لوگ دلشاد ہوں اور اپنی غریبی سے نہ  
 شرمائیں۔ بچہ سب دستورات مکمل ہو کے اُٹھ گئے ہیں مگر اب  
 جو مسیحی عورتیں بعد جننے کے شکر کے لئے گرجوں میں آیا کرتی ہیں  
 بچہ آنا یہودی دستور کے موافق نہیں ہے صرف شکر گزاری ہے کہ  
 خدا نے خوف خطرہ سے بچایا۔

## گیلرہویں فصل

### حضرت شمعون ولی اللہ کے پیامیں

یروشلم شہر میں شمعون نام کوئی بزرگ شخص تھا۔ اسکے حق میں  
 تو قانے لکھا ہے کہ وہ راستکار۔ دیندار۔ اسرائیل کی تسلی کا منتظر  
 تھا۔ اور روح القدس اُس پر تھا۔ ان سب لفظوں سے معلوم ہوتا ہے

کردہ نبی تھا یا مثل نبی کے خدا رسیدہ شخص تھا۔ اسکی چال نیکو کاری  
 اور دینداری کے ساتھ تھی تو بھی وہ اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا۔  
 اسرائیل کی تسلی ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایک نام ہے (نیشعیا  
 ۴۰-۱۱۹-۱۳) وجہ یہ ہے کہ اسنے کلام اللہ میں غور کر کے اپنی روح  
 کے لئے جائے پناہ مسیح موعود کو معلوم کیا تھا اپنی راستبازی و دینداری  
 میں اسکی تسلی نہ تھی اسرائیل کی تسلی کی طرف آنکھ لگی تھی۔ بعض  
 کہتے ہیں کہ وہ خلیل ربی کا بیٹا تھا اور سچہ خلیل ایک فاضل دیندا  
 یہودی تھا ساپیڈرم مجلس کا میر مجلس اور مشہور آدمی ہے شمعون اسکا بیٹا  
 ہویا نہ ہو مگر اپنی ذات میں نیک اور خدا رسیدہ تھا۔ ٹبری بات یہ ہے  
 کہ کسی وقت اسکو ابھام ہوا تھا اور خدا کی روح نے اس سے کہا تھا کہ  
 جب تک تو خدا کے مسیح کو نہ دیکھ لیگا تب تک تو نہ مرے گا۔ اس سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ اس بڑھے آدمی کا دل کسی وقت کچھ پریشان ہو گا تب خدا کی  
 روح نے اس سے کہا ہے مت ڈر تو مسیح کو دیکھ کے مرے گا تاکہ مغفرت کے  
 بارہ میں پوری تسلی حاصل کر کے دنیا سے جائے کیونکہ مسیح کے دنیا میں  
 آنے کا وقت نزدیک تھا۔

فائدہ جس دل میں مسیح کی محبت ہے اس دل میں خدا کا فضل بوجھ  
 ہے۔ روح نے کہا خدا کا مسیح اسکے معنے ہیں ہواہ کا مسیح جبکا ذکر زبور ۴۱

میں ہے۔

جب مریم اور یوسف یسوع لڑکے کو یکے پہیکل کے دروازہ سے اندر داخل ہوتے تھے خدا کی روح نے شمعون کو جو باہر کھیس تھا کہا کہ یہیکل میں جاؤ وہاں آج مسیح آیا ہے جسکا تو مشتاق تھا جسکا ذکر تو نے کلام اللہ میں پڑھا تھا جس کے مبارک دیدار کے بعد تیری موت کا وقت ہے پس وہ روح کی ہدایت سے یہیکل میں آیا۔ شمعون نے آ کے یسوع لڑکے کو مریم کی گود میں سے لیا اور اپنے ہاتھوں کے اوپر اٹھایا اور خدا کی تعریف کر کے یوں بولا۔

اے خداوند تو اپنے بندہ کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے کہ میری آنکھوں نے تیری نجات کو دیکھ لیا۔ جو تو نے سب قوموں کے آگے تیار کی ہے امتوں کی روشنی کے لئے ایک نور اور اپنی ترمیم اسرائیل کے لئے جلال یہ حضرت شمعون کا گیت کہتا ہے اور کلام اللہ میں لکھا ہے۔ اس میں اولاً شمعون اپنی موت کا ذکر کرتا ہے کہ اب میں دنیا سے رخصت ہوتا ہوں اور سلامتی کے ساتھ جاتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے خدا کی نجات کو جو یہ لڑکا ہے دیکھ لیا جسکا وعدہ مجھ سے ہوا تھا اور میں نے ایمان کے ساتھ دیکھ لیا اور خدا کی روح کے بتلانے سے پہچان لیا کیا پہچان لیا یہ کہ مسیح خدا کی نجات ہے اور



وہ یہی لڑکا ہے اور یہ لڑکا ساری دنیا کی قوموں کے سامنے رکھا جائیگا اور اس سے قوموں میں الہی روشنی آئیگی اور یہی شخص اسرائیل کا جلال ہے یسوع اور مریم ان باتوں کو یسوع کے حق میں شمعون سے سُن رہے تھے اور تعجب میں تھے اور حیرت و تعجب کا مقام تھا کہ بچے درپے عجیب معلومے اس لڑکے کے ساتھ خدا کی طرف سے ظہور میں آتے تھے۔

معلوم نہیں کہ اس دیدار کے بعد شمعون کا کس وقت انتقال ہوا گیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جلد انتقال ہوا ہوگا۔ مبارک ہیں وہ جو سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں اور سلامتی صرف مسیح کی <sup>خست</sup> میں ہے جو کلام اللہ سے باجماع حاصل ہوا کرتی ہے اور روح القدس کے فیضان سے منکشف ہوتی ہے۔

پھر شمعون ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور لڑکا انکو دیدیا اور دعا خیر کی اور اُسکی والدہ مریم سے کہا دیکھ یہ اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اٹھنے کے لئے اور خلافت گوئی کے نشان کے واسطے رکھا ہوا ہے تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کھل جائیں اور تلوار تیری جان کے اندر بھی گزر جائیگی۔

یہ کیسی پُرمنز اور سنجیدہ غیب کی باتیں اور عہدِ عتیق کا خلاصہ اور عہدِ جدید کے موافق ہیں ان سے انجیلیوں کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی

ملتی ہے اور ایمان میں تُوْت آتی ہے یہ انسان کا کلام نہیں خدا کا کلام ہے زبان شمعون کی ہے بولنے والا روح القدس ہے۔

دیکھو مریم اپنا پھلوتا لڑکا خداوند کو نذر گزارنے آئی ہے اور ایک بنی آہنچا ہے جس میں خدا کی روح ہے اُسے یسوع کو اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا ہے بظاہر شمعون کے ہاتھ ہیں فی الحقیقت خدا نے اپنے بیٹے کو اٹھالیا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کیونکہ اس وقت شمعون میں بولنے والا خدا ہے اگرچہ زبان شمعون کی ہے پر کلام روح القدس کا ہے۔ اور مریم کو کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا بیٹا مقبول ہے یہ تو اسرائیل کی حشمت اور جلال ہے اپنے ساری بغیر خوبی جو اسرائیل میں ہے اسی سے ہے اور اسی سے ساری دُنیا میں روشنی پھیلے گی اور اسی سے سب نجات پائیں گے۔ یہ خدا کی طرف سے تیار شدہ نجات ہے ساری قوموں کے لئے پیش کی جائیگی اس پر ایمان لانے والے دُنیا سے سلامتی حاصل کر کے جائیں گے بہتر سے اسکے باعث اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتر سے گر پڑیں گے اور وہی باتیں کہیں گے اور یوں بہتریوں کے دلوں کی پوشیدہ حالت اسکے سبب سے ظاہر ہو جائیگی۔ اور یہ کب ہوگا جب یہ مارا جائیگا اس وقت اسے مریم تو بھی زندہ موجود ہوگی اور تیری جان کے اندر بھی سخت غم کی تلوار گزر جائیگی۔

جب سے شریعت آئی اور خیمہ الہی قائم ہوا اور پھلوں نے نذر ہوئے  
 لگے آج تک کسی پھلوں کی نذر کے وقت ایسا کلام خدا کی طرف سے کہی  
 محض سنا یا گیا اور نہ کہی کوئی ایسا پھلوں آ یا ضرور سید وہی بیٹا ہے جو  
 ہیں بخشا گیا جکانام عجیب ہے جسکے سب کام عجیب ہیں۔

اے خدا تیرا شکر ہو کہ تیرے فضل سے ہم جو مسیح کے بندے ہیں اٹھ  
 کھڑے ہوئے ہیں جیسے شعون نے کہا تھا۔ اور ہم پھر بھی دیکھتے ہیں  
 کہ بھتیروں نے ٹھوکر کھائی ہے اور گر پڑے ہیں اور اُنکے دلوں کی پوٹ  
 حالت ہم پر ظاہر ہو گئی انھیں کے کلام سے اور انھیں کے کاموں سے  
 ثابت ہے کہ وہ کیسے ہیں اور کیا جانتے ہیں۔

## بارہویں فصل

### حَنَنُ نبیہ کے بیان میں

حَنَنُ یونانی لہجہ آتا پھر لفظ حَنَّانہ کا مخفف ہے منسوب بہ حَنَّانِ مَعْنٰی  
 مہربان خدا کی بندی۔ ایک عورت تھی فرقہ اشرف سے فائز نامی  
 شخص کی بیٹی آغا ز جوانی میں اُسکی شادی ہوئی پھر وہ سات برس بعد  
 بیوہ ہو گئی اور تارک الدنیا ہو کے ہیکل شریف میں آ بیٹھی نماز روزہ  
 سے خدا کی عبادت دن رات کیا کرتی تھی ۸۴ برس کی بیوی ہو گئی اور کہی

بہیکل کو نہ چھوڑا وہ دلی خلوص سے خدا کی عبادت کرتی تھی اور خدا نے  
 بھی اُسکو قبول کر کے اپنی روح اُسکو بخش دی تھی اور وہ نبیہ ہو گئی تھی۔  
 سب آدمی اُسکو نبیہ جانتے تھے کیونکہ اُسکے مَوتِ بہ سے نبوت کا کلام  
 سننے لگے تھے۔ جس وقت شمعون بزرگ مسیح کی بابت بول رہا تھا وہ نبیہ  
 بھی آمو جو ہوئی اور اُسے خدا کا شکر کیا۔ اور وہ بعض ایماندار  
 یہودی جو اُس وقت وہاں موجود تھے اور مسیح کے منتظر تھے ان سے  
 اس بچہ یسوع کی بابت اس نبیہ نے یہی کلام کیا۔ انھیں لکھا کہ کیا کہا تھا  
 اتنا ظاہر ہے جو کچھ کہا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ نجات دہندہ یہی یسوع  
 موعود مسیح ہے۔ یہ سب باتیں جو شمعون اور حننہ نے کہیں انھیں  
 بعض نے سنیں جو حاضر تھے تمام شہر میں کچھ شہرت انھیں ہوئی اور  
 دینی و دنیوی حکام کے کان تک بھی کچھ خبر انھیں پہنچی اور اگر کسی نے  
 کچھ سنا بھی ہو گا تو اُسے ان باتوں پر کچھ توجہ انھیں کی ہو رہی ہو گی  
 مسیح کا پھلا دشمن اسی شہر میں موجود تھا خدا نے اپنے بیٹے کی حفاظت  
 کی کہ دشمن کو خبر نہ ملی اور بہیکل میں جو کام مناسب تھا وہ بھی ہو گیا۔  
 اور ان سب باتوں کی جو بطور پیشین گوئی کے مسیح کے حق میں وہاں  
 کہی گئی تھیں سخت اُس وقت ظاہر ہوئی جب وہ بڑا ہو کے ویسا ہی  
 نکلا جیسے کہا گیا تھا تب سمجھ میں آیا کہ اُس وقت الہام سے خدا کی

گواہی اس پر ان دو نبی و نبیہ سے دی گئی تھی اور پھر بڑی بات تھی۔  
 اس معاملہ کے بعد مریم اور یوسف بچہ کو ایکے پھر بیت اللحم میں  
 پہلے آئے۔ شاید اسم نویسی ابھی تک ملتوی نہ ہوئی ہوگی یہودیوں سے  
 کوشش ہو رہی تھی کہ بند کرائی جائے لیکن جب تک روم سے شہنشاہ  
 کا حکم نہ آجائے بند نہیں ہو سکتی تھی اس لئے انکو پھر وہاں جانے نظر  
 حکم رہا پڑا۔ اور معلوم نہیں کہ کس دن وہاں جا کے کسی گھر میں رہے  
 تھے کہ مجوسی آچکے۔

## تیسرہ ویں فصل

### ہیرودیس اور مجوسیوں کا تذکرہ

ہیرودیس (جسے چڑے کی رونق) اینٹی پٹو کا بیٹا اور ادعیائو  
 سے ایک ادومی شخص تھا۔ اسکا گھرانہ مسیح سے ۳۰ برس پہلے یہودی  
 ہوا اگر سب کے سب دُنیا ساز برائے نام یہودی تھے دیندار ہی  
 اُن میں کچھ نہ تھی۔ اینٹی پٹر ہیرودیس کا باپ رومیوں کی طرف  
 سے ملک یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا تھا وہ بادشاہ نہ تھا اُسکے مرنے  
 کے بعد بیٹے ہیرودیس حاکم ہو گیا لیکن ایک لڑائی میں شکست کھا کے  
 روم کی طرف بھاگا اور وہاں سے بادشاہی خطاب اور کچھ فوج لے

پھر ملک یہودیہ میں آیا اور قیصر روم کو غلبندی دیکھے سلطنت کرنے لگا  
 بعض انتظامی باتوں میں وہ اچھا آدمی تھا لیکن ظالم اور بے رحم بھی تھا  
 اُس نے اپنی زوجہ مریمینی کو معہ اُس کی دو اور اپنے تین بیٹوں کے قتل  
 کیا تھا اور اور بھی بہت ظلم اُسکے ہاتھ سے ہوئے ہیں وہ لوگوں کو  
 کبھی دھپکا کے اور کبھی راضی کر کے اپنی سلطنت کو قائم رکھنا چاہتا تھا  
 اُس نے یہودیوں کو راضی کرنے کے لئے ہیکل کی بڑی مرمت کی اور سیریلو  
 کو راضی کرنے کے لئے سمرون کی ہیکل جو یہودی ہیکل کے مقابلہ  
 میں یا دشمنی میں تھی مرمت کرائی اور قیصر یہ شہر میں بُت پرستوں کے  
 میلے کا اچھا انتظام کر کے بُت پرستوں کو راضی کیا اُسکا کچھ خاص  
 ایمان نہ تھا صرف دُنیا سازی تھی جس وقت مسیح رب العالمین مجسم  
 ہو کے تولد ہوا سو وقت یہودیہ میں بادشاہی کر رہا تھا اور  
 وہی سال اُسکی سلطنت کا آخری سال تھا اُس نے ۷۳ برس بادشاہی  
 کر کے اپنی سلطنت کو ایسا قائم اور مضبوط کیا تھا گویا پشتوں تک  
 اُسکے گھرانے میں بادشاہی رہیگی کہ اچانک جوسیوں کی آواز اس  
 کے کان تک پہنچی جو یروشلم میں آ کے علانیہ یہودیوں سے پرچھتے  
 پھرتے تھے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہاں ہے ہم نے  
 یورب میں لینے ممالک شرقیہ میں اُسکا ستارہ دیکھا اور اُسکو سجدہ

کرنے کو آئے ہیں۔

لکھا ہے کہ یہ باتیں سن کے ہیرودیس اور تمام شہریرہ و شلم گھبرا گیا۔ ہیرودیس کے لئے گھبراہٹ نے کی وجہ یہ تھی (لکنتی ۲۴-۱۷ سے ۱۹) یعقوب سے ایک مستعارہ نکلیگا اور اسرائیل سے ایک عسنا اٹھیکگا اور مواب کی نواحی کو مار لیگا اور سب ملگناہ کرنے والوں کو ہلاک کرے گا اور مملکت ہوگا ہاں شعیرا اپنے دشمنوں کی ملکیت ہوگا اور اسرائیل بھاوری کرے گا۔ یعقوب کی نسل سے نکلیگا وہ جو ریاست کرے گا اور اسے جو شہر میں باقی رہ جائیگا ہلاک کرے گا۔ اُس وقت شہر میں باقی رہنے والا قوم اور مواب سے ہیرودیس ہی تھا پس ہیرودیس کو اپنی موت نظر آئی کہ بیشین گوئی کے موافق اُسکا ہلاک کرنے والا آئے گا۔ اور فی الحقیقت وہ اُسی سال کے اندر مر ہی گیا یعنی تولد مسیح کے چند ہی برس بعد یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے دل میں مسیح کا دشمن ہو گیا۔ اور شہر بھی گھبرا گیا اس لئے کہ اکثر لوگوں کے دلوں میں شیطانی سلطنت تھی مسیح کا نام سنتے ہی دلوں میں زلزلہ آ گیا (حجی ۲-۲۳ و ۲۳) کا مطالبہ پورا ہونا اب شروع ہوا کہ تمام زمین اور آسمان کا ہمارے والا اور سب کچھ اپنے قدموں کے نیچے لانے والا ابن زور وابل جو ابن اللہ ہی ہے آئے گا۔ مسیح کی الوہیت کی شان کا دوبارہ تھا

جس کے بچہ سب تھرا آئے تھے بچہ یا طنی زلزلہ آہستہ آہستہ تمام  
 روسے زمین پر بٹھتا ہے اور تمام جہان اُلٹ پلٹ ہوتا جاتا ہے  
 مجوسیوں کی بابت ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ کون لوگ تھے جس لفظ  
 کا ترجمہ مجوسیان ہوا ہے عبرانی میں خر تو میم ہے ریو دیا ۳۰-۳۱ انبیا  
 میں اوگا تو مادیوں کے چھ فرقوں میں سے ایک فرقے کے لوگ جو  
 کھاتے تھے۔ پھر کدیوں اور فارسیوں وغیرہ میں سے وہ لوگ جو علم  
 ہیئت اور جوتش اور جادو اور فالگوئی اور رمالی میں دستگاہ رکھتے تھے  
 مجوسی کہلانے لگے تھے ایسے لوگ اکثر بادشاہوں اور امیروں کے  
 پاس رہتے تھے اور غیب کی باتیں سُنتے تھے اور اس پیشہ سے بڑے  
 کماٹے تھے جیسے جوتشی اور رمال اس وقت بھی رجواڑوں میں دیکھتے  
 ہو بنو فہر کے پاس ایسے بہت لوگ تھے جنکا سردار دانیال پیغمبر مقرر  
 ہوا تھا (دانیال ۲-۴)۔

مسلمانوں کی اصطلاح میں فارسی آتش پرست و ماتناب و آفتاب  
 پرست لوگ مجوسی کہلاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ لفظ مجوسی دراصل  
 منجوش بمعنی چھوٹے کانوں والا ہے کہتے ہیں کہ جس نے فارسیوں کا  
 دین بھلا دیا اس کے دونوں کان چھوٹے چھوٹے تھے اسکی مراد کہ  
 بھی یہی خطاب دیا گیا۔ جو مجوسی مسیح کی تلاش میں آئے معلوم نہیں وہ



کون تھے لیکن انکا ایمان خدا کے کلام پر تھا اور خدا تعالیٰ آپ انکا نادی  
 اور رہنما تھا تب وہ آتش پرست ہرگز نہ تھے غائبانہ خیال پیغمبر کے  
 تابعین میں سے ہونگے۔ انھوں نے آ کے ایک ستارہ کا ذکر کیا اور  
 کہا کہ اس ستارہ کے نکلنے سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ چودھویں  
 کا بادشاہ پیدا ہو چکا ہے۔ کیا اس وقت آسمان پر کوئی نیا ستارہ  
 نکلا تھا۔ مسیح کے سال تولد سے سات برس اور پہلے کا حساب تاروں  
 کا ہیئت دان عالموں نے خوب ٹٹولا ہے انکو کسی نئے ستارہ کا کچھ  
 پتہ نہیں لگتا ہاں سات برس پہلے زحل اور مشتری کا قرآن الہیہ ہوا  
 تھا اسکا نتیجہ اگر کچھ ہو تو یہی ہو سکتا ہے کہ عدالت اور رحم کا قرآن  
 مسیح موعود میں خوب ہو گیا ہے۔ اس ستارہ کی بابت علم ہیئت سے  
 دریافت کرنا جائز بھی نہیں ہے کیونکہ جب بیت اللحم میں پھنچے تو وہی ستارہ  
 مسیح کا گھر دکھلانے کو پھر حاضر ہو گیا تھا یہ کوئی خوشنما شہاب معجزانہ  
 طور سے ان پر ظاہر ہوا ہے پس اسکی تلاش آسمان میں بیفایدہ ہے  
 مسیح آپ صبح کا نورانی ستارہ ہے (مکا ۲۳-۱۶ و بط ۱-۱۹)  
 مسیح کا نور بطور روایا کے مجسم شکل میں انھیں دکھلایا گیا ہو گا کہ وہ کو  
 مسیح تک پہنچیں اور مسیح کے دشمنوں میں آ کے سنا دی کریں اور کہیں  
 کہ ہم اسے سجدہ کرنے کو آتے ہیں کیونکہ وہ معبود ہے اسکی الوہیت

ہم پر ظاہر ہوئی ہے کلام سے اور الہام سے۔

پس ہرودیس نے علماء یہود کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ مسیح کہاں پیدا ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہودیوں کا بادشاہ اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔ علماء نے جواب دیا کہ مسیح کا تولد یہود کے بیت اللحم میں ہوگا اور میکہ بنی کی کتاب میں سے یہ مطلب انھوں نے نکالا یہ کتاب تولد مسیح سے (۱۰ء) برس پہلے باہام کہی گئی تھی۔ معلوم نہیں کہ اُس وقت ان علماء نے ساری پیشین گوئی بادشاہ کو سنائی تھی یا خفیہ ظاہر ایسا ہے کہ صرف بیت اللحم کا نام بتایا اور کچھ فکر تمام بیان پر نہوا خوب غور سے سمجھو کہ کیا لکھا ہے (میکہ ۵-۲ سے ۵)۔

پھر ہرودیس نے مجوسیوں کو خلوت میں بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ ستارہ کب دکھائی دیا تھا تاکہ اسکو لڑکے کی عمر معلوم ہو جائے پھر ان سے کہا کہ تم بیت اللحم بستی میں جاؤ اور وہاں خوب تلاش کرو کہ وہ خاص لڑکا کونسا ہے اور جب وہ مل جائے تو پھر اُس کے مجھے بھی خبر دینا تاکہ میں بھی جا کے اسکو سجدہ کروں۔

مجوسی صاف دل لوگ نہ سمجھے کہ پیہر ادومی دشمن و غاباندی سے سجدہ کا بھانہ کر کے اسکو قتل کرنا چاہتا ہے اور ہمیں خونریزی کا جاسوس بنانا ہے۔ دنیا میں شریر لوگ بڑے چتر معلوم ہوتے ہیں اور

اور اپنی دانائی سے پھندے لگاتے ہیں کہ عاوتوں کو بھنسنے کی حقیقت سخت بیوقوف ہیں کہ خدا سے لڑتے ہیں کبھی کسی نے خدا پر فتح پائی ہے یا پاسکتا ہے دیکھو عقل سلیم کیا جواب دیتی ہے۔ ہیرودیس جانتا ہے کہ مسیح کو مار ڈالے اور کلام اللہ کی ساری پیشین گوئیاں اور سارا انتظام الہی بنو دنیا کے شروع سے مسیح کی بابت ہوا ہے باطل کرنا چاہتا ہے تاکہ ساری امیدیں یہودیوں کی ٹوٹ جائیں اور اسکی اولاد میں برابر بادشاہی چلتی رہے۔

یہ سارے مسیح کے مخالف اور وہ سب جو مسیحی دین کے برخلاف دنیا میں مذاہب نکالے کھڑے کر گئے اور مخالفت کے منصوبے بنائے ہیں ویسے ہی خیال کے لوگ ہیں جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں وہ کبھی فتحیا نہ ہو گئے اور نہ ہوں گے۔

مجوسی کتاب سیکہ سے بہ تعلیم علماء ہدایت پانکے اور ہیرودیس کی باتوں سے قریب کھا کے بیت اللحم کو چلے غائباً تیسرا پھر ہو گا کہ شام کے وقت ۶ میل طے کر کے بتی کے قریب آجھنچے اور وہی ستارہ سامنے آمو جو دہوا کچھ نہیں نکھا کہ رات تھی یا دن تھا غرض کرنی وقت ہو ستارہ سامنے آیا اور آگے آگے چلا اور وہی ستارہ تھا جو مشرق میں دیکھ کے چلے آئے دیکھنے سے انکے دل میں

بڑی خوشی پیدا ہوئی اب کچھ ضرورت نہ رہی کہ لڑکے کی بابت کچھ درنیت کریں کہ کونسا لڑکا ہے اور کس گھر میں ہے کیونکہ ستارہ اُس گھر کے اوپر جہاں وہ لڑکا تھا جا کے ٹھہر گیا اور انہوں نے اندر جا کے مریم کو پہچانا اور لڑکا اُسکی گود میں تھا۔ سچہ گواہی انسان سے نہیں خدا سے تھی کہ یسوع وہی موعود مسیح ہے اور کہ مجوسیوں کو خدا نے بلایا اور اُن سے یروشلیم میں منادی کر کے مسیح تک۔ آپ اُنکو پہنچایا۔

اب ان مجوسیوں نے نوراً لڑکے کے سامنے زمین پر گر کے سجدہ کیا اور نسل اللہ تعالیٰ کے اُسکی عبادت کی کیونکہ وہ خدا سے برحق ہے جو مجسم ہو سکے آیا۔ پھر ان لوگوں نے اپنے تھیلے کھولے اور کچھ سونا اور کچھ توبان اور کچھ مرنگالا اور اُس لڑکے کو نذر چڑھایا جیسے اللہ کو نذر چڑھاتے ہیں سچہ نیاز نہ تھی نذر تھی جو اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

قائِد یہ بھی پہلی نذر تھی جو مسیح کو دی گئی اسکے بعد یہ نذر برہنہ شروع ہوئی اور اب تک کروڑ ہا روپیہ اور اہل دنیا کا سب کچھ اُسکو نذر پہنچا اور ہزار ہا ہے تب وہ جو اُسکے حق میں لکھا تھا پورا ہونا شروع ہوئے اب تک پورا ہوتا چلا جاتا ہے۔ (نمبر ۷۲ ص ۱۵۹ تا ۱۶۰ دیکھو)

(۷۲ دیکھو)

قائِد یہ۔ سمجھتے ہیں کہ اس نذر کی ان تین چیزیں ہیں بھی خدا کی

طرف سے کچھ اشارہ تھا یعنی سونا سلطنت کا نشان تھا اور لوہا ناپوست  
 کا نشان تھا اور مرجوح چیز ہے اور آگ میں جلانے سے خوشبودی  
 ہے وکھوں کا نشان تھا۔ اور اس سے اشارہ تھا کہ یسوع مسیح خدا ہے  
 مجسم ہے اور کہ وہ سلطان السلاطین ہے اور وکھ اٹھانے کو دنیا میں  
 آیا ہے۔

پھر جو سی اپنے ڈیرے پر چلے آئے جہاں اترے تھے بیت لحم  
 کے لوگ ایک ایک جگہ بتی کے باہر دکھلاتے اور مسافروں کو زیار  
 کراتے اور کہتے ہیں کہ یہاں جو سی اترے تھے اور کہ ان کے ساتھ دو  
 تین اونٹ تھے۔ جب وہ رات کو سو رہے خدا کی طرف سے انکو  
 خواب میں کہا گیا کہ ہیرودیس کے پاس بھرنہ جانا چاہئے تب وہ صبح  
 کو اٹھ کے دوسری راہ سے اپنے ملک کو چلے گئے۔ کلام اللہ میں لکھا  
 ہے کہ اپنے ملک کو چلے گئے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ملک یروشلم  
 کے مشرق میں تھا۔ شاخین رومن کہتے ہیں کہ وہ تین شخص  
 تھے اور بادشاہ تھے نقیری بھی میں پھرتے تھے کثیر لختی اور بہت  
 نام تھے۔ یا آپس دامنس و دنگس نام ہونگے یا سنگ و گلگت و  
 سرسین نام ہونگے یا آٹو و سٹور و پراٹورس نام ہونگے اسی سے  
 معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فرضی باتیں ہیں۔ بجز کچھ ہیں کہ شہر رومن

آکے رگئے تھے اور شہر ملاؤ میں مدفون ہوئے تھے مدت بعد انکی لاشیں  
 نکال کے ملک جرین کے شہر کولس میں پھنچائی گئیں تھیں اور وہاں اب  
 تک انکی قبریں ہیں جن کی زیارت رومن کہتو کک لوگ بڑی تعظیم سے  
 کرتے ہیں یہ حدیث کی باتیں ہیں انکو قیاس قبول نہیں کرتا ہاں قبر پر تنوں  
 کے لئے دلکش مضمون ہے۔ یقین کے لائق وہی ہے جو کلام اللہ میں  
 لکھا ہے۔

## چودھویں فصل

### مصر میں جانے کا تذکرہ

جب مجوسی بیت اللہ سے چلے گئے خدا کے فرشتہ نے یوسف کو  
 خواب میں کہا آٹھ لڑکے اور اس کی والدہ کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ  
 جا اور وہاں رہ جب تک کہ میں تجھے نہ کہوں اس لئے کہ ہیرودیس لڑکے  
 کو مار ڈالنے کے لئے تلاش کرے گا۔

یہاں مصر سے مراد ملک مصر ہے نہ خاص شہر مصر اور ملک مصر اس  
 وقت اچھا جائے پناہ تھا وہاں قیصر روم کی عملداری تھی اور اسکا ایک  
 صوبہ وہاں رہتا تھا جیسے گورنر جنرل ہوتا ہے یہودی بھی وہاں کثرت  
 جا بسے تھے اور اپنا اپنا روزگار کرتے تھے۔

بیت اللحم سے صرف تیس کو س کے فاصلہ پر سیہور ندی مصر کی حد تھی پس یوسف کے لئے کچھ بڑا سفر نہ تھا اور راہ کا خرچ بھی خدا نے اپنے بیٹے کے لئے بھجوا دیا تھا کہ مجوسی سونا ڈر کر گئے تھے۔ یوسف فرشتہ سے یہ بات معلوم کر کے اُٹھا اور فوراً رات ہی کو اُس لڑکے اور اُس کی والدہ کو ہمراہ لیکے مصر کی طرف چُپ چاپ چل نکلا۔ اور ضرور پیادہ پاگئے ہونگے اسی لئے کسی کو معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کدھر گئے۔

**فائدہ:** تولد کے وقت ابن اللہ کو سرائے میں جگہ نہ ملی اب تمام ملک یہودیہ میں جگہ خفیں سے جہاں رہے اس لئے وہ مصر کو چلا آئے لیکن وقت چلا آتا ہے کہ سب کچھ اُسکے پیروں کے نیچے آئیگا اور اس وقت تک کہ سن ۱۸۹۲ء سے کہ کیا کیا کچھ ہو چکا ہے۔

یہ تو لکھا ہے کہ مصر کو گیا اور پھر وہاں سے بلایا گیا لیکن مصر میں جا کے کس شہر میں رہے اور کتنے دن رہے یہ باتیں بہ تحقیق معلوم نہیں ہیں البتہ حدیثوں میں بہت کچھ لکھا ہے لیکن کسی قوم کی حدیثیں اس لائق نہیں اور نہ ہو سکتی ہیں کہ اُن سے کسی امر کا قطعی ثبوت ہو البتہ وہ تحریری اور سند ہی جہاں معتبر ہوتے ہیں جو مبصروں اور معتبر اشخاص سے علی روس الاشہاد و قلوبہ کے مستحضر ہوتے ہیں سو کچھ درجہ درجہ میں

کا نہیں ہے۔

تو بھی یاد رہے کہ زیادہ تر زور حدیثوں کا اس بات پر ہے کہ چھ لوگ  
 مسیح کو یکے 'مصر کے شہر اُون' میں رہے تھے جسکو اہل عرب عین شہر  
 کہتے ہیں وہی ہے جو بیت شمس اور قریت الہرس کہلاتا تھا بلکہ محض  
 و نزلت و سوت بھی وہی کہلایا ہے اور سچٹوا جنت میں اُسکو پہلی پر  
 کہا گیا ہے۔ چھ شہر نیش مصر میں نیل دریا کے پاس شہر قاہرہ سے  
 دس میل دور تھا اب وہ 'اُجر' گیا ہے کیہیں بادشاہ نے اُسکو برباد  
 کر دیا تھا اور وہاں کی انیش 'اُٹھا' کے شہر قاہرہ بسایا تھا اور قیصر  
 اگسٹس بھی وہاں کی کچھ اچھی چیزیں 'اُٹھا' کے شہر ورم کی آرائش  
 کے لئے لایا تھا۔

اسی اُون شہر کے کاہن فوطیفہ کی بیٹی آسناتہ یوسف کی زوجہ  
 ہوئی تھی (پید ۴۱-۴۵) اگلے زمانہ میں چھ شہر تمام ملک مصر  
 کے بُت پرستوں کا قبلہ و کعبہ تھا یعنی وہاں بُت پرست بُت  
 تھے جیسے ہندوستان میں بنارس بُت پرستی کا گھر ہے۔ حدیث  
 میں آیا ہے کہ جب مسیح وہاں گیا تو وہاں کے بُت کانپ گئے تھے  
 والدہ اعلم لکھ (میشیا ۱۹-۱) میں لکھا ہے (دیکھو ہواہ ایک تندر  
 ابر پر سوار ہو کے مصر میں آئیگا اور مصر کے بُت اُسکے حضور میں  
 لرزاں ہو جائیں گے اور مصر کا دل اُسکے اندر گہل جائیگا الخ)۔



مقابلہ کے دنوں میں انیس نام ایک دولتمند یہودی تھا اُس نے اس  
 شہر اُدن میں یروسلم کی ہیکل کے نمونہ پر ایک ہیکل بنائی تھی تاکہ  
 یہودیوں کا ایک بڑا اور عمدہ عبادت خانہ بھی وہاں ہو کیونکہ یہودی  
 لوگ روزگار کے لئے وہاں بہت جا بے تھے۔ اور اب کہ وہ شہر  
 اُجڑ گیا اور کھنڈ رُپا ہے صرف ایک گھاؤں ہے اور وہاں نہ تر  
 فٹ بلند ایک لاٹ اب تک کھڑی ہے اور گھاؤں کے کنوئیں کے  
 پاس ایک پُرانا درخت گولر کا کھڑا ہے اسکی زیارت کرنے کو لوگ  
 جاتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب یوسف اور مریم ابن التجل  
 شانہ گولر میں لیکے اس شہر میں آئے تھے تو پھلے وہ تھکے ماندے  
 سفر کے اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے تھے اور جہاں کے کنوئے  
 سے پانی پیا تھا۔ یہ مقام یادگاری کا دیر سے چلا آتا ہے اور ممکن  
 ہے کہ گولر کے پاس دوسرا گولر بوتے ہونگے ورنہ ۱۹ سو برس سے  
 ایک گولر کا درخت کیونکر رہا ہوگا تو بھی (یشعیا ۱۹-۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰)  
 پر فکر کرو اُس روز ملک مصر میں پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولیں  
 گئے اُن میں سے ایک کا نام قریت الہرس کہلائیگا۔ اُس روز ملک مصر  
 کی مملکت کے بیچوں بیچ خداوند کا ایک مذبح اور اُسکی سرحد میں خداوند  
 کا ایک ستون ہوگا اور وہ مصر کی سرزمین میں رب الانواج کا ایک

نشان اور ایک گواہ ہو گا اس لئے کہ اُنھوں نے سنگدلوں کے ظلم سے خداوند کو پکارا اور اُس نے اُنکے لئے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھیجا۔

لکھا ہے کہ یسعیاہ گہرانا ہیرو دیس کی موت تک وہاں رہا۔ اور زیادہ تر صحیح خیال یہی ہے کہ تین چار ٹھینے کے بعد ہیرو دیس مر گیا تھا پس اِنکا وہاں رہنا تھوڑے ہی دنوں کا تھا۔ مثنیٰ رسول خدا کی روح سے باہام ہیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ (ہو شیع ۱۱-۱) میں جو لکھا ہے وہ اب میخ کے مصر میں جا کے پھرانے میں پورا ہوا ہے یہ بات نہایت گہری اور برحق ہے وہاں لکھا ہے کہ جب اسرائیل لڑکا تھا میں نے اُسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا (خروج ۴-۲۲) میں لکھا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پھلوٹا ہے۔ اور معلوم ہے کہ وہ مصر سے آئے تھے اور خدا اُنکو اپنی قدرت سے نکال لایا تھا اور ہر بیع نے اُسی اخراج کا ذکر کیا ہے۔ لیکن گہرائی اس میں یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ایسا خطاب کیوں دیا گیا تھا بیٹے کا لفظ بلکہ پھلوٹے کا لفظ کل قوم یہود کے لئے کیوں استعمال ہوا تھا اس کی وجہ اور کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ حقیقی بیٹا جو فی الحقیقت پھلوٹا ہے اُس قوم میں ظاہر ہو نہیو والا تھا اُسکا جمانی خون اُس قوم میں تھا اور وہ سب اُسکے منونوں

اور سائے میں تھے پس اسکا سر سے بٹایا جانا اور بٹیا کھلانا اور پھیلنا  
ہونا حقیقی طور پر نہ ہو سائیہ کے طور پر تھا پس وہ خبر جو دیاں سائیہ کے  
طور پر تھی بیسج میں کامل ہوئی کہ وہ حقیقی بٹیا ہے اور سر سے آتا کر

## پندرہویں فصل

### بے قصود بچوں کے قتل کا قصہ

جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے مجھے دھوکا دیا تو نہایت  
غصہ ہوا اور لوگوں کو بھیجے کہ بیت اللحم اور اسکی ساری سرحدوں کے  
سب لڑکوں کو جو دو برس کے اور اس سے چھوٹے تھے اسوقت  
کے موافق جو اس نے مجوسیوں سے دریافت کیا تھا قتل کرایا۔  
جب چند روز گزر گئے اور مجوسی واپس نہ آئے تب وہ سمجھا کہ  
مجھے دھوکا دے گئے فی الحقیقت یہ دھوکا نہ تھا بلکہ وہ دھوکا تھا  
جو اس نے اُنکو دیا تھا کہ میں بھی اُسکو سجدہ کر دنگا اور نہایت قتل  
کرنے کی تھی خدا نے اپنے صاف دل بندوں کو اُسکے دھوکے  
سے بجا بارہ جو آپ دھوکے باز ہے دھوکے سے بچنے والوں کو  
دھوکے باز ٹھہراتا ہے۔ نہایت غصہ ہوا پر شہیدہ دشمنی اور وہ  
کینہ کی آگ جو اُسکے دل میں چھپی تھی بہ شدت بھڑک اُٹھی۔ اور

آپ ہی اُس میں جلنے لگا اور بچوں پر وہی آگ پھینکتا ہے۔ بچا غصہ شیطان کا بہنیا ہے جد ہر ایسا غصہ ہے اُدھر شیطان ہے۔  
 قیاس کہتا ہے کہ دفعتاً بچوں پر دست اندازی نہ کی ہوگی جب تک کہ میچ کو تلاش کیا نہ ہوگا جیسے فرشتے نے یوسف سے کہا تھا کہ وہ لڑکے کو ڈھونڈھے گا پس اُس نے اوٹا بیت اللحم میں پھر اُس پاس کے دیھات میں بھی آدمی دوڑا سے ہونگے اور جب کہیں نہ پایا تب بیت اللحم کے باشندوں کو پکڑا ہوگا کہ لڑکا تمھارے ہی لڑکوں میں ہے تم کسی مسافر کا لڑکا بتلائے ہو تا کہ اُسکو جو میچ ہے بچا دو اور مسافر کا نام لیکے بات کو ٹلاؤ اس لئے اُس نے اُنکے لڑکے پکڑے اور سبھ جو پکڑے گئے ان میں بعض بیت اللحم کے اور اکثر نواح بیت اللحم کے تھے اور نواح بیت اللحم میں بنی مینا میں کثرت بستے تھے اور وہ راحیل کی اولاد سے تھے لفظ حدود بیت اللحم پر بھی لحاظ کرنا چاہئے۔

اب وہ لڑکے جو قتل کی لائق اُس نے سمجھے اُنکی عمر کی نسبت یوں لکھا ہے کہ دو برس اور اُس سے چھوٹے تھے اور چھوٹے کی شرح میں مٹی نے یوں کہا ہے کہ اُس وقت کے موافق جو اُس نے جو سید سے دریافت کیا تھا، اور سبھ وقت ستارہ دکھلائی دینے کا تھا

اور وہی تولد شریف کا وقت تھا اس وقت کو اسنے چھوٹی حد کی طرف  
 ڈالا اور بڑی حد و دہس کی اس نے اپنے ذہن سے احتیاطاً قایم کی  
 اور اوپر صاف لکھا ہے کہ تولد کے ۴۰ یوم بعد ہیکل میں لایا گیا تھا پھر  
 وہاں سے واپس بیت اللہ میں گئے ہیں اور چھ عرصہ قریب دو ماہ  
 کے ہے اور یہی عرصہ ہے برمجوسیوں نے اُسکو تہا یا ہوگا اور اسی  
 عرصہ میں نجومی لوگ عرب یا فارس یا بابل کی طرف سے لبواری شتر  
 آسانی سے آگئے ہونگے تب نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دو برس سے دو  
 ماہ تک کے لڑکے بار سے ہونگے۔ اور ایسے چند ہی لڑکے لائے ہونگے  
 اب تک ان چند بچوں کی چند تہریں بیت اللہ میں ہیں جن کی زیارت  
 کرنے کو لوگ جاتے آتے ہیں۔

یہہ بتقصیر مظلوم بے زبان مسیح کے جہاں نثار شہید ہیں اور  
 اسخا خون اور انکی قبریں آج تک بیت اللہ میں تولد مسیح کے گواہ ہیں  
 کہ یقیناً مسیح بیت اللہ میں پیدا ہوا تھا اور کہ میرد میں کو نشین ہوگا  
 تھا کہ مسیح پیدا ہو چکا ہے اور کہ وہ ابھی بچہ ہے اور وہ بچوں کو  
 اس لئے مارتا ہے کہ مسیح ان میں مشتبہ ہے۔ مسیح تو آپ مرنے  
 کے لئے آیا ہے لیکن نہ میرد میں کے ہاتھ سے اور نہ وقت سے  
 چھلے۔ ہاں ان چند خاص بچوں کو یہ فضل عنایت ہوا کہ دنیاوی

تکلیفوں کی موجوں سے جلد رہائی پانے کے سعادت ابدی میں داخل ہو  
اور اپنی جانوں کو اسپر شاکر کریں جو انکے لئے کفارہ میں اپنی جان دے  
کو آیا ہے۔ وہ جان جو مسیح کے لئے کہوئی جاتی ہے فی الحقیقت وہی سچی  
ہے اور جو جان مسیح سے الگ ہو کے بچائی جاتی ہے درحقیقت وہی  
کہوئی جاتی ہے (مرقس ۸-۳۵) مقدسوں کی سوت سے خدا کا جلال  
ظاہر ہوتا ہے (یوحنا ۲۱-۱۹)۔

دنیا میں لاکھوں لاکھ بچے پیدا ہوتے بعض چھوٹے ہی جاتے  
بعض جوان اور بوڑھے ہو کے مرتے ہیں پھر بعض ایمان میں اور غیر  
بے ایمانی میں مر جاتے ہیں کامیابی صرف اسی میں نہیں ہے کہ بڑی  
عمر پانے کے مرے بلکہ اس میں ہے کہ خدا کے مقبول ہونے کے مرے اگر کچھ  
قبولیت جلد عنایت ہو جائے تو زیادہ برکت ہے۔

خاتم مالک خدا کے کاموں کو سمجھنا مشکل ہے جو کچھ وہ بہتر اور سب سے  
سمجھتا ہے وہی خوب ہے اُس نے وہ جانیں اسی لئے دنیا میں بھیجی تھیں  
کہ ابن اللہ پر جان شاکر کریں کہ پہلے شاہید ہوں اور وہ منصب پائیں  
جو دنیاوی بادشاہی اور عمر وراثتی سے بہت بلند و بالا ہے۔

اگرچہ ان شاہدوں کے لئے خدا کی طرف سے فضل اور برکت ہے تو  
بھی ہر بدکار ظالم کے لئے سزا ہے۔ پھر خونریزی ہیر و دیس کی آخری

بدی تھی جس سے اسکی بدی کا پیالہ بھریا گیا تھا اور اب اسکی موت دیکھ  
آگئی تھی تاکہ اپنی جگہ میں جائے۔

کوئی مخالف متعرض کہتا ہے کہ مسیح آپ مصر میں جا کے بچ رہا اور  
اُسکے سبب یہودی تصور پیچھے مارے گئے۔ یہودی اعتراض کسی اہل  
حق اور عارف کا نہیں ہے بلکہ کسی ملحد کا ہے جو خدا کے انتظاموں میں  
خدا پر عجیب لگا کے اپنا اجداث ثابت کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی بیگناہ شخص  
کسی ظالم کے ظلم سے سچپنے کو کیوں ہو جائے اور وہ ظالم اسکو نہ پا کے غیروں پر  
ظلم کرے تو اپنی ہی عقل سے پوچھو کہ قصور کس کا ہے؟ یا اسکا جو کیوں ہو

رہا یا اس ظالم کا جس نے ظلم کیا تب وہ جویر میا بنی نے کہا تھا پورا  
ہواریہ میا ۳۱ - ۱۶۱۵) اگر کوئی اہل فکر یہ میا باب کو بخور رہے تو  
معلوم کریں گا کہ سارا باب خداوند مسیح کے بیان میں ہے۔ کہ یہودیوں  
کی کامل سجالی ہوگی اور کہ وہ معرفت میں ترقی کریں گے۔ اور ان سے  
نیا عہد باندھا جائیگا اس سارے بیان کے درمیان آیت ۱۶۱۵  
میں یہ ذکر ہے کہ راحیل اپنے لڑکوں پر روتی ہے وغیرہ۔ پس  
یہ آیت بھی ضرور مسیحی عہد سے متعلق ہوئی اور دیکھو اسی باب کے  
آخر میں لکھا ہے کہ تم آخری زمانہ میں ان باتوں کو سمجھو گے اور ثابت  
ہے کہ آخری زمانہ سے مراد مسیحی زمانہ ہے راسخین حسب کتابیں ذکر ہے

یروسلیم سے ۶ میل شمال کی طرف فرقہ بنیامین کی جگہ سے (شوعہ ۱۸-۱۵) اور بیت اللحم جہاں لڑکے مارے گئے اور جہاں راحیل بی بی کا مزار شریف ہے یروسلیم سے جنوب میں ۶ میل سے راسہ میں پھر ہندوختہ نصر یروسلیم کے قید رہی جس کے گئے تھے اور وہاں پڑا اور ڈاڑھا تھا (یو میا ۲۰-۱۰) اور ان قیدیوں میں اکثر بنیامین اور ہنئی یوسف تھے اور یہی وہ گھرانے راحیل بی بی کی اولاد سے ہیں تب وہ بائیس جیسا ذکر (یو میا ۳۱-۱۵) میں ہے ظہور میں آئی تھی لیکن اپنے کمال کو نہ پہنچی تھی۔ اب کہ ہیرودیس نے بیت اللحم کے بچے قتل کر کے جن میں زیادہ تر بنیامین تھے اور راحیل کے مزار کے قریب چھ واقع ہوا تب بھی خبر اپنے کمال کو پہنچی کیونکہ فی الحقیقت وہ خبر انھیں بچوں کے حق میں تھی کیونکہ سارا باب برکات مسیح کے بیان میں ہے۔ اور راحیل یہودی کلیسا کا نمونہ ہے اور کلیسا کا رونا ہے۔

## سولہویں فصل

### ہیرودیس کی موت کا بیان

جب ہیرودیس مر گیا تب خدا کے فرشتہ نے مصر میں یوسف کو دکھائی دیکے کہا کہ اٹھ لڑکے اور اُسکی والدہ کو یکے اسرائیل کے ملک



میں جا۔ کیونکہ جو اڑکے کی جان کے خواہاں تھے مر گئے۔ ایک ہی ٹبراکون  
ہیرو دیں مر گیا تھا تو بھی فرشتہ نے بعینہ جمع مر گئے بولا ہے جیسے -  
(خرچہ ۴-۱۹) میں موسیٰ کو کہا گیا تھا کہ وہ سب جو تیری جان کے خواہاں  
تھے مر گئے تاکہ یوسف کو معلوم ہو جائے کہ یسوع اڑکے کی حفاظت  
موسوی حفاظت کے طور سے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں عالم الغیب خدا  
جانتا ہے کہ ہیرو دیں کے ساتھ اڑکوں کو کون دشمن تھے جن میں  
درجہ اول ہیرو دیں کا تھا پس وہ سب بھی مر گئے ہونگے۔ یوسف  
کو بعینہ جمع پوری تسلی دیا جاتی ہے کہ اب ملک یہودیہ میں کچھ خوف  
خطرہ کسی کی طرف سے نہیں ہے۔

کتاب یوسفینس جلد اول فصل ۳۳ فقرہ ہشتم میں لکھا ہے کہ  
ہیرو دیں ستر برس کا ہو کے مواتھا اور کہ اُسکی موت بڑی سختی کے  
ساتھ ہونا کہ بیماری سے آئی تھی۔ بیمار ہو کے شہر یرسچو میں جا پڑا  
تھا اور وہ سمجھ گیا تھا کہ اب موت قریب ہے۔ اُسکی بیماری پُرس کے لئے  
اُمراء ملک یہودیہ یرسچو میں آئے تھے اور وہ سمجھتا تھا کہ اُسکی  
موت پر کوئی نہ رووے گا بلکہ سب خوش ہو گئے اس لئے اُسنے بہت  
اور ناچاری اپنی بہن بہنوں کے لئے کہا کہ جب میری جان نکل جائے  
فورا ان سب رچیوں اور امیروں کو جو یہاں آئے ہیں قتل کرنا کہ

انکے سب سے ملک میں رونا ہو گا اور وہ میرا ہی رونا ہو جائیگا اور کہا کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو ضرور ایسا کرنا۔ مگر انھوں نے اس ظلم کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور یوں پھر رئیس بخیریت اپنے گھروں میں آئے تھے۔

جب ہیرودیس سوارومی شہنشاہ تھا اور جب مسیح پیدا ہوا سو وقت بھی رومی شہنشاہ تھا ورنہ ظہیر یوس قیصر کے زمانہ جلوس میں ۳۰ برس تک ٹھہر ہو سکتا (لوقا ۳-۱۳) تب جس سال میں مسیح پیدا ہوا اسی سال میں ہیرودیس مر گیا ہے۔ اور کہ ضرور ہیرودیس ۴۲ تا ۳۷ سال کو ہوا تھا پس تولد شریف سے ساڑھے تین یا پونے چار مہینے کے بعد ہوا ہے غالباً اور اسکی موت میں جو سختی تھی جیسا کہ ذکر یوسف نے کیا ہے وہ خدا کی طرف سے سخت گیری کا نشان تھا اور اس شخص کی موت میں (لکنتی ۲۴-۱۹) کا مطلب بہت خوب طور سے پورا ہوتا ہے کیونکہ (دوم) خاندان کا یہی ایک بادشاہ تھا جو شہر یوسلم میں باقی رہ گیا تھا۔ اور پیشین گوئی میں لکھا تھا کہ مسیح اُسے مارے گا مسیح تو سو وقت چھپتا تھا اور اُس نے اُسکو حملہ کر کے تلوار وغیرہ سے نہیں مارا مگر اپنی الوہیت کی شان سے سخت گیری کے طور پر اسکی موت کو بھیجا۔

انسان ناتوان نادان پر عصیان پر افسوس صد افسوس کہ وہ کے دن کی زندگی اور کس حوصلہ پر خدا کی مخالفت کیا کرتا ہے جس نے اُس کو

پیدا کیا اور بہت کچھ بخشا وہ اُسکی چیزیں لیکے اس سے بطور نجات  
 جھگڑتا اور بُری ضروری دکھلایا کرتا ہے لیکن کبھی فتح نہیں پاتا آخر کار  
 اُس سے سب کچھ چھین لیا جاتا اور وہ گرفتار ہو کے مجرموں کی طرح  
 ہائے کرتا ہوا اس جہان سے جاتا ہے اور اُسکو کوئی بچا نہیں  
 سکتا وہ صادق عادل خدا سے دعا جی سنا پاتا ہے اور کبھی ایک خدا  
 سے رحم حاصل نہ کر سکا کیونکہ اُس نے دنیا میں رحم کرنا چاہا اور اُس کو  
 پامال کر کے اپنا حصہ اُس میں سے آپ ہی کہو دیا ہے ہیرودیس تمام  
 مخالفوں سے پہلے مسیح یسوع کے تحت عدالت کے سامنے حاضر ہو کے  
 سنا یا یہ ہو گا۔ اُس نے چاہا کہ مسیح کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالے کہ وہ  
 نہ رہے۔ اور ہیرودیس کی اولاد سلطنت کرے ہیرودیس مر گیا اور  
 اولاد کا بھی بہت ہی بُرا حال ہوا۔ مگر مسیح جیسا ہے اور خدا کے عرش  
 مجید پر بیٹھنے کے ساری خلقت پر الہی حکومت کر رہا ہے۔ پس مسیح  
 کے سارے مخالف ہوشیار ہو جائیں۔

## ساتھوں فصل

پاک گھر انا پھر ناصرہ میں گیا

تب وہ اٹھا اور لڑکے کو اور اُسکی والدہ کو لیکے اسرائیل کے

ملک میں آیا لیکن سچے سن کے کہ ارکلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ  
 یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے وہاں جانے سے ڈرا۔ اور خواب میں الہام  
 پاک کے جلیل کی اطراف میں چلا گیا۔ اور ناصره نام شہر میں آیا اور وہاں  
 مقیم ہو رہا۔ تب وہ بات پوری ہوئی جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ  
 مسیح ناصری کہلائیگا۔

اسرائیل کے ملک میں۔ یعنی ملک مصر سے چلکے ملک کنعان کی  
 حدود میں آیا کنعان کا ملک جو اسرائیل کا ملک ہے مصر کی ندی سیہور  
 سے فرات ندی تک ۸۰ میل لمبا اور ۷۵ میل چوڑا ہے۔ اور سارا ملک  
 تین صوبوں میں منقسم ہے صوبہ بھوویہ و صوبہ سامریہ و صوبہ جلیل یوسف  
 صوبہ یہودیہ میں جانے سے ڈرا سچے سن کے کہ ارکلاؤس اپنے باپ  
 ہیرودیس کی جگہ اُس صوبہ میں بادشاہی کر رہا ہے۔ ارکلاؤس یونانی  
 تلفظ ہے۔ طالود میں ارقی کوش لکھا ہے۔ ہیرودیس کے تین بیٹے  
 وارث ملک ہوئے تھے چنانچہ خود ہیرودیس نے اپنی زندگی میں وصیت  
 نامہ لکھ کے قیصر آگسٹس سے منظور کرایا تھا ارکلاؤس بڑا بیٹا تھا صوبہ یہودیہ  
 و سامریہ اور دوم کا حاکم ہوا تھا و سارا بیٹا انشپاس علاقہ گلاطیہ و پیرییا  
 کا حاکم بنا تھا اسی نے اپنے بھائی فیلبوس کی زوجہ بنگالی تھی۔ تیسرا ایک  
 اور فیلبوس تھا علاقہ فیلبوس مذکور کے اور وہ علاقہ طرانویش کا حاکم ہوا

تھا اور پھر سب غرقا ہیرودیس کھلاتے تھے۔

دافع رہے کہ یہاں جو مکہا ہے کہ ارکلاؤس بادشاہی کرتا ہے۔ اور کتاب اعمال میں ہیرودیس بادشاہ و اگر یا بادشاہ کا لفظ آتا ہے۔  
فی الحقیقت پھر لوگ ہرگز بادشاہ نہ تھے عوام لوگ انکو ہیرودیس بادشاہ کی اولاد ہونے کے سبب سے بادشاہ کہہ دیتے تھے قیصر کی طرف سے کہی انکا خطاب بادشاہ نہ ہوا تھا پھر خطاب موت ہیرودیس کے بعد اس گھرانے سے چھین لیا گیا تھا ہیرودیس کلاں البتہ قیصر کی طرف سے بادشاہ مقرر تھا مگر اولاد میں کسی کو شاہنشاہ کی طرف سے خطاب بادشاہی نہ ملا تھا ہاں وہ سب حاکم تھے اور رومی گورنمنٹ کے تحت تھے۔ ہیرودیس اگرچہ قیصر سے خطاب بادشاہی لایا تھا تو بھی وہ یہودیہ کا بادشاہ قرار دیا گیا تھا۔

فائدہ یعقوب پیغمبر خبر دے گیا تھا کہ یہودا کی سلطنت کے زوال کے بعد اسکے ذیل میں سے حاکم دفع نہ ہوگا جب تک شیلا نہ آجائے یعنی جب شیلا دنیا میں آجائے گا اسکے آجانے کے بعد سلطنت یہودا کے قدموں کے نیچے سے حاکم جاتا رہے گا۔ اور مسیح کو اسوقت شیلا کا لفظ دیا تھا جس کے چند معنی ہیں سے ایک معنی ہیں وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہے پس جب مسیح تولد ہوا تو اسکا

تین مہینے کے بعد ہیرودیس یہودیہ کا بادشاہ مر گیا تھا اور جدید انتظام  
ایسا ہوا کہ آج کے دن تک سلطنت یہودا کے ذیل کا پھر کوئی حاکم نہ ہوا  
یچھ گھری دلیل ہے کہ یسوع وہی موعو مسیح برحق ہے۔

ارکلاؤس نے شہر روم میں جا کے تعلیم پائی تھی اور اٹھ تاج  
یعنی بڑا سردار خطاب لیکے آیا تھا باپ کی جگہ حاکم ہوا نہ بادشاہ لیکن  
اپنے باپ کی مانند سخت ظالم تھا قسم قسم کے ظلم کئے ایک عید نفع کے  
وقت تین ہزار آدمی قتل کرائے تھے قیصر نے ناچار ہو کے اُسکو جلاوطن  
کیا اور ملک فرانس کے دین نامی شہر میں بھیج دیا اُسی جگہ وہ مرزا-۹  
برس اُس نے یہودیہ میں حکومت کی تھی۔ اِس ظالم کے ڈر سے یوسف  
یہودیہ میں نہ گیا لیکن الہام پایا کہ صوبہ جلیل کے شہر ناصرہ میں جا رہے  
اور یہ جگہ اُسکی پھلی جگہ تھی جہاں سے نکلا تھا پس الہام سے معلوم  
ہوا کہ اُسی پھلی جگہ میں رہنا مفید ہو گا تب وہ وہاں پھر جا رہا۔

مسی رسول فرماتا ہے کہ نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ مسیح ناصری  
کھلاسیگا۔ اور جہاں بات یوں پوری ہوئی کہ وہ وہاں جا کے رہا تب ناصری  
کھلایا۔

اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ کس نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ مسیح  
ناصری کہلاسیگا تو میرا جواب یہی ہے کہ لفظ ناصری تو کھیں نہیں سمجھا تو

سبھی جو کچھ متی نے کہا برحق اور صحیح ہے۔ کیونکہ متی نے صعود مسیح کے ۱۵ برس بعد اپنی انجیل لکھی ہے اور جب مسیح دنیا میں تھا متی رسول بارہ رسولوں میں ہو کے اُسکے ساتھ رہا۔ اُس نے دیکھا کہ یہودیوں کے درمیان مسیح کی تحقیر لفظ ناصری سے کی جاتی ہے اور ہم سب یہی آج تک دیکھ رہے ہیں کہ اُسکی اور اُسکی امت کی تحقیر لفظ ناصری و نصرانی و نصاریٰ سے کی جاتی ہے اور ضرور نبیوں نے خبر دی تھی کہ مسیح کی تحقیر ہوگی پس متی نے اُسکی تحقیر کے بارہ میں کہا ہے کہ نبیوں نے خبر دی تھی دیکھو (میشعیا ۵۳-۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰) اور یوحنا (۲۲) اور سب سے تحقیر اس بات میں سکونت کے سبب ہوئی (یوحنا ۱-۲۶ و اعمال ۲۲-۵) اگر کوئی ضدی آدمی اس بات کو قبول نہ کرے جو برحق بات ہے۔ تو اُسکو معلوم ہو جائے کہ (میشعیا ۱۱-۱) میں لکھا ہے کہ نصر بنحلیکا پھر (یرمیا ۳۱-۶) لکھا ہے کہ نصیریم سنا دی کریں گے (اور یہ سارا باب مسیح کے حق میں ہے۔

جب مسیح مصر سے آ کے ناصرہ میں مقیم ہوا اُسکی عمر تینیا دوسرے سال میں تھی۔ اور جب تک ۳۰ برس کی عمر کو نہ پھنچا سکونت کا مقام وہی ناصرہ شریف رہا۔

## ۱۲۔ اٹھارھویں فصل

### خداوند کی ۸ سالہ کیفیت کے بیان میں

یہ کیفیت کلام اللہ میں بہ تفصیل نہیں اجاگاز مذکور ہے البتہ حق میں بہت کچھ نکھا ہے جسکی تصدیق یا تکذیب کرنا جائز نہیں ہے۔ شاید بعض باتیں صحیح اور درست ہوں اور بعض غلط اور وضعی ہوں جیسے تمام دنیا کی حدیثوں کا حال ہے۔ البتہ سچی کلیسا میں بعض ہیں جو حدیثوں کو مانتے اور اُن پر یقین رکھتے ہیں اور بعض نہیں جو یہ سب پر اعتبار نہیں رکھتے چہ راہ غلطی سے بچنے کے لئے اچھی ہے اور میں بھی انھیں لوگوں کے ساتھ ہوں جو حدیثوں پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ پس مسیح کی ۸ سالہ کیفیت کے بارہ میں اگر کوئی طالب حق تسلی کا جو یا ہو تو چہہ امرایے ہیں کہ جن پر لحاظ کر کے وہ تسلی اور تسفی حاصل کر سکتا ہے۔

پھلا امر (لوقا ۲-۴) اور لڑکا بڑھتا اور حکمت سے بہر کے روح میں توست پاتا رہا اور خداوند کا فضل اُس پر تھا۔ یعنی وہ انسان کے سب بچوں کی مانند ایک بچہ تھا جیسے سب بچے قد میں بڑھتے ہیں وہ بھی بڑھتا جاتا تھا اور جس قدر بڑھتا تھا حکمت بھی بڑھتی ہی



اور اُسکی انسانی روح میں قوت آتی تھی اور یہ معلوم ہوتا رہا کہ خدا تعالیٰ کا فضل اُس پر ہے یعنی اُس بچے کی حرکات اور سکناات دیکھنے سے یہ باتیں صاف ظاہر تھیں۔

دوسرا امر (وقت) ۴۱ سے ۵۱ کا خلاصہ یہ ہے کہ اُسکی والدہ اور اُسکا شرعی باپ یوسف ہر سال عید فصح کے وقت یروسلم میں جایا کرتے تھے اور وہ بھی اُنکے ساتھ جایا کرتا تھا۔ جب ۴ برس کی عمر میں پہنچا اور والدین حسب دستور ساتھ لیکے یروسلم میں عید کے لئے آئے۔ تب یہ ایک خاص وقت تھا کہ پچھلا قرن طغی کا تمام ہو گیا اور دوسرے قرن میں اُسنے قدم رکھا تھا۔ اس وقت لڑکے لڑکیوں کی جسمانی و روحانی قوتیں ابھرنی شروع ہوتی ہیں اور ایک نئے زمانہ کا آغاز ہوتا ہے اور اُسی وقت سے شرعی احکام اُسپر واجب سمجھے جاتے ہیں اور اسی لئے یہودی لوگ ۴ برس عمر کے فرزند کو شرع کا فرزند کہتے تھے پس مسیح بھی جب شرع کا فرزند ہوا تو اُسنے نہایت مبارک طور پر اس قرن کا شروع کیا۔

والدین نے حسب دستور عید کے ایام کر تیار ہی کے دن سے بے خمیری روٹی کے دنوں تک ۹ دن ہوتے ہیں پورے کئے پھر قافلہ کے ساتھ ناصرہ کو چلے۔ لیکن خداوند مسیح یروسلم میں

رہ گیا وہ سمجھے کہ وہ قافلہ میں رہا ملا چلتا ہے جب مقام پر پہنچیں گے  
ڈیرہ پر آجائیگا بے فکر چلتے رہے اسکی طرف سے انھیں پورا اطمینان  
تھا اسکی عمدہ عادات سے واقف تھے جب پھلی منزل طے ہوئی۔

**فائدہ** حدیث میں ہے کہ شہر میرات میں آئے جو یرواسلم سے  
بسمت شمال دس میل ہے اور آجکل اس بستی کو آبیرا کہتے ہیں وہاں مقام  
ہو انتہا انھوں نے خداوند کو سب رشتہ داروں اور واقفوں کے  
ڈیروں میں تلاش کیا اور کہیں نہ پایا فکر مند ہوئے رات بھر صبر کیا دوسرے  
دن صبح کو ہر کہیں تلاش کرتے ہوئے یرواسلم کو پھر سے قافلہ چلا گیا  
اُس روز بھی وہ انھیں نہ ملا تیسرے دن وہ اُس مقام میں آئے  
جہاں علمائے دین اور طالب علم رہتے تھے اور تعلیم و تعلم کا کام  
ہوتا تھا۔ وہاں آ کے دیکھا کہ عالموں کے پاس بیٹھا ہے کچھ بھی  
پاس کھڑے ہو گئے اور معلوم کیا کہ عالموں سے کچھ سوالات کر رہا  
ہے اور وہ لوگ جواب دیتے ہیں اور خداوند انکے جواب سُنتا  
ہے اور کچھ فرماتا بھی ہے اور لوگ بھی وہاں بیٹھے اسکی باتیں  
سُنتے اور اُسکے فہم اور کلام سے حیران تھے۔

کچھ انھیں لکھا کہ کیا فرماتا تھا لیکن وہ لوگ جو انجیل کی باتوں سے  
واقف ہیں جانتے ہیں کہ اُسکا کلام کس قسم کا ہوگا۔ مریم نے کہا

اے بیٹے کس لئے تو نے ہم سے ایسا کیا دیکھ تیرا باپ ہزاروں غمزدہ  
ہو کے تجھے ڈھونڈتے تھے۔ بہت ادب سے بول اور اپنی تکلیف  
کا بادب اٹھا۔ کیا کیونکہ اُسکی شانِ مجید سے یہ دونوں کس قدر واقف  
ہو گئے تھے اور جانتے تھے کہ وہ اتنا کاقدوس ہے۔ تب اُس نے  
یوں فرمایا کہ یوں تم مجھے ڈھونڈتے تھے۔ کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے اپنے  
باپ کے یہاں رہنا ضرور ہے۔

فرمایا ہے کہ تلاش کرنے کی کیا وجہ تھی اکوئی کہنگا کہ محبت ماورسی کی وجہ  
تھی لیکن نہ عام محبت ماورسی بلکہ مبارک ماں کی محبت مبارک بیٹے کی نظر  
جس نے کبھی کسی کا حق تلف نہ کیا خدا کے اور سب آدمیوں کے حقوق  
بقصور پورے ہوئے، لیکن مسیح کا مطلب یہ ہے ادھر ادھر ہر کہیں  
کیوں تلاش کرتے تھے سیدھے بمبیل شریف میں کیوں نہ چلے آئے  
پھر میری جدائی سے کچھ غمزدہ ہوئے۔ کیا تم نے نہ جانا کہ میں کہاں  
ہو گا اور مجھے ہمیشہ کہاں رہنا ہے۔ پیدائش سے اس وقت بارہ  
برس ہوتے ہیں تمام واقعات جو اس عرصہ میں گزرے تھے دیکھے  
اور اُنکے نتیجہ سے واقف ہو گئے کہ میرا حقیقی باپ اللہ تعالیٰ ہے  
میں اُسکی ذات میں سے نکلا اور دنیا میں مجسم ہو کے آیا۔ اور مجھے  
ضرور ہے کہ اپنے باپ کے گھر میں جو بمبیل شریف ہے ملوں اور اُسی

میں ہمیشہ رہوں میری گذشتہ کیفیت کا یہی نتیجہ تھا کیوں تنہا نہ جانا  
 اس وقت مریم نے یوسف کو اُسکا باپ کہا تھا اور خداوند بھی اُس کو  
 شرعی باپ جانتا اور مانتا تھا لیکن فوراً مسیح نے اپنے حقیقی باپ کا ذکر  
 کیا کہ میں تو اُسکا بیٹا ہوں اور اُسی کے گھر میں ایک مجھے رہنا ہے ایک خاص  
 دقت تک تم سے خدمت لیجاتی ہے جس کے لئے اجر عظیم پاؤ گے۔  
 جو باتیں مسیح نے علماء یہود سے اسوقت کہیں جن سے مساعین حیران  
 تھے اگرچہ مرقوم نہیں ہیں مگر یہ بات جو مریم سے اُسی دقت کہی گئی  
 گہری اور نور بخش ہے پھر دیکھو کہ اس بات پر اُسکا عمل کیسا ہوا اور  
 اتنا سہرا ہے۔ پچھلے قرن میں لیجئے تولد سے ۱۲ برس تک مسیح  
 کی زندگی ایسی نہ تھی جیسے عام لڑکوں کی ہوتی ہے بلکہ اُس سے بھی  
 مریم اور یوسف کو سیکھنا چاہئے تھا کہ مسیح ابن اللہ ہے اور وہ اللہ  
 میں ہمیشہ ملیگا اس پر غور کرو کہ کیا تنہا نہ جانا پس جاننے کے سامان  
 تھے اور نہ جانا۔ جہانی انسانی مزاج سے بہت محبت کی اور خداوند نے  
 اُنکی محبت کو قبول بھی فرمایا تو بھی فرماتا ہے کہ تم نے اس بات کو نہ جانا  
 جسکا جانتا ضرور تھا۔

فائدہ ۵ اب سوچو کہ مسیح نے اس عمر میں ایسی حکمت کہاں سے  
 پائی ضرور اُسکی الوہیت اُسکی انسانیت کو سکھاتی تھی۔

فائدہ - بارہ برس تک کی تواریخ کا خلاصہ یہاں تک معلوم ہو گیا  
پس ۳۰ - ۱۳ = ۱۸ کے اب ۱۸ برس کی تواریخ اور چاہئے۔

تیسرا امر (توقا ۲ - ۵۱ و ۵۲) اور وہ اُنکے ساتھ روانہ ہو کے  
ناصرت میں آیا اور اُنکے تابع رہا اور اُسکی ماں نے بچہ سب باتیں اپنے  
دل میں رکھیں۔ اور یسوع حکمت اور عمر اور خدا کے اور انسان کے  
نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا گیا۔ بچہ خلاصہ ۱۸ برس کی تواریخ  
کا جو توقا نے بڑی تحقیقات سے لکھا ہے (توقا ۱ - ۳)

(۱) ناصرت میں برابر سکونت رہی عیدوں کے وقت پر و سلم میں  
جاتے آتے رہے۔

(۲) عمر کے ساتھ حکمت میں برابر ترقی رہی خصلتیں لکھا کہ کسی معلم  
سے تعلیم پائی مگر خدا باپ اُسکا معلم تھا اسی لئے اُسکی تعلیم شانِ الہیہ  
کے شایاں ہے۔

(۳) اُسکا چال چلن ایسا رہا جو آدمیوں کو پسندیدہ تھا اور خدا کو  
بھی پسندیدہ تھا اور اس میں ترقی رہی۔

چوتھا امر وہ ۳۳ برس کی عمر میں آسمانوں پر چڑھ گیا اس وقت  
صد ہ آدمی اُسکے وطن اور دیس میں موافق اور مخالف موجود تھے  
مخالفوں نے اُسکے چلن میں حرف گیری خصلتیں کی اور موافق لوگ

اُسکے عابدین گئے ماں نے اور بھائیوں نے اُسکی پرستش کی اور  
اکثروں نے اپنے خون سے اُسکی صداقت پر گواہی دی۔ اور وہ سب  
روحانی آباء جو اُسی صدی میں دوسری تیسری صدی تک پیدا ہوئے  
اُسی ملک کے یا اطراف میں سے تھے جنہوں نے مسیح کے ماجرے کی  
تحقیقات اچھی طرح سے کی اور انجیلیوں میں جو کچھ لکھا ہے بجاں قبول  
کیا چنانچہ اُن میں سے بعض کی تعینات ایک موجود ہیں۔

پانچواں امر۔ صاف ظاہر ہے کہ خدا یسوع کے ساتھ تھا۔ ایسا  
جیسے مومنین مقبولین کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ ایسا جیسے اُس میں ہو کے  
آپ کا مکرنا ہے پس یہ خدا کی ایسی معیت یسوع مسیح کی کمال قدسیت  
پر گواہی ہے خدا سے۔

چھٹا امر۔ پہلے دان آدمی جانتا ہے کہ مسیح کی صلیبی موت  
یقیناً خدا کی طرف سے آدمیوں کے گناہوں کے لئے ہوئی تھی اور  
کہ مسیح بلا شک خدا کا برہ تھا جو جہان کا گناہ اٹھا لیتا ہے اور تمام  
قربانیوں کے جانور جو سابق میں دیئے جاتے تھے ایسی قربانی کے  
سائے تھے اور اُن سایوں میں بڑی شرط بے عیبی کی تھی جب  
سایوں میں بے عیبی بڑی شرط تھی تو عین میں بے عیبی کس قدر  
زیادہ ہوگی۔ پس ۱۸ سالہ تواریخ کا حاصل تو ہمارے پاس نقد موجود

میں ہاں مفصل قصے اور واقعات نہ تھے کیونکہ اس کے خاص کام کا وقت  
 نہ آیا تھا عام آدمیوں کی طرح بے عیب ہو کے اپنے گھر میں تھا اور  
 والدین کے تابع رہ کے یوسف کے تجارتی پیشہ میں مصروف رہا  
 کیونکہ بیکاری اور سستی گناہ ہے جس کے نتیجے بد ہیں وہ بیکار نہ رہا  
 دنیاوی کام کرتا رہا جب تک خاص روحانی کام کا وقت نہ آیا فقط  
 والسلام علی ابناہ السلام۔

عما والدین لاہنر





PLC

2015

TITLE.....Y2-5-17614

ALIGARH  
MUSLIM  
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.